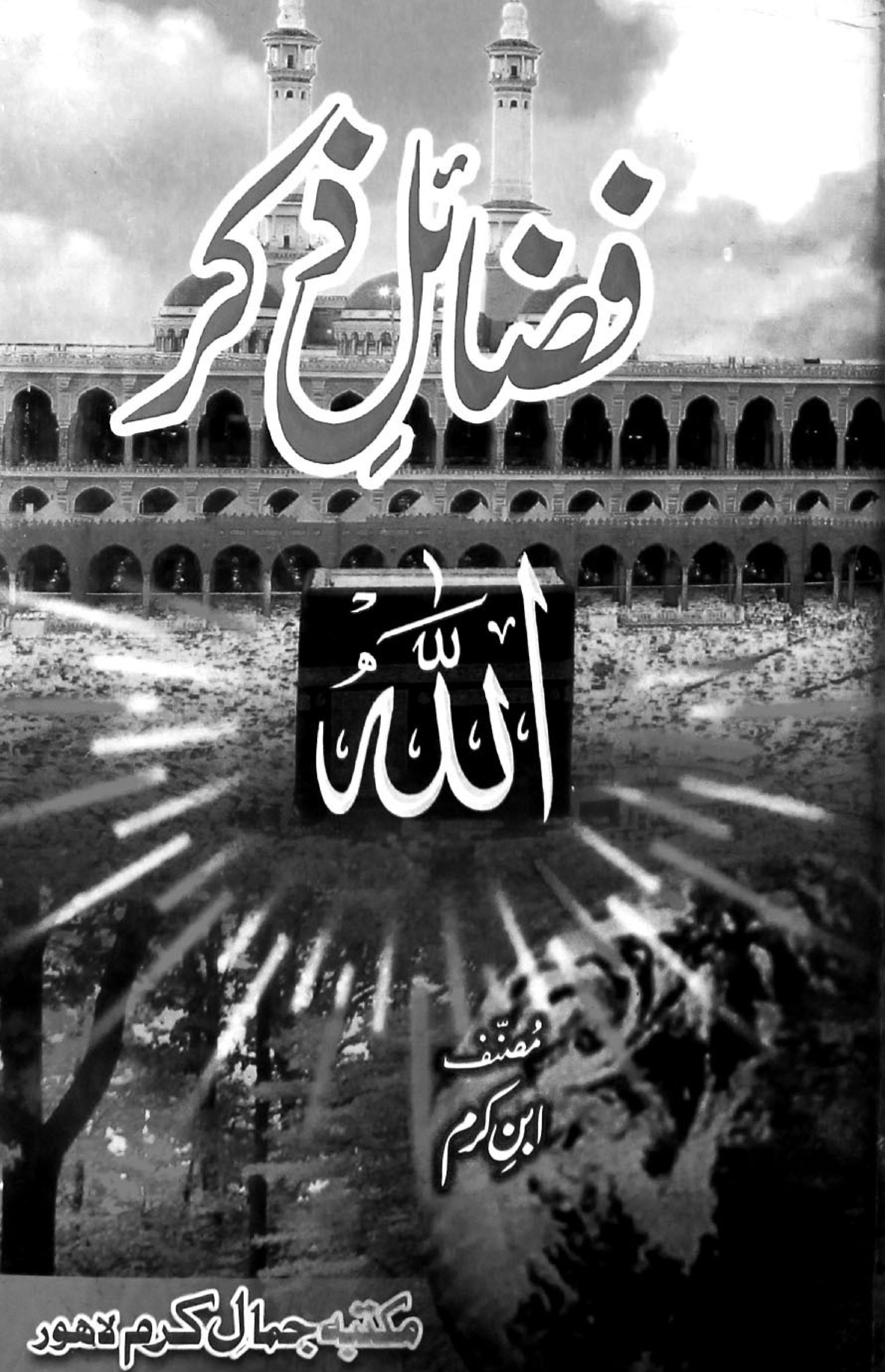

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذاکرین اللہ والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما

فرحۃ الخاطر فی

فضائلِ ذکر

مُصنّف

ابنِ کرم

[illegible] جامعہ مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ سیالکوٹ

مرکزِ اشاعتِ اسلام فیضانِ نقشبند
بیدیاں روڈ ، لاہور کینٹ

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	فرحت الخاطر فی فضائل الذکر
مصنف	ابن کرم
اشاعت اوّل	
تعداد	1100سو
زیر اہتمام	ایم احسان الحق صدیقی
ناشر	مرکز اشاعت اسلام، فیضان نقشبند،
	بیدیاں روڈ لاہور، کینٹ
قیمت	60/= روپے

ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ لاہور فون:۔ 7324948

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف اسرار حقیقت، مبین رموز معرفت، قطب الاتقیاء، زینت الفقراء قدوۃ الصلحاء، شیخ الاصفیاء صوفی سید عبدالستار شاہ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی، آستانہ عالیہ نبی پورہ شریف لال پل مغلپورہ لاہور

گر قبول افتد زہے عزو شرف

ابن کرم

بفیضان تربیت

رحیم و شفیق دادی اماں روشن بی بی المعروف اماں صوباں زوجہ محترم چوہدری دل محمد مان جٹ، جنہوں نے مجھے بچپن ہی میں اللہ ہو کا عظیم سبق پڑھایا اور فرمایا کہ بیٹے!

جب سانس اندر لو تو "اللہ" کہو

اور جب سانس باہر جائے تو "ھو" کہو

سانس بھی چلتا رہے اور ذکر الٰہی بھی ہوتا رہے۔

ان کی یہ روحانی تربیت میرے لیے آج بھی شمع رشد و ہدایت اور پناہ عظیم ہے اے کریم! اور کرم اور کرم اور کرم

ابن کرم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
01	پیش لفظ	6
02	اوّل ذکر باللسان	9
03	دوم ذکر بالقلب	9
04	سوم ذکر بالجوارح	11
05	ہر کام کا آغاز اللہ کے ذکر سے	11
06	کیفیت ذاکر	14
07	ذاکر اور رحمت الٰہی	15
08	انسان اور ذکر	18
09	حقیقت زندگی اور میت	22
10	ذاکر اور جنت	26
11	ذاکر کا گھر	31
12	ذاکر اور عذاب قبر	33
13	ذاکر اور شیطان	36
14	برادران اسلام	44
15	ذاکر کا لمحہ افسوس	44
16	ذاکر اور بخشش الٰہی	51
17	ذاکر اور سخی	59
18	ذاکر اور مجاہد	66
19	ذکر الٰہی اور زبان	70
20	مقصود [illegible]	78

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
21	ذاکرین کو پروانہ کامیابی	82
22	برائیاں معدوم نیکیوں کا اضافہ	84
23	ذکر اور عذاب الٰہی	87
24	ذکر خدا اور فراخی رزق	89
25	ذکر میراث رسول	92
26	ذکر اور معیت الٰہی	92
27	معیت الٰہی کی اقسام	97
28	پہلی قسم	97
29	دوسری قسم	99
30	تیسری قسم	99
31	چوتھی قسم	100
32	ذکر الٰہی سے بیماریوں کا علاج	100
33	ذکر الٰہی حل المشکلات	104
34	کثرت ذکر سے گواہوں کی کثرت	112
35	ذکر الٰہی اور قیام قیامت	116
36	کثرت ذکر سے برأت نفاق	119
37	ذاکر کا ذکر اور رب کی تصدیق	121
38	ذاکرین کے لئے اللہ اور ملائکہ کی صلوۃ	125
39	زنگ آلود دل اور روشن و چمکدار دل	127
40	گن گن کر اللہ کا ذکر کرنا	130
41	دانہ تسبیح پر ذکر الٰہی کرنا	133
42	دعا اور ذکر الٰہی	137
43	نیکیوں کی کرم نوازیاں	141

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اس کارخانہ کون و مکان کی تمام تر زینت و آرائش اور اس کے بے شمار خزانے انسان کے لئے بنائے گئے ہیں مگر انسان کو خالق نے اپنے لیے بنایا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَلْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن (القرآن)

اِنَّ الدُّنْیَا خَلَقْتُ لَکُمْ وَاِنَّکُمْ خَلَقْتُمْ لِلْاٰخِرَۃِ (الحدیث)

اس حقیقت کا اظہار۔ بعثت انبیاء علیہم السلام

مگر انسان اس کو فراموش کر چکا اور جن کا وہ مخدوم تھا ان کو مخدوم بنا کر راہ راست سے بھٹک گیا۔ جس دنیا کے ظاہری حسن و جمال میں یہ گم ہوا اس کی حقیقت کو یہ فرمایا۔ کہ ایک مچھر کے پر کے برابر اس کی وقعت نہیں اور خالق کائنات کی یہ صدا اس کو سنائی "تو میرے لیے ہے"۔ اور اس دنیا کی کوئی چیز تیرا بدل نہیں" اللہ مالک الملک ہے خالق کائنات ہے اس کی فرمانبرداری واطاعت کی ہر صورت میں روح اللہ کا ذکر ہے۔

دنیا میں طرح طرح کے نیک اعمال اور عبادات ہیں۔ نماز، روزہ، حج زکوٰۃ سب عبادات ہیں۔ لیکن سب سے افضل عبادت اللہ کا ذکر ہے بلکہ ان عبادتوں میں بھی اعلیٰ عبادت وہ ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو جیسا کہ ایک مرسل حدیث میں ہے۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، اہل مسجد میں سے کون شخص زیادہ بہتر ہے فرمایا جو کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے پھر سوال کیا گیا کونسا جنازہ بہتر ہے؟ فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے پھر پوچھا گیا مجاہدین میں سے کونسا مجاہد بہتر ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے بجالائے پھر دریافت کیا گیا حاجیوں میں سے کونسا حاجی بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے پھر دریافت کیا گیا کہ تمام انسانوں یا عابدوں میں سے کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرے۔

سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ ذکر کرنے والے لوگ تمام خیر وبرکت لوٹ لے گئے۔

یہ بات سب کے علم میں ہے کہ دنیا میں ہر چیز کی زندگی روح سے ہے محض بدن سے کوئی چیز زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ بدن کے اندر روح نہ ہو۔ روح نکل جاتی ہے تو پھر آدمی کو مردہ کہتے ہیں۔ پھر وہ اس قابل بھی نہیں رہتا کہ اسے باقی بھی رکھا جائے۔ بدن کو لے جاکر دفن کردیتے ہیں یا جلا دیتے ہیں یا پانی میں بہا دیتے ہیں غرض وہی انسان جس سے محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ جس کی طرف کشش ہوتی ہے ایک منٹ اس سے جدا ہونے کو جی نہیں چاہتا۔ جہاں روح نکلی ہر شخص کو وحشت ہوتی ہے اور کہتا ہے اسے جلد سے جلد دفن کردیا جائے تو معلوم ہوا اصل نبیادی چیز دنیا میں روح ہے۔ بغیر روح کے نہ زندگی ہے اور نہ کسی کو دوام اور بقا ہے .... جس طرح ان مادی اشیاء میں روح سے بقا ہے اسی طرح اعمال شریعت بھی ڈھانچے ہیں جب تک ان میں ذکر اللہ کی روح نہ ہو وہ لاشے کی مانند ہیں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

اگر نماز میں ذکر اللہ اور یاد خداوندی نہ ہو تو نماز بے روح رہ جائے گی اصل بات تو یہ ہے کہ نماز کا قیام فقط اسی لیے ہے کہ اللہ کا ذکر ہو جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی. نماز قائم کرو میرے ذکر کے لیے

جب ذکر نہ رہا روح نماز ختم ہو گئی اب محض بدنی ورزش ہے جس کی اللہ کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی طرح روزے میں ذکر اللہ نہ ہو تو روزہ بے روح رہ جائے گا اگر روزہ میں نیت خالص للہ نہ ہو اور اس میں تلاوت، ذکر، تراویح کچھ بھی نہ ہو تو وہ صرف فاقہ رہ جائے االغرض تمام عبادتوں کا مقصد ذکر اللہ ہے تمام عبادات کی جان ذکر اللہ ہے تمام عبادات کی اصل ذکر اللہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ذکر اللہ سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کی برکات اور فضائل کا احاطہ مجھ جیسے ناقص العلم اور بے بضاعت کے امکان میں نہیں ہے تاہم حصول ثواب کی غرض سے ایک مختصر سا رسالہ لکھ دیا ہے جس میں زیادہ تر قرآن مجید اور ارشادات رسول کریم ﷺ تحریر کیے ہیں شاید کوئی دردمند دل خوشی اور مروت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مسکین کے حق میں دعا کرے اور وہی ذریعہ نجات ہو اور رب تعالیٰ اسے میرے گناہوں کا کفارہ اور توشہ آخرت بنائے۔

وَمَا توفیقی اِلَّا باللہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْت وَ اِلَیْہِ اُنِیْب

احقر ابن کرم۔ خادم حسین مان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (سورہ احزاب رکوع ۵)

"اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(کنزالایمان)

جو انسان کچھ دن اللہ کے پاک نام کا ذکر کرتا ہے اسے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس پاک ذکر میں کتنی برکت لذت، حلاوت، سرور اور طمانیت ہے۔ خود رب کائنات کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

دلوں کا اطمینان ذاکر کو ہی نصیب ہوتا ہے اور ذاکر تین طرح سے ذکر کرتا ہے۔

اول ذکر باللسان

(یعنی زبان سے ذکر کرنا) اس سے مراد اللہ رب العزت کی تسبیح، تقدیس، ثنا اور اسماء الٰہی وغیرہ کا بیان ہے۔ خطبہ، توبہ، استغفار، دعا وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔

دوم ذکر بالقلب

اللہ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل

قدرت میں غور کرنا، علماء کا استنباط مسائل (قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کرنا) میں غور کرنا بھی اس میں شامل ہے بزرگان دین کا بڑا مشہور مقولہ ہے کہ "ہتھ کار ول دل یار ول" یعنی اگر بظاہر تم دنیا کے معاملات میں کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہو پھر بھی تمہارا دل یاد الٰہی سے معمور ہی رہنا چاہیے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃً کُلُّ نَفَسٍ یخرج بغَیْرِ ذِکْرِ اللہِ فَھُوَمَیِّتٌ

گنتی کے سانس ہیں جو سانس بغیر ذکر الٰہی نکلتا ہے وہ مردہ ہے۔

ایک حدیث میں آقائے نامدار مدنی تاجدار نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ ہر چیز کیلئے کوئی صاف کرنے والی اور میل کچیل دور کرنے والی چیز ہوتی ہے (مثلاً کپڑے اور بدن کے لیے صابن، لوہے کے لیے آگ کی بھٹی وغیرہ وغیرہ) دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی اللہ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے صوفیائے کرام ارشاد فرماتے ہیں اس سے مراد ذکر قلبی ہے۔ اور ذکر قلبی سے مراد یہ ہے کہ دل ہر وقت اللہ کے ساتھ وابستہ ہو جائے اور یہ تمام عبادتوں سے افضل ہے اس لیے کہ جب یہ حالت ہو جائے تو پھر کوئی عبادت چھوٹ ہی نہیں سکتی۔ سارے اعضائے ظاہرہ اور باطنہ دل کے تابع ہیں جس چیز کے ساتھ دل وابستہ ہو جاتا ہے سارے ہی اعضاء اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر قلبی ذکر زبان سے افضل ہے اور وہ مراقبہ اور دل کی سوچ ہے جیسا کہ ارشاد رسول کریم ﷺ ہے ایک گھڑی کا سوچنا ستر (۷۰) برس کی عبادت سے افضل ہے۔

Marfat.com

سوم ذکر بالجَوارِح

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی عظمت و جلال میں غور کرے۔ اس کی جبروت و ملکوت (یعنی عظمت و سلطنت) میں محو فکر ہو اور زمین و آسمان میں اللہ رب العزت نے اپنی ذات و صفات پر جو نشانیاں قائم کی ہیں ان نشانیوں کو تلاش کرے۔ اور اس نشان پر پہنچ کر صاحب نشان یعنی اللہ کو یاد کرے مثلاً درندوں کی چیرہ دستی (یعنی قوت و ہیبت) کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کو یاد کرے۔ اولاد پر ماں کی شفقت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کرے اور بلند و بالا پہاڑوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت کو یاد کرے وسیع و محیط آسمانوں کی پہنائی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کو یاد کرے اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ جب تم بلندی کی طرف چڑھ رہے ہو تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے چڑھتے رہو جب نیچے کی طرف آ رہے ہو تو پھر سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے اترو۔

ہر کام کا آغاز اللہ کے ذکر سے

اس کائنات عالم سے ہر کام کے آغاز کے متعلق کوئی نہ کوئی ضابطہ اور اصول مقرر ہے۔ اسلام نے اہل اسلام کو احسن طریقہ آغاز یہ بتلایا کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت اللہ کا نام لیں اور یوں اللہ کا ذکر کر کے اپنے کام کی ابتداء کریں کہ ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے اس سے کام میں برکت ہوگی۔

اپنے کام کی کرتا ہوں ابتداء
لے کر تیرا نام اے خدا
صفات تیری ہیں رحمٰن و رحیم
کر خطا معاف میری اے رب کریم

Marfat.com

امت مسلمہ کے لیے امت کے مہربان۔ آقائے نامدار، سید الابرار، حبیب پروردگار جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَاءُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ اَبْتَرْ

ہر وہ کام جس کے شروع میں اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ نامکمل رہتا ہے۔

اس ارشاد پاک کے مطابق ہر نیک کام کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا برکت کا باعث اور فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور جب کہ بسم اللہ پڑھے بغیر کسی کام میں برکت نہیں ہوتی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پاک کے موجب ہم مسلمانوں پر یہ لازم قرار پاتا ہے کہ ہمیں اپنے ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ جس کھانے کو تناول کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھ لی جاتی ہے اس کھانے میں شیطان لعین کی مجال نہیں کہ مداخلت کر سکے۔ خدا کے پاک نام سے کھایا جانے والا کھانا پر نور اور پر برکت ہو کر پیٹ میں جاتا ہے اور قلب و نظر بھی اس سے ضیاء حاصل کرتے ہیں برعکس اس کے جس کھانے کے آغاز میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کھانے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کھانا بے برکت ہو جاتا ہے اور انسان کھانے کے بعد بھی بھوک محسوس کرتا رہتا ہے۔

اسلام کی. عظیم الشان عمارت کی بنیاد پانچ اشیاء ہیں کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، اقرار توحید ورسالت کے بعد ہر عاقل وبالغ مسلمان مرد اور عورت پر دن میں پانچ مرتبہ نماز لازم اور فرض قرار دے دی گئی ہے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنَ — نماز دین کا ستون ہے۔

نماز ہی ہمارے لیے راہ نجات ہے لیکن نماز کی جان وضو ہے اور اگر وضو

کے آغاز میں اللہ کا نام نہ لیا جائے یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وضو ناقص ہو گا۔

ترمذی اور مشکوٰۃ شریف میں سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ

اللہ کا نام ذکر کیے بغیر وضو وضو نہیں۔

سرکار مدینہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک یوں بھی ہے۔

مَنْ تَوَضَّاءَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّاءَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضَعَ الْوُضُوْءِ

جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ پڑھے بے شک وہ اپنے تمام بدن کو پاک کرتا ہے اور جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ پڑھے اعضائے وضو کے سوا کچھ پاک نہ ہو گا۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ سواری کرتے وقت بِسْمِ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے والے کو ہر قدم پر ایک نیکی کا ثواب عنایت ہو گا۔

حضرت صوفی صفدر علی سلیمانی کلرہ نذد ڈومیلی ضلع جہلم حال مقیم انگلینڈ کچھ مدت میرے ہم سبق رہے ہیں بہت نیک اور متقی شخص ہیں وہ اکثر کہا کرتے تھے شریعت کے ممنوع کاموں کے علاوہ ہر کام کی ابتدا اللہ کے پاک نام سے کرنی چاہیے اس کام میں اللہ تعالیٰ برکت فرماتا ہے۔

حضرت وہیب ابن الورد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اللہ تعالیٰ کے نذدیک سب سے اچھا وہ ہے جو مجلس کا افتتاح ذکر الٰہی سے کرے۔

کیفیت ذاکر

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

قال اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْنَ مَجْنُوْنٌ

فرمایا اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔

ایک دوسری حدیث مبارک میں یوں ارشاد ہے۔

اُذْکُرُوا اللہَ ذِکْرًا یَقُولُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاؤُنْ

کہ اللہ کا ذکر ایسا کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہنے لگیں

سرکار مدینہ کے ان ارشادات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ منافقوں یا بیوقوفوں کے ریاکار کہنے یا مجنون پاگل دیوانہ وغیرہ کہنے سے ذکر الٰہی کو چھوڑ نہیں دینا چاہیے بلکہ کثرت اور اہتمام سے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ تم کو پاگل سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑ دیں اور عاشق لوگ تمہارا ذکر کرنا دیکھ کر تمہارے ساتھ مل جائیں اس طرح کثرت ذکر ہو گا یاد رہے مجنون جب ہی کہا جائے گا جب نہایت کثرت سے اور زور سے ذکر کیا جائے آہستہ میں یہ بات نہیں ہو سکتی حافظ ابن کثیر نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ کر دی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ فرمالیا ہو۔ بجز اللہ کے ذکر کے کہ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ عقل رہنے تک کسی کو معذور قرار دیا چنانچہ ارشاد ہے۔

اُذْکُرُو اللہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا   اللہ کا ذکر خوب کثرت سے کیا کرو

انسان کو اللہ کا ذکر رات میں دن میں جنگل میں دریا میں سفر میں حضر میں فقر میں تونگری میں بیماری میں صحت میں آہستہ اور پکار کر اور ہر حال میں کرنا چاہیے۔

Marfat.com

ذاکر اور رحمت الٰہی

ذاکر جب ذکر اللہ میں مشغول ہوتا ہے رحمت خداوندی اس پر ابر باراں کی طرح برسنی شروع ہو جاتی ہے۔ ذکر الٰہی رحمتوں کا خزانہ ہے، انوار الٰہی کی کنجی ہے۔ بصیرت کا آغاز ہے، جمال فطرت کا اقرار ہے، یہ حصول علم کا جال ہے۔ یہ تماشاگاہ ہستی کی جلوہ آرائیوں اور حسن آفرینیوں کا اقرار ہے۔ ذاکر کے ذکر میں اور زاہد کے فکر میں خالق آفاق کی جھلک نظر آتی ہے۔

ذکر الٰہی دراصل خالق حقیقی سے رابطہ کی ایک شکل ہے۔ ذکر اللہ کی بڑی عظمت، اہلیت اور برکات ہیں ذکر اللہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور انسان کی روحانی ترقی ہوتی ہے جس کے ذریعے ایک بندہ بارگاہ عالی تک پہنچ جاتا ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ

"حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے سنا، ارشاد فرماتے تھے جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی مجلس سے (تفاخر کے طور پر) فرماتے ہیں"

Marfat.com

حدیث مبارک میں سکینہ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی سکون و وقار کے ہیں یا کسی مخصوص رحمت کے ہیں اور اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں لیکن ان میں کوئی ایسا اختلاف نہیں کہ جس سے آپس میں کچھ تعارض ہو بلکہ سب کا مجموعہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔

حضرت علی سے سکینہ کی تفسیر یہ نقل کی گئی ہے کہ وہ ایک خاص ہوا ہے جس کا چہرہ انسان کے چہرہ جیسا ہوتا ہے علامہ سدیؒ سے منقول ہے کہ وہ جنت کے ایک طشت کا نام ہے جو سونے کا ہوتا ہے۔ اس میں انبیاء کرام کے قلوب کو غسل دیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ خاص رحمت ہے طبریؒ نے اس کو پسند فرمایا ہے کہ اس سے سکون قلب مراد ہے بعض سے اس کی تفسیر وقار سے کی ہے۔ تو کسی نے ملائکہ سے بعض نے اور بھی اقوال کہے ہیں۔ حافظ کی رائے فتح الباری میں یہ ہے کہ سکینہ کا اطلاق سب پر آتا ہے۔

سکینہ کا لفظ قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ. سورۃ فتح میں ہے۔ هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ سورۃ بقرہ میں ہے فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اسی طرح متعدد جگہ استعمال ہوا ہے اور یہی لفظ احادیث مبارکہ میں بھی استعمال ہوا ہے اسی لفظ کے متعلق علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی مخصوص چیز ہے جو طمانیت، رحمت وغیرہ سب کو شامل ہے اور ملائکہ کے ساتھ اترتی ہے اور ملائکہ کے اپنے گھیرے میں لے لینا میں متعدد روایات میں وارد ہوا ہے اسید بن حفیرؓ کا مفصل قصہ کتب حدیث میں آتا ہے کہ انہوں نے تلاوت کرتے ہوئے ایک ابر سا چھایا ہوا محسوس کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ملائکہ تھے جو قرآن شریف سننے کیلئے آئے تھے

Marfat.com

ملائکہ اژدہام کی وجہ سے ابر سا معلوم ہوتے تھے ایک صحابی کو ایک ابر سا محسوس ہوا تو حضور نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھا یعنی رحمت جو قرآن شریف کی وجہ سے نازل ہوئی تھی مجھے اس وقت اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے میری عمر تقریباً چودہ یا پندرہ سال کی ہوگی رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور آخری عشرہ تھا آخری عشرے کی کسی رات کی بات ہے کہ میں سحری کے وقت اپنی زمینوں میں حویلی پر اکیلا تھا اور انتظار کر رہا تھا کہ والد صاحب سحری کا کھانا لیکر آتے ہیں چونکہ ہماری حویلی تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور گاؤں کا نام لدھیکے اونچے ہے یہ گاؤں رائے ونڈ سے ایک روڈ سوا آصل پر آکر لاہور، قصور روڈ پر ملتا ہے رائے ونڈ سے تقریباً 6 کلو میٹر کا فاصلہ ہے میرے والد حاجی کرم بخش مان جٹ نے کھانا لیکر آنا تھا وہ بھی تہجد گذار نمازی ہیں ہمارے گاؤں کے لوگ زیادہ تر شرق پور شریف اور گھنگ شریف حضرت میاں رحمت علی کے مرید ہیں ان بزرگوں کی بدولت ہمارا خاندان نمازی اور دیندار ہے جب میں اُٹھ کر انتظار کر رہا تھا کہ والد صاحب سحری کا کھانا لیکر آتے ہیں میں نے بہت عجیب وغریب قسم کی کیفیت محسوس کی۔ ستارے جھکے ہوئے اور فضا پر سکون اور اطمینان بخش تھی یہ احساس مجھے کافی عرصہ تک رہا یہاں تک کہ آج تک نہیں بھولا اب مجھے یقین ہو رہا ہے کہ وہ سکینہ ہی ہوگا جس کا نزول زمین پر ہوتا رہتا ہے اور یہ سکینہ ذاکرین کو میسر آتا ہے اور ملائکہ کے ساتھ اترتا ہے اور اس کا فرشتوں کے ساتھ اترنا اس وجہ سے بھی ہے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت عرض کیا تھا کہ یہ لوگ دنیا میں فساد کریں گے دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ملائکہ سراپا عبادت اور سراپا بندگی و اطاعت ہیں اور ان میں معصیت کا مادہ بھی نہیں اور انسان میں چونکہ دونوں مادے

Marfat.com

موجود ہیں اور غفلت و نافرمانی کے اسباب اس کو گھیرے ہوئے ہیں، شہوتیں لذتیں اس کا جزو ہیں۔ اس لیے اس سے ان سب کے مقابلہ میں جو عبادت و اطاعت ہو اور معصیت کو چھوڑ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہونا زیادہ قابل تعریف اور قابل صد تحسین اور حصول رحمت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ صحابہ کرام کی ایک جماعت ذکر اللہ میں مشغول تھی حضور ﷺ تشریف لائے تو یہ لوگ چپ ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا! تم کیا کر رہے تھے؟ عرض کیا، ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رحمت الٰہی تم لوگوں پر اتر رہی ہے تو میرا دل چاہا کہ آکر تمہارے ساتھ شرکت کروں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے جن کے پاس بیٹھنے کا مجھے حکم ہوا۔

انسان اور ذکر

خالق کائنات کی تمام مخلوق میں انسان اشرف المخلوقات ہے۔ رب کائنات نے عزت و شرف کا جو تاج انسان کو پہنایا ہے یہ کسی دوسری مخلوق کے حصے میں نہیں آیا۔ مقام غور ہے ملائکہ عبادت و اطاعت، بندگی و فرمانبرداری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اس کے باوجود آدم علیہ السلام ابو البشر کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم انہیں دیا گیا۔ جس خالق و مالک نے انسان کو اتنی عزت بخشی ہو کیا ایسے انسان کو اپنے خالق کا شکریہ ادا کرنا چاہیے یا کہ نہیں۔ عقل و دانش تو یہی کہتی ہے کہ اسے اپنے خالق کا ہر وقت مشکور ہونا چاہیے۔ اپنے محسن حقیقی کا بار بار ذکر کرنا ہی شکر گزاری ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ارشاد ربانی ہے۔

Marfat.com

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِی وَلَا تَكْفُرُوْنَ

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو ناشکری نہ کرو

محبت واحترام سے کسی کو یاد کرنا ہی شکر کرنے کا ایک طریقہ ہے تو رب کا شکر ادا کرنے کیلئے رب تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے سورہ آل عمران میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ٥

اور کثرت سے اپنے رب کا ذکر کرو اور صبح وشام تسبیح کیا کیجئے

سورہ اعراف میں ارشاد ربانی ہے

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ٥

اللہ ہی کے لیے ہیں اچھے اچھے نام پس ان کے ساتھ اللہ کو پکارا کرو۔

یعنی اللہ رب العزت کے اسمائے گرامی کو ورد زبان بنالو اور کثرت سے اسے پکارا کرو۔ کہتے ہیں ایک بت پرست اپنے صنم کے سامنے کھڑا ہو کر یا صنم یا صنم کا ذکر کر رہا تھا زبان کے لڑکھڑانے سے ایک مرتبہ اس کے منہ سے یا صمد کا لفظ نکلا تو رب کائنات نے فرمایا یا عبدی۔ وہ آدمی سوچ میں پڑ گیا کہ جب یا صنم یا صنم کا ورد کیا تو کچھ نہ ملا یوں ہی زبان سے یا صمد کا لفظ نکلا ہے آگے سے جواب آیا ہے۔ اس تلاش میں نکلا کہ صمد کیا ہے اسے پتہ چلا یہی تو پوری کائنات کا پالنے والا معبود حقیقی ہے وہ مسلمان ہوا اور ذکر خدا کو اپنی زندگی میں اس نے لازم کر لیا۔

سورۃ اسراء میں بہت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی.

آپ فرما دیجئے کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو کیونکہ اس کے لیے بہت اچھے نام ہیں۔

میرے پیرو مرشد صوفی سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ العالی ہفتہ وار محفل ذکر و محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرتے ہیں پہلے تو ہر جمعہ المبارک کی رات کو محفل منعقد ہوا کرتی تھی اب عقیدت مندوں کی سہولت اور آسانی کے لیے اتوار کو محفل منعقد ہوتی ہے پہلے ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے پھر کثرت سے ذکر ''اللہ ھو'' ہوتا ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ انوار الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ چونکہ اللہ اسم ذات ہے اس کا ذکر کرنے سے رحمت خداوندی کا دریا جوش میں آجاتا ہے کسی عاشق شاعر نے کہا ہے ؎

اللہ اللہ کرتے ھو نظر آیا مجھے

ھو میں جب میں گم ہوا تو تو نظر آیا مجھے

جب محفل میں ذاکر ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو سماں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ذاکرین ایک خاص کیف و مستی کی کیفیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور قبلہ پیرو مرشد اکثر اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو فرمایا کرتے ہیں محفل ذکر سے غفلت نہ کیا کرو یہ حقیقت ہے کہ ذکر سے غافل ہونا سوائے بربادی کے کچھ نہیں سورہ زمر میں ارشاد ربانی ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍO

پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر

Marfat.com

سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

سورہ نساء میں نماز میں کاہلی و سستی اور ذکر میں کمی اور بادل نخواستہ تھوڑا بہت کرنے کو منافقوں کے بیان میں فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوۃِ قَامُوْا كُسَالٰى لَايُرَائُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا O

(منافقوں کی حالت کا بیان ہے) اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ صرف لوگوں کو اپنا نمازی ہونا دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے مگر یوں ہی تھوڑا سا۔

اللہ رب العزت نے سورہ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو ارشاد فرمایا!

وَلَا تَنِيَافِيْ ذِكْرِىْ O اور میری یاد میں سستی نہ کرنا

اور جو بندے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اُن کا کاروبار بھی ان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتا ایسے کامل ایمان والوں کی تعریف کے ذیل میں رب کائنات سورہ نور میں ارشاد فرماتا ہے۔

رِجَالٌ لَاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ کے ذکر سے خرید و فروخت بھی غفلت میں نہیں ڈالتی۔

ایک حدیث میں میں آیا ہے کہ بعض آدمی ذکر کی کنجیاں ہیں کہ جب ان کی صورت دیکھی جائے تو اللہ کا ذکر کیا جائے یعنی ان کی صورت دیکھ کر اللہ کا

Marfat.com

ذکر یاد آئے قربان جائیں خواجہ محمد معصوم نور اللہ مرقدہ پر آپ جس طرف جاتے دیکھنے والے اللہ کا ذکر شروع کر دیتے ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کے ولی ہیں وہ لوگ جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آتا ہو ایک اور حدیث میں ہے کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو ایک حدیث میں ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آتے ہوں اور اس کے کلام سے علم میں ترقی ہوتی ہو اور اس کے اعمال سے آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات جب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب کوئی شخص کثرت سے ذکر کا عادی ہو اور جس کو خود ہی توفیق نہ ہو اس کو دیکھ کر کیا کسی کو اللہ کی یاد آسکتی ہے۔ بعض لوگ پکار کر یعنی بلند آواز سے ذکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتاتے ہیں یہ خیال علم حدیث پر نظر کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بندہ اخیر شب میں اللہ کے یہاں بہت مقرب ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو اس وقت اللہ کا ذکر کیا کر۔

حقیقت زندگی اور میت

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ زندگی سے مراد سانس لینا۔ کھانا پینا، سونا بیٹھنا ہے اور جب سانس آنا جانا بند ہو جائے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے اور زندگی نہ ہو تو پھر میت ہی باقی بچتی ہے۔

عن ابی موسیٰ قال قال النبی ﷺ مثل الذی یذکر ربہ والذی لایذکر ربہ مثل الحی والمیت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو

Marfat.com

شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

زندگی کو ہر شخص پسند کرتا ہے اور مرنے سے ہر شخص گھبراتا ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردے کے حکم میں اس کی زندگی بھی بے کار ہے۔

زندگانی نتواں گفت حیاتیکہ مراست

زندہ آنست کہ با دوست و صالے دارد

ترجمہ: کہتے ہیں کہ وہ زندگی ہی نہیں جو میری ہے زندہ تو وہ ہے جسے دوست کا وصال حاصل ہو۔

بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ دل کی حالت کا بیان ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اس کا دل مر جاتا ہے۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے

مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ تشبیہ نفع اور نقصان کے اعتبار سے ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے والے شخص کو جو ستائے وہ ایسا ہے جیسا کہ زندہ کو ستائے کہ اس سے انتقام لیا جائے گا اور وہ اپنے کیے کی سزا ضرور بھگتے گا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کسی اللہ کے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرتا ہے اور غیر ذاکر کو ستانے والا ایسا ہے جو مردہ کو ستانے والا کہ وہ خود مرا ہوا ہے وہ خود اٹھ کر انتقام تو نہیں لے گا۔

Marfat.com

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اس سے ہمیشہ کی زندگی مراد ہے کہ اللہ کا ذکر اخلاص کے ساتھ کرنے والے مرتے ہی نہیں بلکہ وہ اس دنیا سے منتقل ہو جانے کے بعد زندوں کے حکم میں رہتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں شہید کے متعلق وارد ہوا ہے۔

بَل اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اسی طرح ذاکرین کے لیے بھی ایک خاص قسم کی زندگی ہے۔

حکیم ترمذی کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر دل کو تر کرتا ہے اور نرمی پیدا کرتا ہے اور جب دل اللہ کے ذکر سے خالی ہوتا ہے تو نفس کی گرمی اور شہوت کی آگ سے خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور سارے اعضاء سخت ہو جاتے ہیں اور اطاعت سے رک جاتے ہیں جیسے خشک لکڑی جھکانے سے نہیں جھکتی، صرف کاٹ کر جلا دینے کے کام کی رہ جاتی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے دلوں کو ہر وقت اللہ کی یاد دلاتے رہو کیونکہ وہ فی الفور غافل ہو جاتے ہیں۔

عمر را ضائع مکن در گفتگو

یاد او کن یاد او کن یاد او

ترجمہ : اپنی زندگی کو فضول گوئی میں برباد نہ کر بلکہ ہمیشہ اللہ کی یاد میں مگن رہا کرو"

دراصل دل مردہ ہو جانا ہی تشویش کی بات ہے ورنہ جان تو ایک نہ ایک دن جانی ہی ہے۔

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں تعجب ہے ان لوگوں پر جو میت پر روتے ہیں جس کا جسم مردہ ہو چکا ہے اور اس پر نہیں روتے جس کا دل مردہ ہو چکا

Marfat.com

ہو حالانکہ یہ اس سے سخت حادثہ ہے۔ لیکن ایسی باتیں کون سمجھے گا تاریخ، زمانہ، زندگی میں جو دیکھا ہو وہ تو یہی ہے کہ مردہ جسم پر ہی لوگوں کو روتے دیکھا ہے مردہ دلوں پر تو کوئی روتا نظر نہیں آیا۔

کوئی محرم نہیں ملتا جہاں میں
مجھے کچھ کہنا ہے اپنی زباں میں

برادران اسلام! اپنے دل کو اللہ کے ذکر سے زندہ کرو اور دائمی زندگی کے مزے لوٹو پھر تمہارا دل ہو گا مالک کا گھر ہو گا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ یہیں سے تم کو مل جائے گا۔

میں اس کو کعبہ و بت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے نکلوں
میرے ٹوٹے ہوئے دل کے اندر سے مقام اس کا

سچ بات ہے کہ زندگی نام ہے دل کی زندگی کا اور دل کی زندگی ذکر اللہ سے ہوتی ہے روٹی کے ٹکڑے سے نہیں ہوتی۔ بدن کی زندگی جو روٹی سے ہوتی ہے یہ اتنی عارضی ہے کہ روٹی ملنے میں ذرا سی دیر ہونے لگے تو بدن مرجھانے لگتا ہے اور منقطع ہو جائے تو بدن چھن جاتا ہے۔ لیکن دل کو زندگی دوامی ہے اس لیے کہ اللہ کا ذکر جو زندگی عطا کرتا ہے وہ دوامی زندگی ہوتی ہے وہ نفس کے اندر قائم ہو جاتی ہے س لیے اصل زندگی بدن کی زندگی کا نام نہیں بلکہ قلب کی زندگی زندگی ہے۔

مجھے ڈر ہے کہ دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

Marfat.com

ذاکر اور جنت

کتب حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ رب العزت نے جنت کو بنایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ اس کو دیکھ کر آؤ۔ انہوں نے آکر عرض کیا۔ یا اللہ آپ کی عزت کی قسم جو شخص بھی اس کی خبر سن لے گا اس میں جائے بغیر نہیں رہے گا۔ یعنی لذتیں، راحتیں، فرحتیں اور نعمتیں جس قدر اس میں رکھی ہیں ان کے سننے اور یقین آجانے کے بعد کون ہو گا جو اس میں جانے کی انتہائی کوشش نہ کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو مشقتوں سے ڈھانپ دیا کہ نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا، جہاد کرنا، حج کرنا وغیرہ وغیرہ اس پر سوار کر دیئے گئے کہ ان کو بجالاؤ تو جنت میں جاؤ پھر جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ اب دیکھو انہوں نے عرض کیا کہ اب تو یا اللہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اس میں جا ہی نہ سکے گا اسی طرح جب جہنم کو بنایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسے دیکھنے کا حکم ہوا۔ وہاں کے عذاب، وہاں کے مصائب گندگیاں اور تکلیفیں دیکھ کر انہوں نے عرض کیا کہ یا اللہ آپ کی عزت کی قسم جو شخص اس کے حالات سن لے گا کبھی بھی اس کے پاس نہ جائے گا اللہ جل جلالہ نے دنیا کی لذتوں سے اس کو ڈھانپ دیا کہ زنا کرنا، شراب پینا، ظلم کرنا، احکام پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ کا پردہ اس پر ڈال دیا گیا پھر حکم ہوا کہ اب دیکھو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ اب تو مجھے اندیشہ ہو گیا ہے کہ شاید ہی کوئی اس سے بچے۔ استغفر اللہ ۔ یا اللہ حضور علیہ السلام کی تمام امت کو جہنم سے بچا۔ آمین

برادران اسلام جنت اللہ کا انعام ہے اور دنیا میں مشقتیں جھیلنا، صعوبتیں برداشت کرنا آخرت کے رفع درجات کا سبب ہے اور جتنے بھی دینی

Marfat.com

معاملات ہیں ان میں جتنی مشقت اٹھائی جائیں گی اتنا ہی بلند مرتبوں کا استحقاق ہو گا لیکن اللہ پاک کے مبارک ذکر کی یہ برکت ہے کہ راحت و آرام سے اگر نرم نرم بستروں پر بھی کیا جائے تب بھی رفع درجات کا سبب ہوتا ہے اور انعام الٰہی جنت کا مالک بنا دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ اَقْوَامٌ فِی الدُّنْیَا عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَھَّدَۃِ یُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی

حضرت سعید خدری روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

اللہ رب العزت کے ذکر کی کتنی برکات ہیں کہ اگر آرام و سکون سے نرم نرم بستروں پر بھی کیا جائے تو خالق کائنات جنت کے اعلیٰ درجے عطا فرماتا ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تم ہر وقت ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ مفرد کون ہیں؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے ذکر میں والہانہ طریقے پر مشغول ہیں اسی حدیث کی بدولت صوفیائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ سلاطین اور امراء کو اللہ کے ذکر سے نہ روکنا چاہیے کہ وہ اس کی وجہ سے اعلیٰ درجات حاصل کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

جنت کا تذکرہ قران و حدیث میں بے شمار مرتبہ آیا ہے اور تمام مسلمان اس بات کو جانتے ہیں کہ جنت مرنے کے بعد ہی کہیں جا کر ملے گی لیکن آقائے رحمت نے دنیا میں بھی جنت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ادھر بھی جنت ہے۔

عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔

اس حدیث پاک میں ذکر کے حلقوں کو جنت اس لیے فرمایا کہ جس طرح جنت میں کسی قسم کی آفت نہیں ہوتی اسی طرح یہ مجالس بھی آفات سے محفوظ رہتی ہیں ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے یعنی دل میں جس قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں تکبر، حسد، کینہ وغیرہ سب ہی امراض کا علاج ہے۔ دوسرا اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ جنت میں ہر طرح کا سکون ہوتا ہے اسی طرح ان مجالس میں بھی سکون حقیقی ملتا ہے تیسرا اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے جنت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے ہر طرح سے امن ہی امن ہے اسی طرح یہ مجالس بھی خطرات سے خالی ہوتی ہیں ہر طرح کا امن نصیب ہوتا ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ذکر اللہ کی کثرت کا حکم کرتا ہوں اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پیچھے کوئی دشمن لگ جائے اور وہ اس سے بھاگ کر کسی قلعہ میں محفوظ ہو جائے اور ذکر کرنے والا اللہ جل شانہ کا ہمنشین ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر کیا فائدہ ہو گا کہ ذاکر مالک الملک کا

Marfat.com

ہمنشین ہو جائے اس کے علاوہ شرح صدر بھی ذکر سے ہوتا ہے۔ دل منور ہو جاتا ہے، اس کے دل کی سختی دور ہو جاتی ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ظاہری اور باطنی منافع ہوتے ہیں بزرگان دین فرماتے ہیں آدمی جو ذکر پر مداومت کرتا ہے یعنی ہمیشہ ذکر کرتا رہتا ہے وہ تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے میری دادی محترمہ اللہ ان کی قبر کو منور کرے فرمایا کرتی تھیں کہ ہمیشہ چلتے پھرتے اپنا کام کرتے ہوئے بھی اللہ ھو کا ذکر کرتے رہا کرو الحمد للہ بچپن سے لیکر آج تک کچھ نہ کچھ کوشش کی ہے اللہ رب العزت قبول فرمائے اور جو اس حدیث پاک میں جنت کے باغ میں سے خوب چرو فرمایا گیا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جیسے جانور جب کسی سبزہ زار یا کسی باغ میں چرنے لگتا ہے تو معمولی سے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹتا بلکہ مالک کے ڈنڈے وغیرہ بھی کھاتا رہتا ہے لیکن وہ گھاس سے اوپر منہ نہیں اٹھاتا۔ اسی طرح ذکر کرنے والے کو بھی دنیاوی تفکرات اور موانع کی وجہ سے ذکر اللہ سے منہ نہیں موڑنا چاہیے دوسرا یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ تم اللہ کا خوب ذکر کرو حقیقت میں جنت کا پھل لذت ہے وہ لذت اللہ کے ذکر میں موجود ہے۔ اکثر ذکر کی مجالس میں حاضری کی توفیق ملتی ہے تو ایسی لذت سی محسوس ہوتی ہے جو بیان سے باہر ہے۔

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ تو اللہ کے ذکر کو اپنی مسرتوں اور خوشیوں کے اوقات میں کر، وہ تجھ کو مشقتوں اور تکلیفوں کے وقت کام دے گا۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ جب بندہ راحت کے، خوشی کے، ثروت کے اوقات میں اللہ کا ذکر کرتا ہے پھر اس کو کوئی مشقت اور تکلیف پہنچے تو فرشتے کہتے ہیں کہ مانوس آواز ہے جو ضعیف بندہ کی ہے پھر اللہ کے ہاں اس کی سفارش

Marfat.com

کرتے ہیں اور جو شخص راحت کے اوقات میں اللہ کو یاد نہ کرے پھر کوئی تکلیف اس کو پہنچے اور اس وقت یاد کرے تو فرشتے کہتے ہیں کیسی غیر مانوس آواز ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک ان میں سے صرف ذاکرین کے لیے ہے ایک حدیث میں ہے جو شخص اللہ کا ذکر کثرت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ رب العزت اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے ایک سفر سے واپسی ہو رہی تھی ایک جگہ پہنچ کر حضور ﷺ نے فرمایا! آگے بڑھنے والے کہاں ہیں جو اللہ کے ذکر میں والہانہ مشغول ہیں۔ جو شخص یہ چاہے کہ جنت سے خوب سیراب ہو وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرے ترمذی شریف میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں شب معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے فرمایا۔ اے اللہ کے حبیب ﷺ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور بتانا کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور اس کا پانی بڑا میٹھا ہے، وہ ایک وسیع میدان ہے اور یہ کلمات پڑھے جانے سے وہاں درخت لگادیئے جاتے ہیں (وہ کلمات یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام خوبیاں اسی کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

ایک مقام پر سرکار مدینہ سرور سینہ سید الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ یہ ہے۔

Marfat.com

لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اَلَّا بِاللہ(بخاری شریف)

نہ کوئی قدرت ہے نہ طاقت مگر اللہ کی مدد سے

برادران اسلام بات یہ ہے۔ جنت اللہ کی اور ذکر بھی اللہ کا جو ذکر اللہ کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا۔

ذاکر کا گھر

انسان مدنی الطبع ہے اور رہنے کے لیے خوبصورت سے خوبصورت گھر تعمیر کرتا ہے پھر ان کی سجاوٹ، تزئین و آرائش میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا لیکن اللہ رب العزت کا ذاکر جس گھر میں رہتا ہے اور وہاں ذکر خدا میں مشغول رہتا ہے اس کے متعلق حدیث میں وارد ہے کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لیے ایسا چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے ستارے چمکتے ہیں ابو رزینؓ ایک صحابی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے دین کی تقویت کی چیز بتاؤں جس سے تو دونوں جہان کی بھلائی کو پہنچے، وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کی مجلسیں ہیں ان کو مضبوط پکڑ اور جب تو تنہا ہوا کرے تو جتنی بھی قدرت ہو اللہ کا ذکر کرتا رہ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آسمان والے ان گھروں کو جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔ یہ گھر جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ایسے منور اور روشن ہوتے ہیں کہ اپنے نور کی وجہ سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں اور جن کو اللہ رب العزت نور کے دیکھنے کی آنکھیں عطا فرماتے ہیں وہ یہاں بھی ان کی چمک دیکھ لیتے ہیں بہت سے اللہ کے بندے ایسے ہیں جو بزرگوں کا نور ان کے گھروں کا نور اپنی آنکھوں سے چمکتا ہوا دیکھ لیتے ہیں چنانچہ حضرت فضیل بن عیاض جو مشہور

Marfat.com

بزرگ ہیں فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہ آسمان والوں کے نزدیک ایسا چمکتے ہیں جیسا کہ چراغ شیخ عبدالعزیز دباغ قریب ہی کے زمانہ میں گزرے ہیں اللہ ان کی قبر پر مزید رحمتیں نازل فرمائے جو بالکل ان پڑھ تھے مگر قرآن شریف کی آیت ، حدیث قدسی ، حدیث نبوی اور موضوع حدیث کو علیحدہ علیحدہ بتادیتے تھے اور کہتے تھے کہ متکلم کی زبان سے جب لفظ نکلتے ہیں تو ان الفاظ کے نور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس کا کلام ہے اللہ پاک کے کلام کا نور علیحدہ ہے اور حضور علیہ السلام کے کلام کا نور دوسرا ہے اور دوسرے کلاموں میں یہ دونوں نور نہیں ہوتے۔

مسلم شریف میں ایک حدیث ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ کی“

یعنی اس سے مراد جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اس میں بسنے والے زندہ ہیں اور گھر بھی وہ آباد ہے اور جس ہیں ذکر نہیں ہوتا اس گھر میں بسنے والے مردہ ہیں اور جیسے مردہ قبر میں ہو وہ ویران ویران جگہ ہوتی ہے اسی طرح وہ گھر بھی ویران ہی ہوتا ہے۔

برادران اسلام اپنے اپنے گھروں کو اللہ کے ذکر سے آباد اور مزین کرو۔ کسی بزرگ کی محفل میں یہ بات سنی تھی کہ جس جگہ یا گھر میں ذاکر حلقہ بنا کر ذکر کرتے ہیں اور وہ ذکر کرنے کے بعد فارغ ہو کر اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں پورا سال فرشتے اس جگہ پر رحمت برساتے رہتے ہیں۔

ذاکر اور عذاب قبر

قبر کی زندگی بہت ہی سخت ترین زندگی ہے اور قبر کا عذاب کتنی سخت چیز ہے اس سے وہی لوگ واقف ہیں جن کے سامنے وہ احادیث ہیں جو عذاب قبر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عثمان جب کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ کسی نے پوچھا کہ آپ دوزخ کے ذکر سے اس طرح نہیں روتے جیسا کہ قبر سامنے آجانے سے روتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے جو شخص اس سے نجات پا لے بعد کی سب منزلیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں اور جو اس سے نجات نہ پائے بعد کی منزلیں دشوار ہی ہوتی جاتی ہیں پھر آپ نے حضور علیہ السلام کا ارشاد مبارک سنایا کہ سرکار مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں پر گذر ہوا ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے ایک کو چغل خوری کے جرم میں دوسرے کو پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں (کہ بدن پر اس کے چھینٹے پڑتے رہتے تھے اور اسے یہ بچاتا نہ تھا) ہمارے کتنے مہذب لوگ ہیں جو استنجے کو عیب سمجھتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کچھ لوگ تو کھڑے ہو کر بھی جانوروں کی طرح پیشاب کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے چھینٹے ان کی ٹانگوں اور پاؤں پر پڑتے رہتے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ پیشاب سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قبر میں سب سے پہلے مطالبہ پیشاب کا ہوتا ہے۔ بالجملہ عذاب قبر نہایت سخت چیز ہے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موت کو اکثر یاد کیا کرو تو یہ بات نہ ہو۔ کوئی دن قبر پر ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ اعلان نہ کرتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، کیڑوں اور جانوروں کا گھر ہوں جب کوئی مومن دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو تو نے بہت ہی اچھا کیا کہ آگیا۔ جتنے لوگ میری پشت پر چلتے ہیں تو ان سب میں مجھے بہت محبوب تھا آج تو میرے سپرد ہوا میرا احسن سلوک بھی دیکھے گا اس کے بعد وہ اس قدر وسیع ہو جاتی ہے کہ منتہائے نظر تک کھل جاتی ہے اور جنت کا ایک دروازہ اس میں کھل جاتا ہے جس سے وہاں کی ہوائیں خوشبوئیں پہنچتی رہتی ہیں اور جب کافر یا فاجر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا منحوس اور نامبارک ہے کیا ضرورت تھی تیرے آنے کی جتنے آدمی میری پشت پر چلتے تھے سب سے زیادہ بغض مجھے تجھ سے تھا آج تو میرے حوالے ہوا ہے تو میرا معاملہ بھی دیکھے گا۔ اس کے بعد اسے اس قدر زور سے بھینچتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ جس طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالنے سے انگلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں اس کے بعد نوے یا ننانوے اژدہے اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ جو اس کو نوچتے رہتے ہیں اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ایک اژدھا بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو قیامت تک زمین میں گھاس نہ اُگے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قبر یا جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔

Marfat.com

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے جارہے تھے کہ حضور ﷺ کی اونٹنی بدکنے لگی کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اونٹنی کو کیا ہوا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے اس کی آواز سے بدکنے لگی۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم ڈر اور خوف کی وجہ سے مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے ورنہ میں اس کی دعا کرتا کہ اللہ جل شانہ تمہیں بھی عذاب قبر سنادے۔ آدمیوں اور جنات کے سوا اور جاندار عذاب قبر کو سنتے ہیں۔

بہت ہی اختصار سے عذاب قبر کے متعلق نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا حقیقت یہ ہے کہ اس علم ہونے سے دل ڈرنے لگتا ہے کہ عذاب قبر سے بچا جائے ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سورۃ تبارك الذی کا ہر رات کو پڑھنا عذاب قبر سے نجات کا سبب ہے اس کے علاوہ عذاب قبر سے بچانے والی چیز اللہ کا ذکر ہے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاعَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلاً اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

معاذ بن جبل سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔

برادران اسلام اگر اللہ کے ذکر سے گھر چمکتے ہیں تو جس قبر میں ذاکر خود مدفون ہو گا وہ قبر کیوں نہ روشن ہو گی۔

Marfat.com

ذاکر اور شیطان

شیطان انسان کا بہت پرانا مکار، چالباز، دھوکہ باز، کھلا دشمن ہے اس میں دنیا کے کسی انسان کو شک نہیں اور خالق کائنات نے بھی بہت واضح ارشاد فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ .اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌO

اے ایمان والو۔ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اللہ کے ذکر کی آپ نے فضیلتیں پڑھیں اور ذاکر کا مقام بھی پڑھا آگے بھی مزید آپ پڑھیں گے جسے بالکل وہ تمام کمالات جو ذاکر کو ملیں گے وہ نہیں بیان کیے جا سکتے بلکہ یہ بہت تھوڑا ہے جو لکھا جا رہا ہے

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

شیطان کبھی نہیں پسند کرتا کہ کوئی بندہ اللہ کا ذکر کرے اور بلند مقام حاصل کرے لیکن اللہ رب العزت رحمان ور حیم ہے وہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُا لشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَO (سورۃ مائدہ)

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تم میں آپس میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ بتاؤ اب بھی (ان بری چیزوں سے) باز آجاؤ گے۔

Marfat.com

رحیم و کریم مالک وارننگ دے رہا ہے اور دشمن کے حربے بتا رہا ہے کہ کیسے تم کو گمراہ کرتا ہے اور ذکر خدا سے روکنے کی بھرپور کوشش کس طرح سرانجام دیتا ہے پھر بھی اگر انسان فہم و فراست سے کام نہ لے تو وہ دشمن کے جال میں پھنس ہی نہ جائے گا بلکہ خود بخود اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کر دے گا سورہ زحرف میں ارشاد ربانی ہے

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا وَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ O

جو شخص رحمان کے ذکر سے (جان بوجھ کر) اندھا ہو جائے
ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ (ہر وقت)
اس کے ساتھ رہتا ہے۔

اور جو اللہ کے ذکر سے غفلت برتیں اور اسکی کوئی پرواہ نہ کریں اور شیطان کا ان پر تسلط ہو جائے وہ اس کے زیر اثر زندگی گزارنے لگیں انہیں فائدہ ہو گا یا نقصان اس کے بارے میں اللہ رب العزت سورۃ مجادلہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ O

(پہلے منافقوں کا ذکر ہے) ان پر شیطان کا تسلط ہو گیا۔ پس اس
نے ان کو ذکر اللہ سے غافل کر دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔
خوب سمجھ لو یہ بات محقق ہے شیطان کا گروہ خسارہ والا ہے۔

حیران کن بات ہے کہ ہم سب مسلمان شیطان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں جانتے ہیں اور مانتے ہیں پھر بھی ہمارے اعمال اس بات پر گواہ ہیں کہ ہم اس کی ہی اطاعت و فرمانبرداری کر رہے ہیں۔ شیطان ہر نیک کام سے منع کرتا ہے

Marfat.com

بالخصوص محافل ذکر کی طرف کسی انسان کا آجانا اسے بالکل پسند نہیں اور وہ انسان کے ذکر خدا سے روکنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے ایک تو یہ کہ اونچی آواز سے کیوں ذکر کرتے ہو کیا اللہ آہستہ ذکر نہیں سنتا اور اس میں ہی وہ ایک اور مصالحہ لگا دیتا ہے کہ یہ تو ریاکاری ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے تو اسے چھوڑ دے صوفیائے کرام نے لکھا ہے کہ یہ بھی شیطان کا ایک دھوکہ ہے کہ وہ ذکر کو اس خیال سے روکتا ہے کہ لوگ دیکھیں گے۔ کوئی دیکھے گا تو کیا کہے گا وغیرہ وغیرہ پھر شیطان کو روکنے کے لیے ایک مستقل ذریعہ اور حیلہ مل جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ دکھلانے کی نیت سے کوئی عمل نہ کرے لیکن اگر لوگ دیکھتے بھی ہیں تو لوگوں کو ڈر سے ذکر کو چھوڑ دینا کوئی عقلمندی نہیں ہے بلکہ اپنا نقصان ہی کرنا ہے۔

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ ایک صحابی ہیں جو لڑکپن میں یتیم ہو گئے تھے چچا کے پاس رہتے تھے وہ اچھی طرح رکھتا تھا۔ گھر والوں سے چھپ کر مسلمان ہو گئے۔ چچا کو پتہ چلا تو اس نے بالکل ننگا کر کے گھر سے نکال دیا تھا۔ ماں بھی سخت ناراض تھی لیکن ماں ہونے کی وجہ سے اسے اس پر کچھ رحم آگیا اس نے ننگا دیکھ کر ایک موٹی سی چادر دے دی۔ اس نے دو ٹکڑے کر کے ایک سے ستر ڈھانپ لیا اور دوسرا اوپر اوڑھ لیا اور مدینہ طیبہ حاضر ہو گئے۔ حضور ﷺ کے دروازے پر پڑے رہتے اور بہت کثرت سے بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے حضرت عمر نے کہا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہے جو اس طرح ذکر کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ یہ اولین میں ہے۔ غزوہ تبوک میں انتقال ہوا۔ صحابہ کرام نے دیکھا کہ رات کو قبروں کے قریب چراغ جل رہا ہے۔ قریب جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام خود قبر میں اترے ہوئے ہیں اور حضرت ابوبکر حضرت عمر کو ارشاد فرما

Marfat.com

رہے ہیں کہ لاؤ اپنے بھائی کو مجھے پکڑا دو دونوں حضرات نے نعش کو پکڑا دیا۔ دفن کے بعد حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ سارا منظر دیکھ کر مجھے تمنا ہوئی کہ یہ نعش تو میری ہوتی۔

ہماری نفلی عبادتوں میں جو کوتاہی ہوتی ہے اللہ کے ذکر کی کثرت اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ حضرت انسؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کا ذکر ایمان کی علامت ہے اور نفاق سے برأت ہے اور شیطان سے حفاظت ہے اور جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے اور انہی منافع کی وجہ سے اللہ کا ذکر بہت سی عبادتوں سے افضل قرار دیا گیا ہے بالخصوص شیطان کے تسلط سے بچنے میں اس کا خاص دخل ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی کے دل پر مسلط رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ عاجز و ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ آدمی غافل ہوتا ہے تو یہ وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے اسی لیے صوفیائے کرام ذکر کی کثرت کراتے ہیں تاکہ قلب میں اس کے وساوس کی گنجائش نہ رہے اور وہ اتنا قوی ہو جائے کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ اسی لیے تاجدار موہری شریف قبلہ زریں زربخت صوفی خواجہ نواب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہی مشن عام کیا آپ کے بعد **عالمی مبلغ** اسلام حضرت قبلہ صوفی خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کونے کونے میں ذکر اللہ کو اتنا عام کیا کہ دنیا میں مشہور ہو گیا کہ صدائے موہری شریف "اللہ ھو"

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب تھی اور اسی صحبت کے فیض سے ان کی قوت قلبیہ اعلیٰ درجہ پر تھی تو ان کو

Marfat.com

ضربیں لگانے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ سے جتنا بعد ہوتا گیا اتنی ہی قلب کے لیے مقوی قلب خمیرہ کی ضرورت بڑھتی گئی۔ اب قلوب اس درجہ ماؤف ہو چکے ہیں کہ بہت سے علاج سے بھی وہ درجہ قوت کا تو حاصل نہیں ہوتا لیکن جتنا بھی ہو جاتا ہے وہی بہت غنیمت ہے کہ وبائی مرض سے جس قدر بھی بچا جائے بہتر ہے۔

ایک بزرگ کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے کی صورت ان پر منکشف ہو جائے کہ وہ وسوسہ کس طرح ڈالتا ہے تو انہوں نے دیکھا کہ دل کے بائیں طرف مونڈھے کے پیچھے مچھر کی شکل سے بیٹھا ہے۔ ایک لمبی سی سونڈ منہ پر ہے جس کو سوئی کی طرح سے دل کی طرف لے جاتا ہے۔ جب اس کو ذاکر پاتا ہے تو جلدی سے سونڈ کو کھینچ لیتا ہے، غافل پاتا ہے تو اس سونڈ کے ذریعہ سے وساوس اور گناہوں کا زہر انجکشن کے طریقہ سے دل میں بھرتا ہے ایک حدیث میں بھی یہ مضمون آیا ہے کہ شیطان اپنی ناک کا اگلا حصہ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے بیٹھا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ذلت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو اس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔

حضرت جنیدؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں شیطان کو دیکھا کہ وہ بالکل ننگا ہے انہوں نے فرمایا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کے سامنے ننگا ہوتا ہے وہ کہنے لگا کہ یہ کوئی آدمی ہیں۔ آدمی وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد میں بیٹھے ہیں جنہوں نے میرے بدن کو دبلا کر دیا اور میرے جگر کے کباب کر دیئے حضرت جنید فرماتے ہیں کہ میں شونیزیہ کی مسجد میں گیا میں نے دیکھا کہ چند حضرات گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے مراقبہ میں مشغول ہیں جب

Marfat.com

انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے کہ خبیث کی باتوں سے کہیں دھوکہ میں نہ پڑ جانا۔

ابو سعید فزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ شیطان نے مجھ پر حملہ کیا میں لکڑی سے مارنے لگا اس نے ذرا بھی پرواہ نہ کی غیب سے ایک آواز آئی کہ یہ اس سے نہیں ڈرتا یہ دل کے نور سے ڈرتا ہے۔

برادران اسلام یاد رکھیں کہ دل کا نور اللہ کے ذکر سے پیدا ہوتا ہے۔

امیر معاویہؓ کیا خوب فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ غفلت کی وجہ سے صبح کی نماز قضا ہو گئی۔ آپ بہت روئے اللہ پاک نے ایک کو ہزار نماز کا ثواب عنایت کیا۔ پھر ایک دن سو رہے تھے کہ شیطان نے آپ کو جگا دیا۔ پوچھا کون ہے عرض کی شیطان ہوں فرمایا تو تو نماز کے وقت سلا دیتا ہے مجھ کو کیوں جگا دیا عرض کی اس لیے کہ اس طرح آپ کو ایک نماز کا ثواب ملے گا اور اگر نہ جگا دیتا تو ہزار نماز کا ثواب ملتا۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمات دن میں سو بار کہے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں اسی کا ملک ہے سب خوبیاں اسی کے لیے ہیں اور
وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

تو اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کریں گے۔ اور کوئی

شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جس نے زیادہ یہ عمل کیا۔

اور فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ :

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ   اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اسی کیلئے ہیں۔

پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

بہر حال شیطان سے بچنے کیلئے مختلف اذکار موجود ہیں اور ذاکر ہی شیطان کے جالوں سے بچنے میں کامیاب ہوتا ہے کیونکہ دین کے کاموں میں بہت سی دقتیں پیش آتی ہیں، وسوسے بھی گھیرتے ہیں۔ شیطان کی رخنہ اندازی بھی ایک مستقل مصیبت ہے۔ دنیاوی ضروریات بھی اپنی طرف کھینچتی ہیں اس صورت میں ارشاد نبوی کی روشنی میں افضل الذکر کلمہ طیبہ کی کثرت اس کا علاج ہے کہ وہ اخلاص پیدا کرتا ہے دلوں کا صاف کرنے والا ہے شیطان کی ہلاکت کا سبب ہے ابو علی وقاقؒ کہتے ہیں کہ بندہ اخلاص سے لَآ اِلٰہَ کہتا ہے تو ایک دم دل صاف ہو جاتا ہے پھر وہ اِلَّا اللہُ کہتا ہے تو صاف دل پر اس کا نور ظاہر ہوتا ہے ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ شیطان کی ساری کوشش بے کار ہو گئی اور ساری محنت رائیگاں گئی۔

امام غزالیؒ نے حسن بصریؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہمیں یہ روایت پہنچی کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے امت محمدیہ کے سامنے گناہوں کو زیب وزینت کے ساتھ پیش کیا مگر ان کے استغفار نے میری کمر توڑ دی تو میں نے ایسے گناہ ان کے پاس پیش کیے جن کو وہ گناہ ہی نہیں سمجھتے کہ ان سے استغفار کریں یعنی وہ بدعات ہیں کہ وہ ان کو دین سمجھ کر کرتے ہیں۔

میرے ولد محترم حاجی کرم بخش مان جٹ فرماتے ہیں کہ بندہ ہر وقت ذکر خدا اور کلمہ شریف، درود شریف پڑھتا رہے پھر اسے شیطان کا کیا خوف

Marfat.com

شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا شیطان کا حملہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان یاد خدا سے غافل ہو۔

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈر، تو شیطان کو مجمعوں میں لعنت کرتا ہے اور چپکے سے اس کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے دوستی کرتا ہے۔

حضور علیہ السلام کے عظیم صحابی، خلیفہ اول یار غار خصوصی طور پر سلسلہ نقشبند کے سب سے بڑے بزرگ اور پیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِا الصِّدِّیْقِؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاَکْثِرُوْا مِنْھُمَا فَاِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَھْلَکْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَ اَھْلَکُوْنِیْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ اَھْلَکْتُھُمْ بِالْاَھْوَاءِ وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ.

حضرت ابوبکر صدیق حضور علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور استغفار سے ہلاک کر دیا جب میں نے دیکھا یہ تو کچھ بھی نہ ہوا) تو میں نے ان کو ہوائے نفس (بدعات) سے ہلاک کیا اور وہ اپنے کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔

Marfat.com

برادرانِ اسلام!

ذکر کلمہ طیبہ اور استغفار سے ابلیس کا کچومر نکال دو اور کوشش کرو کہ ذکر واذکار میں زندگی بسر ہو لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ اللہ رب العزت کے احسانات، انعام واکرام معلوم ہونے کے بعد اور ان کے اقرار و یقین کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے اور شیطان کی دشمنی دعداوت کے باوجود بھی اس کی عیاری اور سرکشی معلوم ہونے کے بعد اس کی اطاعت کی جائے۔

جامع ترمذی میں حدیث شریف درج ہے اور حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ذکریا علیہ السلام کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ تم خود ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دو آپؐ نے پوری حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اس ذکر کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتا ہوا نکلا اور اس نے ایک مضبوط قلعہ پر پہنچ کر اپنے آپ کو بچالیا اس طرح:

اَلْعَبْدُ لَا یَحْرُزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ

بندہ اپنے آپ کو بغیر ذکر خداوندی کے شیطان سے نہیں بچاسکتا

ذاکر کا لمحہ افسوس

لمحات بھی عجیب ہوتے ہیں گذرتے ہی چلے جاتے ان کو کسی صورت روکا نہیں جاسکتا حالات وواقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے سوائے ایک مرتبہ کے وقت کبھی نہیں رکا وہ بھی سید الانبیاء

محبوب خدا جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور خالق کائنات کی ملاقات تھی جسے معراج شریف کہا جاتا ہے۔ بہر حال لمحات گزرنے والے ہیں گذرتے رہتے ہیں انہی لمحات سے زندگی یا عمر بنتی ہے زندگی میں گذرنے والے لمحات مختلف کیفیت اور حالات سمیٹے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ کوئی لمحہ دکھ کے احساس سے گذرتا ہے کوئی لمحہ خوشی و مسرت اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے گذر جاتا ہے۔

انسان کی زندگی میں کچھ لمحات ایسے آتے ہیں کہ اگر انسان ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو ساری زندگی پچھتاوے میں گذرتی ہے۔ اگر خوش نصیب لمحہ کسی ولی اللہ کی صحبت میں گذرے تو اس لمحے کا کیا کہنا ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

اسی طرح اگر لمحات دین سیکھتے یا سکھاتے ہوئے گذریں تو وہ اپنا مقام رکھتے ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

تُدَارِسُ الْعِلْمَ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرًا مِّنْ اِحْيَاءِ هَا

تدریس علم کے ایک لمحہ رات کا، ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

اسی طرح اگر زندگی میں جاگتے ہوئے یا سوتے ہوئے خواب میں ایسا لمحہ نصیب ہو جائے جس میں آقائے نامدار مدنی تاجدار سید الابرار جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہو جائے تو وہ لمحہ زندگی کے لمحات سے افضل اور بہتر ہوتا ہے ہر محترم قاری سے احقر التماس کرتا ہے جب یہ کتاب زیر مطالعہ ہو اور یہاں پر پہنچ کر مسکین، عاجز خادم حسین مان کیلئے بالخصوص اور تمام رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کی امت کے لیے ایسے لمحات کی دعا کرلے جن میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ امین بجاہ نبی الکریم۔

خالق جنت جب اپنے ذاکرین پر انعام واکرام کی بارش فرمائے گا۔ اب ذاکر کی نگاہ خود دیکھے گی کہ میں نے کتنا کم ذکر کیا تھا اور مجھے کتنا زیادہ اجر مل رہا ہے اور یہ رحمت بھرا منظر دیکھ رہا ہوگا کہ میں نے اپنے خالق ومالک کا بابرکت نام ایک دفعہ لیا تھا لیکن اس کا اجر وثواب تو پہاڑوں کے برابر مل رہا ہے اس وقت انسان کو اپنی زندگی کی کمائی پر بہت افسوس ہوگا کہ مجھے کتنا نقصان ہو رہا ہے میں نے کتنی کم کمائی کی ہے کاش کہ میں ساری زندگی یہی محنت کرتا تو آج اس کے منافع کو دیکھ لیتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا.

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق وافسوس نہیں ہوگا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گئی ہو۔

چونکہ ذکر الٰہی کا بدلہ سامنے نظر آرہا ہوگا تو پھر افسوس بھی کیوں نہ ہو کہ تھوڑی سی محنت پر کتنا زیادہ اجر وثواب ہے جس کے بارے میں محسن کائنات رحمت عالم، بے کسوں کے کس، بے سہاروں کے سہارے اللہ کے محبوب پیارے جناب سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اور خوب وضاحت فرمادی ایک ایک

Marfat.com

جملے میں ایسی خبر دی جو خبر صرف اور صرف اللہ کا سچا نبی اور رسول ہی دے سکتا ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

عَنْ اِبْنِ مُسعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتُکَ مِنِّی السَّلَامَ وَ اَخبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّھَا. قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِیْرَ اسھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (رواہ الترمذی)

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی۔ لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے درخت سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں۔ جتنے کسی کا دل چاہے درخت لگائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مرفوعًا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ غُرِسَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُنَّ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ.

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتا ہے اس ہر کلمہ سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

Marfat.com

سبحان اللہ ۔رب کائنات کا کتنا فضل و کرم اور احسان و انعام ہے کہ ہر ایک کلمہ پر الگ الگ جنت میں درخت لگ رہا ہے۔

میں تو اکثر و بیشتر دوست واحباب کو یہی کہتا ہوں کہ دوستو! اپنے اپنے نام کے درخت جنت میں لگانے کا جو موقع تمہیں نصیب ہو رہا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر زیادہ سے زیادہ جنت میں درخت لگاؤ! یہ تمہارے ہی درخت ہونگے اور تمہیں ہی ملیں گے۔ اگر اس وقت سے آج فائدہ نہ اٹھایا تو پھر اس کے بعد سوائے افسوس کے کچھ نہ کر سکو گے۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت جابر سے موفوع حدیث مروی ہے۔ جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہا تو اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

ذکر الٰہی زندگی کی جان ہے وہ زندہ انسان جو ذکر الٰہی سے غافل اور محروم ہے اگرچہ عام دیکھنے والوں کی نظروں میں تو اسے زندہ شمار کیا جاتا ہے لیکن در حقیقت وہ مردہ ہے بے جان ہے اور زندگی کی برکتوں سے یکسر محروم ہے۔ حیات انسانی کی وہی گھڑیاں سرمدی اور ابدی ہیں جو اپنے خالق کریم کی یاد اور محبت میں بسر ہوتی ہیں زندگی کے وہ لمحے جن میں انسان ذکر الٰہی سے محروم اور غافل ہوتا ہے۔ وہ فانی ہیں، لاحاصل ہیں اور ایسی زندگی بسر کرنے والے کو بجز حسرت و ندامت کے اور کچھ نہیں ملتا۔ کسی عارف باللہ نے خوب کہا ہے۔

Marfat.com

اوقات ہمہ بود کہ با یار بسر شد
باقی ہمہ بے حاصلی و بے خردی بود

یعنی۔ زندگی کے قیمتی لمحے وہی تھے جو محبوب حقیقی کی یاد میں بسر ہوئے۔ اس کے علاوہ جو کچھ کیا وہ لاحاصل تھا، بے مقصد تھا، بے نتیجہ تھا اور نادانی تھا۔

آج کل ویسے بھی لوگ خواہشات نفسانی کے اسیر اور لذت دنیا کے گرویدہ ہونے کے باعث ذکر الٰہی سے محروم ہیں انہیں حصول دنیا کے جذبوں نے ذکر الٰہی کے شوق سے یکسر محروم کر دیا ہے اب انہیں اس محرومی پر احساس زیاں بھی نہیں رہا۔

وائے ناکامی! متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

حضرت خواجہ خواجگان، قرار دل و جان، اسوۃ الآسلاف امین انوار ولایت، وارث روایات نقشبند، مبلغ عالم اسلام جناب محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ و نور اللہ مرقدہ کے وجود مسعود سے طریقت و معرفت کے گلشن میں بہار آگئی۔ قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر اور ملک ملک ذکر الٰہی کی محفلیں منعقد ہونے لگیں ہر سو، ہر سمت اللہ ہو کی دلنواز اور روح پرور صدائیں بلند ہونے لگیں دلوں کے بجھے ہوئے چراغ پھر روشن ہو گئے۔ ٹھٹھرے ہوئے احساسات کو فطرت سیماب ارزانی ہوئی۔ جو بھی اس بندہ حق کے رخ زیبا کی زیارت کرتا۔ محبت الٰہی کی دولت سے اس کا دامن معمور ہو جاتا آپ کا مشن ہی یہی تھا کہ کسی بھی سنگی (دوست) کا کوئی بھی لمحہ ذکر الٰہی کے بغیر نہ گذرے تا کہ ندامت و پشیمانی سے محفوظ رہیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے مبہمات میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے۔

الٰھی لَا یَطِیبُ اللَّیلُ اِلَّا بِمُنَا جَاتِكَ وَلَا یُطِیبُ النَّھارُ اِلَّا بطَاعَتِكَ وَلَا تَطِیْبُ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِكَ وَلَا تَطِیْبُ الْاٰخِرَۃُ اِلَّا بِعَفْوِكَ وَلَا تَطِیْبُ الْجَنَّۃُ اِلَّا بِرُؤیَتِكَ.

یا اللہ رات اچھی نہیں لگتی مگر تجھ سے راز و نیاز کے ساتھ اور دن اچھا معلوم نہیں ہوتا مگر تیری عبادت کے ساتھ اور دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ اور آخرت بھی نہیں مگر تیری معافی کے ساتھ اور جنت میں لطف نہیں مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ ستو پھانک رہے ہیں میں نے پوچھا حضرت آپ ستو خشک ہی پھانک رہے ہیں تو آپ فرمانے لگے کہ میں نے روٹی چبانے اور ستو پھانکنے کا حساب لگایا تو روٹی چبانے میں اتنا زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے یعنی ستو پھانکنے میں وقت کم خرچ ہوتا ہے اور جو وقت فراغت کا ملتا ہے اس کا ذکر کرنے کا موقع نصیب ہو جاتا ہے اس لیے میں نے چالیس برس ہوئے ہیں کہ روٹی کھانا چھوڑ دی ہے اور ستو پھانک کر ہی گذر کر لیتا ہوں۔ کسی آدمی نے حضرت سری سقطیؒ سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے۔ آپ نے جواب دیا۔

مَنْ لَمْ یَبِت وَالْحُبُّ حَشْوُ فُوَادِہٖ

لَمْ یَدْرِ کَیْفَ تَفَتَّتُ الْاَکْبَادُ

Marfat.com

ترحمہ : جس شخص نے ایسی حالت میں رات بسر نہیں کی کہ اس کے دل میں محبت کی چنگاری سلگ رہی ہو وہ نہیں سمجھ سکتا کہ جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی کیفیت کیسے ہوتی ہے۔

ذاکر اور بخشش الٰہی

روز قیامت پوری دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ جو لوگ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے آج بخشش ان کا مقدر ہے۔ روز قیامت کفار سے گفتگو کرتے ہوئے ارشاد ربانی ہو گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ٥فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ٥ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ٥

(سورہ مومنون)

(تمہیں یاد ہے) ایک گروہ میرے بندوں میں سے ایسا تھا جو عرض کیا کرتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ تم نے ان کا مذاق اڑایا حتی کہ اس مشغلہ نے تمہیں ہمارے ذکر سے غافل کر دیا اور تم ان پر قہقہے لگایا کرتے تھے۔ مین نے آج انہیں ان کے صبر کا بدلہ دے دیا وہی ہیں کامیاب ہونے والے۔

یعنی دنیا میں تم میرے ذاکرین اور میری اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے آج دیکھو میں ان پر کس طرح اپنی نوازشات کی بارش

Marfat.com

کر رہا ہوں۔ انسان کو ہمیشہ اور ہر لحظہ قیامت کے دن کی کامیابی کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور دنیا کی ادھوری اور فنا پزیر کامیابیاں ایسی نہیں کہ انسان ان کے پیچھے پڑ کر روز جزا کو ہی بھول جائے۔

اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ تمہارے اچھے اعمال بالخصوص ذکر الٰہی میں استغراق ابلیس لعین کو پسند نہیں اور جو ذکر خدا سے غافل ہو شیطان تو اسے لمحوں میں اچک لیتا ہے پھر کبھی اسے سیدھے راستے کی طرف جانے نہیں دیتا اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے جیساکہ قران کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَلَهٗ قَرِيْنٌ0 (زخرف)

جو شخص رحمان کے ذکر سے (جان بوجھ کر) اندھا ہو جائے
ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے۔

یعنی وہ شخص جو اللہ رب العزت کے ذکر سے اندھا بن جاتا ہے یا اپنی بینائی کی کمزوری کی وجہ سے انوار ربانی اور تجلیات رحمانی کی تاب نہ لاکر آنکھیں جھپکنے لگتا ہے یا جو شخص ذکر رحمٰن سے منہ پھیر لیتا ہے اور اللہ رب العزت کا تذکرہ چھوڑ دیتا ہے اور دوسری لغویات میں منہمک ہو جاتا ہے۔ خداوند ذوالجلال فرماتے ہیں کہ ہم اس کو اس کی خرمستی کی یہ سزا دیتے ہیں کہ ہماری توفیق اس سے الگ ہو جاتی ہے اور شیطان کو اس پر یوں مسلط کر دیا جاتا ہے جس طرح انڈے کا خول انڈے کو ہر طرف سے گھیرے ہوتا ہے وہ بدنصیب مکمل طور پر شیطان کے سامنے سپر انداز ہو جاتا ہے اس کی انفرادیت شیطان کی اطاعت ورضا

Marfat.com

جوئی میں کھو جاتی ہے۔ اس کے شعور و تحت الشعور میں عقل و فہم کے جتنے چراغ روشن تھے سب بجھ جاتے ہیں۔ وہ شیطان کے پھیلائے ہوئے اندھیروں میں اتنا مانوس ہو جاتا ہے کہ اسے روشنی کی ایک کرن بھی ناگوار گذرتی ہے اور شیطان کی یہ رفاقت پل دو پل کے لیے نہیں ہوتی بلحہ وہ زندگی بھر اس کا رفیق اور ساتھی رہتا ہے۔ اب آپ بے شک ایسے بدبختوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو قرآن کریم کے اس ارشاد کے مطابق ہو بہو ان کی تصویر نظر آنے لگے گی۔ جب انسان شیطان کے گھیرے میں آجائے پھر بخشش سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر ذکر خدا میں مصروف رہے تو نہ شیطان کے قبضے میں جائے گا اور نہ ہی بخشش سے دور ہو گا بلحہ بخشش اسکا مقدر بن جائے گی شرط صرف اتنی ہے کہ وہ ذکر خدا کرتا رہے اور اس طرح کا وہ ذاکر بن جائے کہ دنیا کا کوئی بھی کاروبار اسے ذکر سے غافل نہ کردے تو پھر ذکر ہی اس کی فلاح و نجات کا پروانہ بن جائے گا جیسا کہ رب کائنات نے سورۃ الجمعہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

پھر جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو چکے تو پھیل جاؤ زمین میں اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

بعض لوگ اپنے آپ کو صرف نماز تک ہی محدود کر لیتے ہیں سچ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو صرف نماز تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلحہ جب بھی موقع ملے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ جہاں کہیں بھی فیض یافتگان موہری

Marfat.com

شریف ہیں وہ ایسے مواقع بناتے رہتے ہیں کہ ذکر الٰہی کی کثرت ہو بلکہ خلفائے عظام تو بہت اہتمام کے ساتھ محافل ذکر کا انعقاد کرتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کے ذکر کی کثرت سے ہی فلاح دارین نصیب ہو سکتی ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں درج ہے کہ عراک بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیِ اَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّیْتُ فَرِیْضَتَكَ وَانْتَشَرْتُ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَO

اے اللہ میں نے تیری آواز پر حاضری دی اور تیری فرض کردہ نماز ادا کی پھر تیرے حکم کے مطابق اس مجمع سے اٹھ آیا اب تو اپنا فضل نصیب فرما تو سب سے بہتر روزی رساں ہے۔

بعض سلف صالحین یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرے اسے اللہ تعالیٰ ستر حصے زیادہ برکت دے گا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خرید و فروخت کی حالت میں بھی ذکر اللہ کیا کرو۔ دنیا کے نفع میں اس قدر مشغول نہ ہو جائے کہ اخروی نفع بھول بیٹھو حدیث شریف میں ہے جو شخص بازار جائے اور وہاں یہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور ایک لاکھ برائیاں معاف فرماتا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کثیر الذکر اسی وقت کہلاتا ہے جبکہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر وقت اللہ کی یاد کرتا رہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مکہ معظّمہ میں دو آدمیوں کو دیکھا ایک نہایت بلند ہمت اور دوسرا نہایت پست ہمت تھا۔ فرمایا پست ہمت وہ تھا جسے میں نے طواف کعبہ کرتے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ پر ہاتھ رکھے اللہ کے سوا کو مانگ رہا تھا۔

بلند ہمت وہ جوان تھا جسے منیٰ کے بازار میں کم و بیش پچاس ہزار دینار کی خرید و فروخت کرتے دیکھا لیکن اس دوران ایک لمحہ کے لیے بھی اس کا دل یاد الٰہی سے غافل نہ ہوا۔

حضور علیہ السلام کا پاک ارشاد ہے۔

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَامِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادٰهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ لَقُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّكُمْ قَدْ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ.

حضرت انس سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ لوگ جو اللہ کے ذکر کے لیے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور اس سے ان کا مقصد رضائے الٰہی کے بغیر اور کچھ نہیں ہوتا تو ان لوگوں کو آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے اٹھو! تمہارے سارے گناہ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

مشائخ عظام حضرات کی ایک کثیر تعداد محافل ذکر میں ذکر کے وقت بتیوں کو بجھادیتے ہیں اور اندھیرا کردیتے ہیں اور دروازوں کو بند کردیتے ہیں جس سے ذکر کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے اور مریدین کی توجہ بھی تقسیم نہیں ہوتی اس لیے لائٹیں آف کردی جاتی ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔

عَنْ يَعْلَى بنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِى شَدَّادُبْنُ اَوْسٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِىِ ﷺ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِى اَهْلَ الْكِتَابِ قُلْنَا لَايَا رَسُولَ اللهِ فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْاَبْوَابِ وَقَالَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِىْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَوَعَدْتَّنِى عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَاَنْتَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ.

حضرت شداد فرماتے ہیں اور حضرت عبادۃ اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں ارشاد فرمایا دروازے بند کردو اس کے بعد ارشاد فرمایا ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے پھر فرمایا الحمد للہ اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے ہم سے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ! اللہ نے سب کو بخش دیا ہے۔

اس حدیث پاک میں اجنبی یعنی غیر کے متعلق پہلے دریافت فرمانے میں شاید یہ حکمت ہو کہ جو کلمہ کو مانتا نہیں اس کو کیوں اس میں مجبور اُبھایا جائے۔ اس محفل میں تو تمام ایسے لوگوں کے لیے جگہ ہے جو کلمہ پڑھتے ہیں چونکہ یہاں کلمہ مبارک کا ذکر ہی ہونا ہے پھر کلمہ پاک کا ذکر بھی اس انداز میں کہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر کلمہ کا ورد کرنا ہے۔ جب تسلی فرمالی کہ غیر کوئی نہیں سب اپنے ہی ہیں تو اب دروازے بند کرنے کا بھی حکم صادر فرمایا تاکہ روشنی اندر نہ آئے اور اندھیرے کی صورت بن جائے اور دروازے بند ہوں تو ذکر الٰہی میں محویت کا لطف آجائے گا۔

چہ خوش است باتو بزمے بنہفتہ ساز کردن

درخانہ بند کردن سر شیشہ باز کردن

یعنی کیسا اچھا ہے تیرے ساتھ خفیہ ساز کر لینا، گھر کا دروازہ بند کر لینا اور بوتل کا منہ کھول دینا۔

حضور علیہ السلام نے دروازہ بند کرنے کا حکم صادر فرمایا جب دروازہ بند ہوا تو کلمہ پاک کا ذکر کرنے کا حکم دیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذکر جتنے لوگ کمرے میں موجود تھے سب نے مل کر کیا ہوگا اور قرینہ یہ بتارہا ہے کہ یہ ذکر بھی بلند آواز سے ہی کیا گیا پھر انہیں اسی وقت اس جماعت ذاکرین کو بخشش کی خوشخبری سنا دی۔ سبحان اللہ کتنے خوش نصیب تھے وہ ذاکرین جن کو ذکر کے فوراً بعد سید الانبیاء امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مغفرت کی بشارت دی اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ معاذبن جبل قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایمُوْت عَبْدٌ یَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنّی رَسُوْلُ اللّٰہِ یَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰی

Marfat.com

قَلْبٍ مُّوْقِنٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِی رِوَایَةٍ اِلَّاغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ.

حضرت معاذ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کی پکے دل سے شہادت دیتا ہو ضرور جنت میں داخل ہو گا دوسری روایت میں ہے لازما اللہ اسے بخش دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد پاک ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ.

ابی سعید سے روایت ہے کہ جس نے سچے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا وہ جنت میں جائے گا۔

اس فرمان رسول ﷺ میں ایک مرتبہ کلمہ پاک پڑھنے کا بدلہ داخلہ جنت بتایا جا رہا ہے جس نے مستقل طور پر کلمہ طیبہ کے ذکر کو وظیفہ اور ورد بنالیا ہو اس کی بخشش کا کیا عالم ہو گا۔ بلکہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ خود اپنے پڑھنے والے کی بخشش کروالیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ بَیْنَ یَدَیِ الْعَرْشِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِھْتَزَّ ذٰلِکَ الْعَمُوْدُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُسْکُنْ فَیَقُوْلُ کَیْفَ اَسْکُنُ وَلَمْ یُغْفَرْ لِقَائِلِھَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ فَیَسْکُنُ عِنْدَ ذٰلِکَ.

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی شخص لَآ اِلٰہَ

Marfat.com

اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے اللہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ٹھہر جا وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہروں حالانکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی ابھی تک بخشش نہیں ہوئی ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا میں نے اسے بخش دیا تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔ بعض روایات میں ارشاد الٰہی ہے اس طرح بھی نقل ہے کہ میں نے کلمہ طیبہ اس شخص کی زبان پر اسی لیے جاری کرادیا تھا کہ اس کی مغفرت کروں۔ کس قدر رب کائنات کا لطف و کرم ہے کہ وہ خود کلمہ طیبہ کے ذکر کی توفیق دیتا ہے اور پھر خود ہی مغفرت و بخشش فرمادیتا ہے بعض لوگوں کو تو دیکھا ہے کہ وہ ہر باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ پروانے مغفرت لے رہے ہیں۔

ذاکر اور سخی

اللہ کا ذکر اور رب کے دیئے ہوئے مال میں سے اسی کے راستے پر خرچ کرنا یعنی سخاوت کرنا دونوں عمل ہی بہت بہتر ہیں اگر انسان سخی بھی ہو اور ذاکر بھی ہو یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے لیکن اگر ان دونوں اعمال کا مقابلہ کیا جائے تو ذکر کرنے والا درجے میں بڑھ جاتا ہے اور افضل مقام حاصل کرلیتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِی مُوسٰیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَوْ اَنَّ رَجُلاً فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاھِمُ یَقْسِمُھَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ لَکَانَ الذَّاکِرُ لِلّٰہِ اَفْضَلَ۔

Marfat.com

ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو
بانٹ رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر
کرنے والا افضل ہے۔

یعنی اللہ کے راستے میں خرچ کرنا کتنی ہی بڑی چیز کیوں نہ ہو لیکن اللہ کا ذکر اس کے مقابلہ میں بھی افضل ہے کتنے ہی اچھے مقدر والے اور اچھے نصیب والے ہیں وہ مال دار جو راہِ خدا میں خرچ بھی کرتے ہیں اور ذکر خدا میں بھی مشغول رہتے ہیں اور اگر یہی مال انسان کو ذکر خدا سے دور کر دے تو بہت بڑا نقصان ہے جیساکہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ O

اے ایمان والو! تمہیں غافل نہ کر دیں تمہارے اموال اور نہ
تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی
لوگ گھاٹے میں ہوں گے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے لیت و لعل اور تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور کف افسوس ملتے رہ جائیں۔ اس وقت تمہاری آنکھیں کھلیں اور اس طویل سفر کے لیے کوئی زادِ راہ مہیا نہ کرنے کا احساس ستانے لگے۔ تم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر التجائیں کرو کہ ایک مرتبہ موت ٹل جائے، تھوڑا سا وقت مل جائے تاکہ میں اللہ کی راہ میں جی بھر کر اپنا مال لٹا لوں اور اس کے نیک بندوں میں شامل ہو جاؤں پھر موت آجائے میں بصد مسرت پیام

Marfat.com

اجل کو قبول کرلوں گا لیکن یہ اٹل فیصلہ ہے موت نے ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر آنا ہے تو دانش مندی کا قرینہ تو یہی ہے کہ آج ہی تیاری شروع کر دی جائے اور اللہ کے راستے میں مال بھی خرچ کیا جائے اور اس کا ذکر بھی کثرت سے کیا جائے منافقوں کے طریقہ کار سے اجتناب کرتے ہوئے مال کی محبت میں وارفتہ نہ ہوں چونکہ منافقین کو تو ان کے اموال نے اور ان کی اولاد نے اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے اے مسلمانو! تم ایسانہ کرنا۔ جس شخص کو دنیا کی دلچسپیاں اپنے پروردگار کی بندگی اور اطاعت سے محروم کر دیتی ہیں وہ انسان سراسر خسارے اور گھاٹے میں ہے۔ حقیقی نفع حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی فانی زندگی کے لمحات اپنے رب کی یاد اور اپنے پیارے رسول کی غلامی و محبت میں بسر کر دیتے ہیں۔

جو لوگ کاروبار میں مشغول رہتے ہیں۔ تجارت، زراعت، ملازمت میں گھرے رہتے ہیں اگر تھوڑا بہت وقت اللہ کی یاد کے لیے اپنے اوقات میں سے نکال لیں تو کیسی مفت کی کمائی ہے آج کے اس مصروف ترین دور میں اللہ کے نیک بندے ہی محافل ذکر کا اہتمام کرتے ہیں ان کی محافل بہت منظّم ہوتی ہیں اور ذاکرین بڑے ذکر خدا میں منمک نظر آتے ہیں۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے ایک دو گھنٹے ذکر الٰہی کے لیے نکال لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے یا پھر کم از کم ایک ہفتہ میں ہی ایک دو گھنٹے نکال لیں۔ آخر فضولیات، لغویات میں بھی تو بہت سا وقت خرچ ہوتا ہے تو اس نفع بخش اور اطمینان بخش کام کے لیے وقت نکالنا کیا دشوار ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے بھی روزانہ بندوں پر صدقہ ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص کو اس کی حیثیت کے موافق کچھ نہ کچھ عطا ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی عطا اس سے بڑھ کر نہیں کہ اسے اللہ کے ذکر کی توفیق نصیب ہو جائے۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے

کہ جس حصہ پہ اللہ کا ذکر کیا جائے وہ حصہ نیچے ساتوں زمینوں تک دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے۔

برادران اسلام! اس دنیا فانی میں زاد راہ اور توشہ آخرت کے لیے ذکر خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یکَابِدَہُ اَوْبَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُنْفِقَہُ اَوْجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّاَنْ یُّقَاتِلَہُ فَلْیُکْثِرُ مِنْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ جَبَلٍ ذَھَبٍ یُنْفِقُہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کی مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو (کہ رات کو جاگے اور عبادت کرنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو تو اس کو چاہیے کہ **سبحان اللہ وبحمدہ** کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی قدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اس حدیث سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ یہ کام نہ کیے جائیں بلکہ کوشش کریں قیام لیل ہو راہ خدا میں کچھ نہ کچھ خرچ ہو۔ جہاد میں شرکت یا مجاہدوں کی امداد یا جذبہ جہاد کا اظہار ہو بالفرض اگر یہ نہیں کر سکتا تو اتنا تو ضرور کرے جو مشکل نہیں آسان ہے اللہ کا ذکر ہی کرتا رہے۔ کس قدر اللہ کا فضل ہے کہ ہر قسم کی مشقت سے بچنے والوں کے لیے بھی فضائل و درجات کا دروازہ بند نہیں فرمایا راتوں کو نہیں جاگا جاتا، کنجوسی سے پیسہ خرچ نہیں ہوتا، بزدلی اور کم

ہمتی سے جہاد جیسا مبارک عمل نہیں ہوتا۔ اس کے بعد بھی اگر دین کی قدر ہے آخرت کا فکر ہے تو اس کے لیے راستہ کھلا ہوا ہے پھر بھی کچھ نہ کما سکے تو کم نصیبی کے سوا اور کیا ہے۔ اسی طرح بیہقی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے راتوں کو قیام کرنے سے عاجز ہو، بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر پاتا ہو اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کر سکتا ہو اس کو چاہیے کہ ذکر اللہ کی کثرت کرے۔

اسی جیسے مضمون کی ایک حدیث بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ بلند مراتب اور ابدی نعمتیں لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں۔ انہیں مال میں فضیلت حاصل ہے، وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم ان لوگوں کے ساتھ مل جاؤ جو تم سے آگے ہیں اور ان پر سبقت لے جاؤ جو تم سے پیچھے ہیں اور کوئی بھی تم سے افضل نہ ہو سوائے اس شخص کے جو تمہاری طرح عمل کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے۔

Marfat.com

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے تکبیر پڑھنے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یوں کہے سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر ان میں سے ہر ایک ۳۳ مرتبہ کہے"

برادران اسلام دنیا میں صاحب مال ہونا کوئی بڑا کمال نہیں حقیقت میں مالدار وہی ہے جو قبر میں صاحب حسن اعمال ہے چونکہ غرباء اور مساکین کو دنیا میں کافی تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں اس لیے بھی احادیث مبارکہ میں ان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی گئی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا کا مال کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ زیادہ تر وبال ہے۔ مکاشفۃ القلوب میں حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام ایک تخت پر سوار تشریف لیے جارہے تھے۔ جنات اور انسان دونوں طرف قطاروں میں زمین پر کھڑے تھے جبکہ پرندے آپ پر سایہ کناں تھے ایک عابد (عبادت گزار) شخص نے یہ دلکش منظر دیکھ کر آپ کی وسیع و عریض سلطنت کی تعریف کی۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! "مومن کے نامہ اعمال میں ایک بار تسبیح (یعنی ایک مرتبہ سبحان اللہ) کہنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے تمام ملک سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ ملک فنا ہو جائے گا مگر تسبیح باقی رہے گی،،

حضور پر نور شافع یوم النشور سرکار مدینہ ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا! کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو روزانہ جبل احد شریف کے برابر عمل کر لیا کرے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آقا ﷺ اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا ہر ایک اس کی طاقت رکھتا ہے۔ عرض کیا، سرکار ﷺ کیونکر؟ (دریائے رحمت جوش میں آیا اور) فرمایا سبحان اللہ کا ثواب احد سے بڑھ کر ہی۔ لا الہ الا اللہ کا

ثواب احد سے بڑھ کر ہے۔ **الحمدللہ** کا ثواب احد سے بڑھ کر ہے۔ **اللہ اکبر** کا ثواب احد سے بڑھ کر ہے۔

برادران اسلام احد شریف مدینہ طیبہ کے قریب ہی وہ مشہور عظمت والا پہاڑ ہے جس کے دامن میں غزوہ احد واقع ہوئی تھی اور یہ پہاڑ بہت زیادہ خوش نصیب بھی ہے کہ اس کو محبوب خدا اشرف الانبیاء جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قدم بوسی کا شرف کئی بار نصیب ہوا۔ احادیث مبارکہ کے مطابق یہ پہاڑ جنت میں داخل ہوگا اس کی وسعت تقریباً پونے چار میل ہے اور اس کا وزن تو خالق کائنات جانتا ہے یا اس کا پیارا حبیب جانتا ہے لیکن اگر آپ نے ایک بار بھی ذکر خدا **سبحان اللہ** کہہ کر کر دیا یا **الحمدللہ** اور **اللہ اکبر** کہہ کر کر دیا تو اس پہاڑ احد شریف کے وزن سے بھی زیادہ ثواب یقیناً ملے گا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ ہو سکے تو روزانہ یہ کلمات کم از کم تین مرتبہ ضرور کہہ لیا کریں۔

طبرانی شریف میں حدیث ہے کہ حضرت سیدنا سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں، نے سرکار مدینہ ﷺ سے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے چند مختصر سے کلمات بتا دیجئے (جنہیں میں با آسانی یاد کر سکوں) حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دس مرتبہ **اللہ اکبر** کہو۔ اللہ رب العزت ارشاد فرمائے گا یہ میرے لیے ہے پھر دس مرتبہ کہو **اللھم اعفرلی**، یعنی اے اللہ مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے بخش دیا۔

آج ہم لوگ دنیا کے حصول کے لیے جتنی تگ و دو کرتے ہیں اور جتنی محنت و کوشش کرتے ہیں وہ محنت قابل ستائش ہے کاش کہ اتنی یا اس سے آدھی کوشش اللہ کے ذکر کیلئے کر لیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے یہ

Marfat.com

مجھ پر پیش کیا کہ میرے لیے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ جب بھوکا ہوں تو تیری طرف زاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب پیٹ بھروں تو تیرا شکر کروں تیری تعریف کروں۔

اس عظیم المرتبت ذات مقدس کا حال ہے۔ جس کے ہم نام لیوا ہیں اور اس کی امت ہونے پر فخر ہے جس کی ہر بات ہمارے لیے قابل اتباع ہے وہ تو سونے کے پہاڑوں کو پسند کرنے کے بجائے اللہ کے ذکر کو پسند فرماتے ہیں کیونکہ سونے کے پہاڑوں سے اللہ کا ذکر بہتر ہے۔ پیر طریقت رہبر شریعت واقف اسرار رموز حقیقت صاحبزادہ سید سلطان علیشاہ نقشبندی قادری زیب آستاعالیہ بھنگالی شریف گوجر خان فرماتے ہیں کہ اللہ کے ذکر کے مقابلہ میں زمین کے تمام خزانے بھی ہوں تب بھی جو ذکر خدا کی لذت سے آشنا ہو گا وہ یہی فیصلہ کرے گا کہ مجھے زمین کے خزانے نہیں بلکہ اللہ کا ذکر چاہیے اور دنیادار تو پچاس یا سو روپے کے لیے بھی محافل ذکر کو چھوڑ دیتا ہے بہر حال ذکر الٰہی کا بدلہ دنیا نہیں ہو سکتی اس کا بدلہ وہی ہے جس کا ذکر ہے۔ یعنی انسان کثرت ذکر سے واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

ذاکر اور مجاہد

اسلام اور جہاد لازم و ملزوم اور عین یک دگر ہیں دوسرے لفظوں میں اسلام کی اکائی میں جہاد جزو لاینفک کا درجہ رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام سراسر دین جہاد ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ نِفَاقٍ. (مسلم ابو داؤد)

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کا ارادہ دل میں رکھا وہ نفاق کی ایک حالت میں مرا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد بہت اہم عبادت ہے لیکن سے جہاد کا موقع نصیب نہ ہو اور وہ کسی کمزوری کے عارضے کے سبب میدان رزار میں نہ اترا ہو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرے تو رب کائنات کی رحمت کا وافر صہ اسے ملے گا جیسا ارشاد محبوب رب کریم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ عَجِزَ مِنْ قُمْ عَنِ اللَّیْلِ اَنْ یُّکَابِدَہٗ وَبَخِلٌ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ وَجُبْنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّجَاہِدَہٗ فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَ اللّٰہِ.

ابن عباس سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی نہ خرچ کیا جاتا ہو اور بزدلی کی وجہ سے جہاد بھی نہ کر سکتا ہو تو اسے چاہیے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

یعنی جو شخص اللہ کا ذکر کثرت سے کرے اس کو قیام لیل، انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ عطا کر دیا جاتا ہے ایک حدیث میں وارد ہے۔

جو شخص تنہائی میں اللہ کا ذکر کرنے والا ہو وہ ایسا ہے جیسے اکیلا کفار کے مقابلہ میں چل دیا ہو۔

اس طرح کی ایک حدیث جامع ترمذی جلد دوم میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ دَرْدَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا

Marfat.com

فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَخَیْرلَّکُمْ مَنْ اَنْ تَلْقُوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَ یَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ.

حضرت ابو درداء فرماتے ہیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بھلا میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں بہتر ہو اور تمہارے مالک کے نزدیک بہت ستھری اور تمہارے درجات میں سب سے اونچی اور تمہارے حق میں سونے اور چاندی دینے سے بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے دو چار ہو ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ذکر۔

ترمذی شریف میں ہی ایک حدیث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا گیا کہ کون سے بندے اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل اور قیامت کے دن بلند درجے والے ہیں؟

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا! اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتیں۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں پھر عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی راہ کا غازی کون ہے؟

تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر غازی مشرکین اور کفار پر اتنی تلوار چلائے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں زیادہ ہو گا۔

Marfat.com

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ غافلین کی جماعت میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں بھاگنے والوں کی جماعت میں سے کوئی شخص جم کر مقابلہ کرے ایک حدیث میں آیا ہے۔

ذَاکِرُ اللهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَا الْمُقَاتِلِ بَیْنَ الْفَارِیْنَ

کہ غافلین میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے بھاگنے والوں کی طرف سے کفار کا مقابلہ کرے نیز وہ ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ۔

ذَاکِرُ اللهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَا الشَّجَرَۃِ اَلْخِضَرآءِ فِیْ وَسْطِ الْھَشِیْم.

نیز وہ ایسا ہے جیسے پت جھڑ والے درختوں میں سے کوئی شاداب سرسبز درخت ہو۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس کا جنت کا گھر پہلے ہی دکھادیں گے۔

ان احادیث سے جہاد کی اہمیت کی کمی نہیں ہوتی بلکہ جہاد کی اہمیت اور کسی کمزوری کے سبب جہاد میں شرکت نہ کرنے کے افسوس کو ختم کرنے کے لیے حضور علیہ السلام کی امت پر احسان خداوندی ہے کہ وہ جہاد کا ثواب کثرت ذکر سے گھر میں ہی حاصل کرلیتا ہے۔ جہاد کی اہمیت فضیلت اور دیگر لوازمات دیکھنے ہوں تو مؤلف کی کتاب "حیی علی الجهاد" کا مطالعہ کریں۔ جہاد میں تو ایک رات کا رباط دنیاومافیھا سے بڑھ جاتا ہے جیسا کہ بخاری شریف اور ترمذی میں حدیث ہے۔

عَنْ سَھْلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ! رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا.

Marfat.com

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

رباط کہتے ہیں دار االسلام کی سرحد کی حفاظ کرنے کو تا کہ کفار اس طرف سے حملہ نہ کریں۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے!

افضل ترین رباط نماز ہے اور ذکر کی مجالس ہیں صوفی شیخ ظہور الحسن معصومی صاحب مسند ارشاد آستانہ عالیہ المعصومیہ الستاریہ ماڈل کالونی میں بازار گلبرک III ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کا دل بھی تو دارالاسلام ہے اس پر حملہ کرنے والا مکار دشمن شیطان ہے۔ اس دل پر بھی اس طرح پہرہ دینا کہ دشمن حملہ نہ کر سکے یہ دائمی جہاد ہے اور یہ ہر وقت ہی جاری رہتا ہے جیسے آذان کی آواز آتی ہے تو دشمن متحرک ہو جاتا ہے کہ تھوڑی دیر رک جا۔ لوگ آرہے ہیں ملنے والے احباب بیٹھے ہیں گاہکوں کا رش ہے مختلف طریقے دشمن آزماتا ہے اب جہاد شروع ہو گیا کہ تو اسے اس دل جو کہ دارالاسلام کی حیثیت رکھتا ہے دشمن کو داخل نہ ہونے دے اور نماز کی طرف سفر شروع کر دے تیرا ہر قدم ہی جہاد ہو گا اسی طرح مجلس ذکر ہو تو دشمن وہاں جانے سے مختلف حربوں سے روکے گا لیکن تم نے اس سے جہاد کرنا ہے اور مجلس ذکر میں جانا ہے۔ آپ اکثر اپنے مریدیں، معتقدین کو فرماتے رہتے ہیں کہ دوستو! اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت میں ہر گز کبھی بھی سستی نہ کیا کرو۔

ذکر الٰہی اور زبان

ذکر تو رب کائنات کے ساتھ دوستی اور تعلقات کی ابتداء ہے اور ذکر سے غفلت رب کائنات سے ناراضگی والا تعلق پیدا کرتی ہے ذکر الٰہی تو دلوں کی

Marfat.com

سفیدی اور نور ہے غفلت و معصیت سے دل سیاہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ سرکار مدینہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو اکثر عالی مرتبت قبلہ پیر خواجہ صوفی محمد علی صاب نور اللہ مرقدہ وادی عزیز شریف والی سرکار فرمایا کرتے تھے۔ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک کالا دھبہ اس کے دل پر پڑ جاتا ہے اگر وہ سچی توبہ کرلے تو وہ داغ مٹ جاتا ہے۔ اگر توبہ نہ کرے اور گناہوں پر گناہ کرتا ہے اسی طرح سے آخر دل بالکل سیاہ کالا ہو جاتا ہے اس کے بعد اسکے دل کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ حق بات اس میں اثر اور سرایت ہی نہیں کرتی ارشاد خداوندی ہے!

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا اللهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ٥ (الحشر)

اور ان نادانوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے بھلا دیا اللہ تعالیٰ کو پس اللہ نے ان کو خود فراموش بنادیا یہی نافرمان لوگ ہیں۔

یعنی ان کی عقل ایسی گئی کہ اپنے حقیقی نفع کو بھی نہ سمجھ سکے۔ بہت ہی اہم حقیقت کی طرف بڑھے ہی دلنشین پیرایہ میں متوجہ کیا جارہا ہے بتایا کہ جو خدا کو فراموش کر دیتا ہے وہ صرف خدا فراموش ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ خود فراموش بھی بن جاتا ہے اسے اپنے نفع و نقصان کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا وہ سوچتا ہے کہ یہ کام اس کے لیے مفید ہوگا۔ اس کی فارغ البالی کا سبب بنے گا۔ اس کی عزت کو چار چاند لگائے گا اس کے اقتدار کو استحکام بخشے گا۔ درحقیقت وہ کام اس کی ہلاکت کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ انسانی میں ایسی بیسیوں نہیں سینکڑوں مثالیں موجود ہیں فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل عام جاری کر رکھا تا کہ کوئی ایسا بچہ جنم نہ لے سکے جو کل اس کے قصر اقتدار کو مسمار کر دے لیکن یہی اقدام اس کی غیر مقبولیت

کا سبب بنا بنی اسرائیل بھی ہمیشہ کے لیے اس سے متنفر ہو گئے۔ اپنی قوم میں بھی اس کی حیثیت ایک ظالم قاتل کی ہو گئی۔ ابو جہل وابو لہب اس لیے اسلام میں داخل نہ ہوئے کہ ان کی چودھراہٹ ختم ہو جائے گی وہ اب قوم کے سردار ہیں مسلمان ہونے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ کے رسول کا غلام بن کر رہنا پڑے گا ان کی یہی دانشمندی، ان کی بربادی کا باعث بن گئی۔ ہر جگہ آپ کو یہ کلیہ نظر آئے گا جو شخص بھی خدا فراموش ہوتا ہے وہ خود فراموش بھی ہوتا ہے۔ اپنا خیر اندیش بھی وہی ہوتا ہے جو اپنے رب کے ذکر کی شمع کو روشن رکھتا ہے کس عمدگی سے ذکر الٰہی کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں اللہ پاک کا ذکر سنت بھی ہے۔ فرض بھی اور حکم الٰہی بھی یعنی کسی انسان کو اس سے کبھی غفلت نہیں برتنی چاہیے ؎

شوق مری لے میں ہے، شوق مری نے میں ہے
نغمہ اللہ ھُو میرے رگ وپے میں ہے

اللہ کے ذکر کو اس طرح لازم جاننا چاہیے جیسے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ؎

ہوش در دم دار اے مردِ خدا
یک نفس یکدم مباش از حق جدا

اے مردِ خدا تو اپنے سانسوں کا ہوش کر ایک سانس بھی ذکر خدا سے خالی نہ جائے۔

پاس دار انفاس اے اہل خرد
تاترا ایں قافلہ منزل بود

اے عقل مند اپنے سانسوں کا خیال رکھ تاکہ تجھے یہ قافلہ منزل تک پہنچادے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ان گنت بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا

اگر تو اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیے تو نہیں کر سکتا۔

ان بے شمار نعمتوں میں ایک نعمت زبان ہے۔ زبان کو اللہ رب العزت نے قوت گویائی عطا فرمائی ہے کسی نے بولنا ہو تو وہ زبان سے بولتا ہے مجھے بہت تعجب ہوتا ہے اس پر کہ جس نے بولنے والی زبان دی ہے کبھی بھی اس زبان سے بول کر اس کا ذکر نہیں کرتا۔ بھائی اپنی زبان کو زبان عطا کرنے والے مالک کے نام سے استعمال کرتا کہ وہ مزید کرم فرمائے اور زبان کے الفاظ کو دل تک پہنچانے کا اہتمام فرمادے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَسْتَنُّ بِهٖ قَالَ لَايَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

عبداللہ بن بسر سے مروی ہے ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ احکام شریعت بہت سے ہیں مجھے ایک چیز ایسی بتادیجئے جس کو میں اپنا دستور اور مشغلہ بنالوں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے تو ہر وقت رطب اللسان رہے۔

اس حدیث مبارک میں شریعت کے احکام بہت سے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حکم کی بجا آوری ضروری ہے لیکن ہر چیز میں کمال پیدا کرنا اور اس کو مستقل مشغلہ بنالینا دشوار ہے اس لیے ان میں سے ایک چیز جو سب سے اہم ہو

Marfat.com

مجھے ایسی بتا دیجئے کہ اس کو مضبوط پکڑلوں اور ہر وقت ہر جگہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کرتا رہوں تو بارگاہ مصطفوی سے جواب ملا کہ تو ہر وقت اللہ کے ذکر میں رطب اللسان رہے اور علمائے کرام نے رطب اللسان کا مطلب اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا لکھا ہے اور یہ ایک عام محاورہ ہے ہمارے عرف میں بھی جو شخص کسی کا زیادہ تعریف یا تذکرہ کرتا ہے تو یہ بولا جاتا ہے کہ وہ فلاں کی تعریف میں رطب اللسان ہے مگر بندہ عاجز کے خیال میں اس کا مطلب عشق و محبت کی سیرابی ہیں آپ اس شخص سے ایک بات پوچھیں جسے کبھی کسی سے بھی عشق و محبت ہوئی ہو کہ اسے اپنے محبوب کا نام لینے اور سننے میں کتنی لذت آتی ہے اور کتنا مزہ محسوس ہوتا ہے میں نے خواجگان موہری شریف اور ان کے خلفاء کو دیکھا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ اور خصوصی طور پر اللہ ہو کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ ذکر کرتے ہوئے ایسی طراوت آجاتی ہے کہ پاس بیٹھنے والا بھی اس کو محسوس کرتا ہے اور منہ میں پانی بھر آتا ہے اور عجیب سی لذت محسوس ہوتی ہے کہ ذکر کرنے کو جی چاہتا ہے آپ کو کبھی موقع ملے تو صوفی سید عبدالستار صاحب مدظلہ نبی پورہ شریف مغل پورہ لال پل لاہور کی ہفتہ وار محفل ذکر میں آکر دیکھیں آپ ذاکرین کو اس طرح ذکر کرتے ہوئے دیکھیں گے کہ جیسے وہ کسی خاص نشے میں ہیں اور وہ ذکر کرتے ہوئے خاص لذت محسوس کر رہے ہیں انشاء اللہ آپ کا بھی دل چاہے گا کہ میں بھی ان کے ساتھ ذکر اللہ ھو میں شریک ہو جاؤں۔ ذکر کی لذت اسے محسوس ہوتی ہے جب اس کا دل محبت الٰہی سے معمور ہو اور زبان کثرت ذکر کے ساتھ مانوس ہو چکی ہو۔ ایسے حال میں جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اللہ کا نور اسے گھیرے میں لے لیتا ہے۔ الترغیب الترھیب میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد پاک درج ہے۔

Marfat.com

عن المحادق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ مررت ليلة اسری بی رجل مغيب فی نور العرش قلت من هذا؟ أهذا ملك؟ قيل لا قلت نبی؟ قيل لا قلت من هو قال هذا رجل كان فی الدنيا لسانه رطب من ذكر الله وقلبه معلق بالمساجد ولم يسب لوالديه.

محادقؓ سے روایت ہے جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میرا گذر ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو اللہ کے عرش کے نور سے ڈھانپا گیا میں نے کہا کیا یہ فرشتہ ہے مجھے بتایا گیا نہیں میں نے کہا یہ کوئی نبی ہے مجھے بتایا گیا نبی بھی نہیں میں نے کہا پھر یہ کون ہے آواز آئی یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں ذکر الٰہی سے تر تھی اور اس کا دل ہر وقت مسجد سے لگا ہوا تھا اور اس نے کبھی ماں باپ کو گالی نہ دی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کی محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے۔

حضرت بو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبان اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہتی ہے وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ جدائی کے وقت جو گفتگو ہوئی اس کو یوں بیان کرتے ہیں۔

اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اٰخِرَ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ.

Marfat.com

بے شک حضرت معاذ فرماتے ہیں جدائی کے وقت آخری گفتگو جو حضور ﷺ سے ہوئی وہ یہ تھی کہ کہ میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا اس حال میں تیری موت آئے کہ تو اللہ کے ذکر میں رطب اللسان ہو۔

جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ کو اہل یمن کی تعلیم و تبلیغ کے لیے یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس وقت رخصت کرتے ہوئے سرکار علیہ السلام نے کچھ وصیتیں بیان فرمائی تھیں۔ کچھ لوگ جو فکر الٰہی سے محروم ہوتے ہیں وہ مختلف قسم کی باتیں بنا کر کمزور اہل ذکر کو بھی محروم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اصل میں وہ شیطان کا ہتھیار بن کر کام کر رہے ہوتے ہیں کچھ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ذکر تو دل سے ہونا چاہیے زبان سے اس کی کیا ضرورت ہے اگر دل ذکر نہیں کرتا تو زبان کا کیا فائدہ۔

برادران اسلام! اگر کوئی انسان زبان سے ذکر خدا کرے پورے جسم میں اس کا ایک حصہ جو زبان ہے وہ تو اللہ کا ذکر کر رہا ہے۔ انسان کے اختیار میں زبان ہے وہ اس سے ذکر کرے جس کا ذکر ہے وہ خود دل میں اسے اتار دے گا علامہ الیاس قادری صاحب امیر دعوت اسلامی ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رات کو ذکر اللہ میں مشغول تھا اور اس کی زبان پر اللہ اللہ جاری تھا۔ شیطان نے اس کو جھڑک کر کہا، اے کم بخت کب تک اللہ اللہ کی رٹ لگائے جائے گا۔ ادھر سے تو کوئی جواب نہیں ملتا اور تو ہے کہ مسلسل اسی کو پکارے جا رہا ہے۔ شیطان کی بات سن کر اس شخص کا دل ٹوٹ گیا سر جھکایا تو نیند آگئی، عالم

Marfat.com

خواب میں دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اے نیک بخت! تو نے ذکر حق کیوں چھوڑ دیا؟ اس نے کہا کہ بارگاہ الٰہی سے مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔ اس لیے فکر مند ہوں کہ کہیں میرے ذکر اللہ کو رد ہی نہ کر دیا گیا ہو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بارگاہ الٰہی سے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تیرے پاس جاؤں اور تجھ کو بتاؤں کہ تو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ وہی ہمارا جواب ہے تیرے دل میں جو سوز و گداز پیدا ہوتا ہے وہ ہمارا ہی تو پیدا کیا ہوا ہے اور یہ ہمارا ہی کام ہے کہ تجھ کو ذکر اللہ میں مشغول کر دیا ہے۔ تیرے ہو "یااللہ" کہنے میں ہماری سو لبیک پوشیدہ ہیں۔

جان جاہل زیں دعا جز دور نیست
زانکہ یارب گفتش دستور نیست

یعنی ایک جاہل اور غافل کو سچے دل سے دعا کی توفیق ہی نہیں ہوتی کیونکہ یارب کہنا اس کی عادت نہیں ہوتی۔

اس حکایت میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو کہتے ہیں کہ ذکر میں دل نہیں لگتا اور نہ ہی کوئی لذت محسوس ہوتی ہے آپ غور کریں کہ ایک مریض ہے اس کا منہ کڑوا ہے اور بھوک بالکل نہیں لگتی کیا اسے کھانا چھوڑ دینا چاہیے؟ نہیں بلکہ سب یہی کہتے ہیں لقمہ دو لقمے کھالو حکیم صاحب بھی یہی کہیں گے اور تمام گھر والے بھی یہی کہیں گے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اگر اس نے کھانا چھوڑ دیا اور کچھ نہ کھایا تو کمزوری اور اس کے بعد موت ہے جان لیں اسی طرح اگر ذکر میں لذت نہ بھی محسوس ہو تب بھی ذکر کو ترک نہیں کرنا چاہیے جب بھی ہمارا گناہوں کا مرض دور ہوگا تو ذکر میں لذت بھی آنا شروع ہو جائے گی اور عبادات میں بھی دل لگے گا بہر حال دل لگے نہ لگے، لذت ملے نہ ملے۔ احساس سکوں ہو یا نہ ہو ہمیں

زبان سے ذکرو درود ترک نہیں کرنا چاہیے نہ ہی یہ عقلمندی کی بات ہے کہ ذکر ہی چھوڑ دیا جائے۔ جس پروردگار عالم نے ہماری زبان کو اپنا ذکر کرنے کی توفیق بخشی ہے وہ ہمارے قلوب و اذھان کو بھی ذاکر بنا دے گا۔ یاالہ العالمین. یارب العالمین. یا رب مصطفیٰؐ اپنے محبوب کے اس پیارے ذکر کی قبولیت کے تصدق سے جو تیرا محبوب تیرا ذکر کیا کرتا تھا۔ ہماری زبانوں کو توفیق دے کہ وہ ہر آن تیرے ذکر سے تر رہا کریں اور ہمارے دلوں کو بھی اپنا ذاکر بنا دے۔ آمین ؎

نظر الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں
خرد کھوئی ہے چار سو میں

نہ چھوڑ اے دل فغاں صبح گاہی
امان ملے گی تجھے اللہ ہو میں

مقصود ملائکہ

ملائکہ رب کائنات کی ایسی مخلوق ہے جو اطاعت و فرمانبرداری کی پیکر ہے ذکر و تسبیح ان کا وظیفہ ہے۔ فرشتے مختلف کاموں پر مامور کیے گئے ہیں کچھ فرشتے زمین پر گھومتے رہتے ہیں۔ گھومتے گھومتے جب وہ ذکر الٰہی کی مجالس میں پہنچتے ہیں. تو کہتے ہیں ہمیں تو ہمارا مقصود مل گیا ہے جیسا کہ ایک حدیث جو ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدری سے بھی منقول ہے اور اسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔

عَنْهُ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ

Marfat.com

فَيَجيؤُن فَيُحفُّوْن بِهِمْ اِلَى السَّماءِ وَيقُولُ اللّٰهُ تبارَكَ وَ تَعالىٰ اَىُّ شَىءٍ تَرَكُمْ عِبادِى يَصْنَعُوْنَهُ فَيقُوْلُوْنَ تَرَكْنا هُمْ يَحْمِدُوْنَكَ و يُمَجدُوْنَكَ وَ يُسبحُوْنكَ فَيقُوْلُ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتعالىٰ وَهَلْ رأَوْنِىْ فَيقُوْلُوْنَ لَا. فَيقُوْلُ جُلَّ جَلَالُهٗ كَيْفَ لَورأَوْنِىْ يَقُولُونَ لَوْ رأَوكَ لِكَانُوْا اَشَدَّ تَسْبِيْحًا وَ تَحْمِيْدًا وَتَمْجيْدًا فَيقُوْلُ لَهُمْ مِنْ اَىِّ شَىءٍ يَتعوَّذُوْنَ فَيقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيقُوْلُ تَعالىٰ وَهَلْ رأَوْهَا فَيقُوْلُوْنَ لَا. فَيقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَكَيْفَ لَوْ رأَوْهَا فَيقُوْلُوْنَ لَورأَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ هَرَبًا مِنْهَا وَاَشَدَّ نُفُوْرًا فَيقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَىّ شَىءٍ يَطْلُبُوْنَ فَيقُوْلُوْنَ الْجنَّةَ فَيقُوْلُ تَعالىٰ وَهَلْ رأُوهَا فَيقُوْلُوْنَ لَا. فَيقُوْلُ تَعالىٰ فَكَيْفَ لَوْرأُوْهَا . فَيقُوْلُوْنَ لَوْرأُوْهَا. لَكَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا فَيقُوْلُ جَلَّ جَلَالُهٗ اِنِّىْ اُشهِدكُمْ اَنِّى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيقُوْلُوْنَ كَانَ فِيْهِمْ فَلَانٌ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ فَيقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ.

حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے زمین میں سیاحت کے لیے مقرر ہیں جب وہ کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں ادھر آؤ یہ ہے تمہارا مقصود۔ پس سب آجاتے ہیں اور آسمان تک خلا کو بھر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے میرے

Marfat.com

بندوں کو کیا کرتے ہوئے تم نے چھوڑا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد کر رہے تھے تیری بڑائی بیان کر رہے تھے اور تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری تسبیح، تحمید اور تمجید پر زیادہ حریص ہوتے پھر اللہ پوچھتا ہے کیا وہ کسی چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے تھے اللہ فرماتا ہے انہوں نے آتش جہنم کو دیکھا فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ دور بھاگتے پھر اللہ پوچھتا ہے کوئی چیز طلب کر رہے تھے فرشتے کہتے ہیں جنت اللہ فرماتا ہے انہوں نے اسے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ فرماتا اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کے حصول کی مزید خواہش کرتے اللہ فرماتا ہے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو اس مقصد کے لیے وہاں نہیں آیا تھا بلکہ اسے کوئی اور حاجت تھی اللہ فرماتے ہیں میرا ذکر کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔

اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ زمین میں سیاحت کے فرشتے مجالس ذکر کو دیکھ کر دوسرے فرشتوں کو آواز دے کر بلاتے ہیں کہ ہم سب کا مقصود تو ادھر ہے یعنی اللہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور اگر ایسی مجالس میں کوئی بندہ کسی اپنے کام کی وجہ سے آئے اور اسے بیٹھنے کا موقع نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ آدمی اگرچہ میرے ذکر کے لیے اس محفل میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن اہل ذکر کی ہم نشینی تو اسے نصیب ہوئی تھی جو ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ جائے اس کی شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے۔ اللہ رب العزت کا ذکر کرنے والے جب صرف اور صرف ذکر الٰہی کیلئے ہی جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اس بات کا فخر کرتا ہے کہ میرے بندے میرا ذکر کر رہے ہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُوْا اللهَ وَ نَحْمَدُهٗ عَلٰی مَاهَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَ مَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آاللهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّاذَالِكَ قَالُوْا آاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ قَالَ اَمَّا اِنِّی لَمْ اَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَ لٰكِنْ اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللهَ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ. (مشکوٰۃ)

حضور علیہ السلام صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کہ کس بات نے تم کو یہاں بٹھایا ہے عرض کیا کہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ اس نے ہم لوگوں کو اسلام کی دولت سے نوازا ہے یہ اللہ کا بہت احسان ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا خدا کی قسم صرف اسی

Marfat.com

وجہ سے بیٹھے ہو صحابہ نے عرض کی خدا کی قسم صرف اسی وجہ
سے بیٹھے کسی بد گمانی کی وجہ سے میں نے تم کو قسم نہیں دی بلکہ
جبریل میرے پاس ابھی آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ
تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ فرشتوں پر فخر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو دیکھو یہ لوگ باوجودیکہ نفس ان کے ساتھ ہے، شیطان ان پر مسلط ہے، شہوتیں ان میں موجود ہیں، دنیا کی ضرورتیں ان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں ان سب کے باوجود، ان سب کے مقابلہ میں یہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہیں اور ذکر سے ہٹانے والی اتنی چیزوں کے باوجود میرے ذکر سے نہیں ہٹتے۔ اے فرشتو! تم بھی ذکر کرتے ہو لیکن تم کو ذکر سے ہٹانے والی کوئی چیز نہیں اور انسان کو روکنے والی بہت سے چیزیں موجود ہیں پھر بھی مجالس ذکر سجا کے بیٹھا ہے ان کا ذکر بہت اعلیٰ ہے اور اچھا ہے۔

ذاکرین کو پروانہ کامیابی

کامیابی ایک ایسی چیز ہے کہ ہر انسان اسی کا متمنی ہے اسی کا دیوانہ ہے اور اپنی تمام تر قوتیں، توانائیاں اور کوششیں اسی کے حصول کے لیے صرف کر دیتا ہے کم عقل فانی کامیابی کے لیے محنت و مشقت اٹھاتے رہتے ہیں اور ارباب عقل و بینش دائمی کامیابی حاصل کرنے کیلئے محنت کرتے ہیں اور اصلی، حقیقی اور دائمی کامیابی کا راز ذکر اللہ میں چھپا ہوا ہے۔ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ٥ وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ٥

بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے
رب کے ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

Marfat.com

حقیقت ہے جو شخص اپنے آپ کو شرک وکفر کی آلودگیوں سے پاک کرتا ہے اپنے دامن عمل کو فسق وفجور، نافرمانی وسرکشی سے بھی آلودہ نہیں ہونے دیتا اور اپنے رب کی یاد میں ہر وقت مشغول رہتا ہے اور نماز پنجگانہ میں بھی سستی نہیں کرتا۔ اسی کے سر پر دارین کی کامیابی کا تاج سجایا جائے گا۔ آج وقت ہے کچھ کر لیا جائے ورنہ موت کا فرشتہ ایک لمحہ کی مہلت نہیں دیتا۔

عاقبت منزل ما وادی خاموشاں است
حالیاً غلغلہ در گنبد افلاک انداز

(شیخ سعدیؒ)

یعنی اے بندے ہماری آخری منزل خاموشوں کی بستی (قبرستان) ہے اب تو آسمان کے گنبد میں ذکر خدا کی گونج پیدا کر۔

نفی گرداں از دل خود ماسوا
تانہ گنجد در دلت غیر از خدا

اپنے دل میں ذکر خدا الا الہ الا اللہ کے سوا کوئی چیز نہ رکھ تاکہ حرص تجھے ذکر خدا سے غافل نہ کر دے۔

جو دل ذکر خدا سے غافل ہو جائے وہاں سے استقامت اٹھ جاتی ہے۔ گھبرائے ہوئے دلوں کو تسکین دینے والا اور اکھڑے ہوئے قدموں کو جمانے والا اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک ہی تو ہے۔ اہل فکر و نظر سے مخفی نہیں کہ فتح وکامیابی کے حقیقی اسباب اللہ کا ذکر ہی ہے جیساہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

Marfat.com

اے ایمان والو! جب جنگ آزما ہو کسی لشکر سے تو ثابت قدم رہو اور ذکر کرو اللہ کا کثرت سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

کامیابی کا راز ذکر خدا میں مضمر ہے۔

برائیاں معدوم نیکیوں کا اضافہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک بہت بابرکت اور عظمت والا ہے جب بندہ اللہ رب العزت کا ذکر کرتا ہے اللہ اسے بخش دیتا ہے اور مزید انعام فرماتا ہے کہ اس بندے کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ حضور علیہ اسلام کا ارشاد پاک ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ لَا یُرِیْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادٰهُمْ مُنَادٍمِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَکُمْ قَدْ بَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی لوگ اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تلے اس کو چاہیے کہ مجلس کے ختم پر یہ دعا پڑھا کرے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Marfat.com

جس طرح سرکار مدینہ کے پاک ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ذاکرین کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے اسی طرح قرآن پاک کی سورۃ فرقان میں بھی مومنین کی چند صفات ذکر فرمانے کے بعد ارشاد ہے۔

فَاُوْلٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

پس یہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

اس آیت کا مفہوم اس حدیث پاک سے سمجھ میں آتا ہے جو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور رسالت مآب ﷺ سے روایت کی ہے جو مسلم شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اس کے سامنے اس کو صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور کبیرہ گناہوں کو مخفی رکھا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا وہ اقرار کرے گا اور بڑے گناہوں سے خوف زدہ ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی دے دو جب وہ رحمت الٰہی کا نزالہ انداز دیکھے گا تو کہے گا میں نے تو اور بہت سے گناہ کیے تھے وہ مجھے آج دکھائی نہیں دے رہے (مجھے ان کے بدلے میں بھی نیکیاں ملتی) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بیان کرتے ہوئے سرکار مدینہ ﷺ کو دیکھا۔

وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

Marfat.com

علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ جب اس کا بندہ صحیح توبہ کرے تو اس کے ہر گناہ کے بدلے نیکی عطا فرمائے۔ علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے خوب لکھا ہے کہ جب اللہ کے بندوں سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو ندامت اور شرم کے باعث وہ پانی پانی ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو ازحد حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور بڑی عاجزی سے التجائیں کرتے ہیں۔ خوف خدا سے کانپنے لگتے ہیں اس کے باوجود مغفرت کے امیدوار بھی ہوتے ہیں۔ پھر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ کی رحمت کا مہبط بن جاتے ہیں۔ اگر انہوں نے گناہ نہ کیا ہوتا تو دل میں یہ سوز و گداز پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی احساس ندامت بے چین کرتا اور نہ وہ اس مرتبہ پر فائز ہوتے۔ اس طرح ان کی وہ غلطیاں جو عذاب کا سبب تھیں ان کے لیے باعث ثواب ہو گئیں آخر میں وکان اللہ غفورا رحیما. فرما کر ہر شک و شبہ کا ازالہ کر دیا کہ اس بات پر اظہار حیرت کرنے والو! میری شان غفران کی طرف دیکھو، میری صفت رحمت پر نگاہ ڈالو میں غفور بھی ہوں رحیم بھی۔ مجھ جیسے روسیاہوں کے لیے مولائے قدوس کی یہی صفات کریمانہ وجہ صبر و قرار ہیں۔

اے میرے کریم۔ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل اپنے اس گناہگار، روسیاہ اور زیاں کار بندے پر اپنی مغفرت کا دامن پھیلا دے اور اپنی رحمت خاص سے نواز دے۔ امین یا رب العالمین. رب ارحمهما كما ربياني صَغِيْرًا.

رب اغفرلی ولدالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحساب.

ایک اور حدیث پاک میں سرکار علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ سَاعَۃٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْنَہَارٍ اِلَّا طُمِسَتْ مَافِی الصَّحِیْفَۃِ

Marfat.com

مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰی تَسْکُنَ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اعمال نامہ سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ذاکر اور عذاب الٰہی

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر کے برابر انعامات خداوندی کے حصول یا عذاب و غضب الٰہی کے دفاع کا موجب ہو سکے کیونکہ ذکر رب لم یزل کی نعمتوں کو چاروں طرف سے کھینچ کر جمع کر دینے کا باعث اور عذاب الٰہی کو دفع کرنے کا موجب ہے ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ الحج)

بے شک اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے (اپنا غصہ و غضب) دفع کرتا ہے۔

غرضیکہ ایمانداروں میں ذکر الٰہی کے باعث جس قدر قوت ایمانی ہو گی، جتنا ایمان کامل ہو گا، جس قدر مادہ ایمانی قوی و مضبوط ہو گا اتنا ہی خدا تعالیٰ اس سے عذاب الٰہی کو دور رکھے گا چونکہ اصول ہے کہ کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا اسی اصول کی بنا پر جو خدا کو یاد رکھے گا خدا اس کو یاد رکھے گا اور جو خدا کو بھلا دے گا خدا اس کو بھلا دے گا۔

میرے چچا مفتی محمد حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں جو مالک الملک نیکی، احسان، روزی کی عطا الغرض تجھے انعام پہ انعام دیئے جا رہا ہے اس سے بڑی

Marfat.com

قباحت کیا ہو گی کہ تو اس محسن اعظم کی یاد سے غافل ہے۔ جو غفلت کرے گا اسے سزا تو ملے گی اس لیے عذاب الٰہی سے بچنے کا ذریعہ اللہ کا ذکر ہے اور سرکار مدینہ کا ارشاد پاک بھی ہے۔ جسے حضرت معاذ بن جبل نے روایت کیا ہے۔

مَا عَمِلَ اٰدمِیٌ عَمَلًا قَطُّ اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

ذکر الٰہی سے زیادہ انسان کے لیے کوئی چیز عذاب الٰہی سے نجات دھندہ نہیں۔

ایک اور حدیث پاک میں حضور علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا لَآ اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا.

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا لَآ اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا۔ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص اس کلمہ کو کہتا رہے گا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا۔

محدثین کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ گناہوں پر عذاب کا ہونا دوسری احادیث میں کثرت سے آیا ہے اس لیے اس سے اگر ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب مراد ہو تو کوئی اشکال نہیں لیکن اگر کوئی خوش قسمت ایسے اخلاص سے اس جملہ کا ورد رکھنے والا ہو یعنی کلمہ پاک کا کثرت سے ذکر کرتا ہو تو باوجود گناہوں کے اس کو عذاب نہ کیا جائے تو یہ بھی رحمت خداوندی سے بعید نہیں ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی ایک حدیث درج ذیل ہے۔

Marfat.com

عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُوافِيْ عَبْدٌ يومَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

عتبان بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اس طرح کہتا ہو اللہ کی رضا کے سوا کوئی مقصود نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہو گی۔

احادیث پاک میں ایسے بندوں کا بھی ذکر آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو فرمائیں گے کہ تو نے فلاں گناہ کیا تو نے فلاں گناہ کیا۔ اس طرح جب بہت سے گناہ گنوائے جائیں گے اور وہ سمجھنے لگے گا کہ میں تو ہلاک ہو گیا میں تو تباہ و برباد ہو گیا اور اقرار کے بغیر چارۂ کار نہ ہو گا تو ارشاد ہو گا کہ ہم نے دنیا میں تیری ستاری کی اور آج بھی ستاری کرتے ہیں۔ تجھے معاف کر دیا اس قسم کے بے شمار واقعات موجود ہیں اللہ کے ذکر میں بڑی برکت ہے اس لیے کلمہ پاک اور اسمائے الٰہی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے۔

خواب غفلت میں سوتا ہے جب سارا جہاں
جاگتا ہے وہی جس کو ہو تیرا دھیاں
جو نہ سوئے نہ اونگھے وہ ہے تو ہی تو
اللہ ھو۔ اللہ ھو۔ اللہ ھو۔ اللہ ھو

ذکر خدا اور فراخی رزق

آج کل زیادہ تر انسان اپنی پریشانیوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں کوئی مہنگائی کی بات کرتا ہے کوئی بے روزگاری کی بات کرتا ہے کوئی کاروبار کے ٹھپ

ہونے کی بات کرتا ہے ہر انسان حصول رزق کے لیے سر توڑ کوشش کرنے کے باوجود مطمئن نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ذکر الٰہی سے غافل ہیں تبھی تو ہر پریشان ہیں اگر اللہ کے ذکر کو اپنا وطیرہ بنالیں اس کی اطاعت وفرمابنرداری شروع کردیں کچھ وقت یاد خدا اور عبادت میں صرف کریں دیکھیں کہ کس طرح خزانہ غیب سے رزق ملتا ہے اور سکون قلب میسر آتا ہے جو شخص تنگی وخوشحالی، ارام وتکلیف دونوں حالتوں میں عبادت خداوندی واطاعت الٰہی اور ذکر اللہ میں مشغول رہے تو ایسے شخص کے تمام معاملات اور کاروبار کا خود اللہ رب العزت کافی وکارساز ہو جاتا ہے جیسا کہ سورۃ زمر میں ارشاد ربانی ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے؟

ایک قرأت میں عبادہ بصورت جمع بھی ہے لیکن اس میں کچھ فرق نہیں کیونکہ یہاں مفرد بصورت مضاف ہے جو جمع کی طرح عموم کا فائدہ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو تسلی دے رہے ہیں کہ آپ کے ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ خود آپ کا حافظ ناصر ہے اور جس کا حافظ وناصر خود اللہ تعالیٰ ہو کیا ایسے شخص کو کسی دوسرے سہارے اور مددگار کی ضرورت باقی رہتی ہے، ہر گز نہیں۔

غرضیکہ عبودیت تامہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفائیت بھی تامہ ہو گی جیسے حضور علیہ اسلام اصحابہ کرام اور اولیاء اللہ احکام خداوندی کو بجالاتے ہیں اور اگر عبودیت ناقص ہو گی تو کفایت بھی ناقص ہو گی۔ لہٰذا اگر کسی کو فوائد وثمرات حاصل ہوں تو اسے زیادہ حمد وثنا اور ذکر واذکار کرنا چاہیے اور اگر فائدہ نہ ہو اور نقصان ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرنی چاہیے اور اگر انسان اللہ کے ذکر سے بالکل منہ موڑ لے تو اس کی معیشت تو تنگ ہو گی جیسا کہ سورہ طٰہٰ میں میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی O

جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

ذکر الٰہی سے روگردانی اور منہ موڑنے سے غربت افلاس اور تنگی انسان کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے لیکن ہم بے شمار لوگوں کو دیکھتے ہیں وہ اللہ کے ذکر سے غافل بھی ہیں پھر بھی دولت کے انبار ان کے پاس موجود ہوتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو شخص ذکر الٰہی سے منہ موڑتا ہے اور احکام خداوندی سے روگردانی کرتا ہے۔ وہ دولت اور ثروت کے انبار جمع کر لینے کے باوجود جاہ و جلال کے بلند ترین مناسب پر فائز ہونے کے باوجود اطمینان قلب کی نعمت سے محروم رہتا ہے۔ اس کے دستر خوان پر لذیذ ترین کھانے چنے جاتے ہیں وہ بیش قیمت لباس زیب تن کیے ہوتا ہے لیکن اس کا دل اداس، روح بے چین اور طبیعت افسردہ رہتی ہے۔ سچی خوشی سے وہ کبھی بہرہ مند نہیں ہوتا دن رات دولت یا اقتدار کے حصول میں سرگرداں رہتا ہے پھر اس کی حفاظت کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی ہے وہ حرام اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے باز نہیں آتا اس طرح اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے اور یہ ملامت بڑی شدید اور دل گداز قسم کی ہوتی ہے۔ وہ خود اپنی آنکھوں میں مجرم ہوتا ہے اس کے دامن کے بد نماداغ اسے ہر وقت گھورتے رہتے ہیں۔

یہ سزا تو دنیا میں ملی اور جب محشر کے دن اٹھے تو اندھا ہو کر اٹھے گا اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہوا محسوس ہو گا ذکر الٰہی سے روگردانی کتنی بھیانک چیز ہے۔

Marfat.com

ایک دن میں قبلہ پیر سید عبد الستار شاہ صاحب کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور اپنے حالات کا رونا رونے لگا کہ کاروبار دن بدن نقصان کی طرف جا رہا ہے وہ بہت پریشان تھا اور بتا رہا تھا کہ اب تو حالت یہ ہے کہ سوکھی روٹی کا سلسلہ بھی مشکل ہے۔ سرکار نے پوچھا کہ تو نماز پڑھتا ہے کہنے لگا کبھی کبھی پڑھ لیتا ہوں پھر قبلہ نے فرمایا تو پابندی سے پانچ وقت کی نماز پڑھ اور ہماری ذکر و میلاد مصطفیٰ کی ہفتہ وار محفل میں شریک ہوا کر اور ذکر خدا میں دل کو لگا اللہ پاک تیری تنگی ختم کر دے گا اور روزی فراخ کر دے گا۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ بندہ ذکر خدا کو دل میں بسائے اللہ رزق میں فراخی عطا فرماتا ہے۔

ذکر میراث رسولؐ

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے اسلامی تربیتی نصاب جلد دوم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ایک بازار میں گئے اور لوگوں سے فرمایا تم یہاں ہو اور مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگوں نے بازار کو ترک کر دیا اور مسجد کی طرف روانہ ہو گئے وہاں جا کر کچھ مال نہ دیکھا حضرت ابو ہریرہؓ سے آکر کہا ہم نے تو مسجد میں کوئی میراث بٹتے نہ دیکھی۔ آپ نے پوچھا کہ پھر کیا دیکھا انہوں نے کہا کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے آپ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کی میراث تو یہی ہے۔

ذکر اور معیت الٰہی

ذاکر بذریعہ ذکر اپنے مذکور اللہ رب العزت کے قریب اور مذکور یعنی رب العالمین اس کے ساتھ اور اس کی معیت میں ہو جاتا ہے اور یہ معیت معیت علمی و احاطہ عامہ نہیں معیت خاصہ ہے یعنی قرب و ولایت، نفرت و محبت اور

Marfat.com

توفیق واعانت کے لحاظ سے اللہ رب العزت انسان سے دور نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث قدسی ہے۔

قَالَ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا مَعَ عَبْدِىْ مَاذَكَرَنِىْ وَتَحَرَّكَتْ شَفَتَاهُ بِىْ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جب تک وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر سے اس کے دونوں ہونٹ حرکت کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح قرآن پاک میں بھی معیت الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے سورۃ البقر میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہاں بھی معیت سے مراد خصوصی معیت ہے یعنی تائید اور نصرت کی معیت اور صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں۔

قُلْتُ بَلْ مَعِيَّةٌ غَيْرَ مُتَكَيْفَةٍ يَتَضِحَ عَلَى الْعَارِفِيْنَ.

یہ ایسی معیت ہے جس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی صرف عارف ہی اس کو سمجھ سکتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ انفال میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور یقیناً اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ساتھ ہے۔

اس سے قبل کفار کا ذکر ہے اور کفار کو بتایا جا رہا ہے کہ اے کفار! جب تم تائید خداوندی سے محروم ہو اور مسلمان اس نعمت سے مشرف ہیں تو پھر خود ہی

سوچو کیا تمہاری کامیابی کا کوئی امکان ہے۔ چلو مان لیا تم بڑے نڈر اور بہادر ہو اور تمہاری تعداد بہت زیادہ ہے لیکن خود ہی بتاؤ کیا تم اللہ تعالیٰ کی طاقت سے ٹکر لے سکتے ہو ہر گز نہیں تو مومنین اکیلے نہیں بلکہ ان کے ساتھ اللہ رب العزت خود ہے۔

اسی طرح معیت الٰہی کا اظہار سورۃ توبہ میں کیا گیا ہے۔

لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا — غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

یہ وہ ارشاد پاک حضور ہے جو آپ نے ہجرت کی رات اپنے یار غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا، ہجرت کا مختصر یوں ہے کہ کفار نے اپنی مجلس شوریٰ میں طے کر لیا کہ آج رات تمام قبیلوں کا ایک ایک جوان حضور علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لے اور جب آپ باہر نکلیں گے تو سب یکبارگی حملہ کر کے حضور علیہ السلام کو شہید کر دیں۔ اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے حبیبؐ! صدیقؓ کو ساتھ اور آج مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو سدھارو۔

حضور علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔ صبح لوگوں کی امانتیں جو ہمارے پاس ہیں ان کو پہنچا دینا پھر مدینے کا قصد کرنا۔ حضور علیہ السلام باہر نکلے تو کفار محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ سورہ یٰسین کی ابتدائی آیات وجعلنا من بین ایدیھم سدا الخ تک پڑھ کر ان پر دم کیا ان پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو گئی اور حضور علیہ السلام بخیر وعافیت ان کے نرغے سے نکل کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کو ساتھ لیکر مکہ سے نکلے اور کوہ ثور میں آکر قیام فرمایا۔ اس غار کا منہ بہت تنگ تھا صرف لیٹ کر ہی انسان اندر داخل ہو سکتا تھا۔

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیقؓ پہلے خود اندر گئے غار کو صاف کیا تمام سوراخ بند کیے ایک سوراخ بچا اس پر ایڑی رکھ دی اور عرض کی کہ سرکار تشریف لے آئیں۔ حضور تشریف لائے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھا اور استراحت فرما ہو گئے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے تاج دار حضور کی امت کے محسن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقدر کا کیا کہنا۔ بیتاب نگاہیں، بے قرار دل اپنے محبوب کے رخ زیبا کے مشاہدہ میں مستغرق۔ نہ دل سیر ہوتا ہے نہ آنکھیں۔ وہ حسن سرمدی وہ جمال حقیقی جس کی دل آویزیوں نے چشم فطرت کو تصویر حیرت بنا دیا تھا آج صدیقؓ کی گود میں جلوہ فرما ہے۔ اے بخت صدیقؓ کی رفعتو! تم پہ میرے عاجز کے دل و جان قربان تھوڑا ہی وقت گذرا کہ حضرت صدیقؓ کی ایڑی پہ سانپ نے ڈس لیا۔ زہر سارے جسم میں سرایت کر گیا لیکن کیا مجال کہ پاؤں میں جنبش تک ہوئی ہو۔ حضور علیہ السلام بیدار ہوئے۔ اپنے یار غار کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر سبب پوچھا پھر جہاں سانپ نے ڈسا تھا وہاں اپنا لعاب دھن مبارک لگایا درد اور تکلیف ختم ہو گئی۔

اہل مکہ تلاش میں ادھر ادھر پھر رہے تھے ایک ماہر کھوجی کے ہمراہ پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے اس غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ جب قدموں کی آہٹ سنائی دی تو حضرت ابو بکرؓ نے جھک کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کفار کی ایک جماعت غار کے منہ پر کھڑی ہے۔ اپنے محبوب کو یوں خطرہ میں گھرا دیکھ کر بے چین ہو گئے اور عرض کی یارسول اللہ۔ اگر انھوں نے جھک کر دیکھا تو یہ ہمیں پالیں گے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا!

يَا اَبَابَكْرٍ مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

اے ابو بکر ان دو کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جس کا تیرا اللہ تعالیٰ ہو۔

Marfat.com

یہ توکل علی اللہ کا وہ مقام جو شان رسالت کے شایان ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اطمینان و تسکین کی ایک مخصوص کیفیت اپنے حبیب مکرم پر نازل فرمائی اور حضور کے صدقے حضرت ابوبکر پر بھی اس کا ورود ہوا جس سے ان کی ہر طرح کی پریشانی دور ہو گئی یہ معیت الٰہی کا اظہار تھا جو رسول کریم ﷺ حضور علیہ السلام کے صدقہ سے شان صدیقؓ بھی ظاہر ہو گئی۔

ایک دن نبی کریم ﷺ نے شاعر دربار رسالت حضرت حسانؓ سے پوچھا کہ اے حسان! کیا تم نے شان صدیقؓ میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کے یار غار کی مدحت سرائی بھی کی ہے۔ فرمایا سناؤ میں سننا چاہتا ہوں۔ حضرت حسانؓ نے عرض کیا ؎

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف العدو به اذ صعدا لجبلا

"آپ دو میں دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے
اس کے ارد گرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا"

وکان حب رسول اللہ قدعلموا
من البریة لم یعدل به الرجلا

"ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس
بات کا علم تھا کہ حضور علیہ السلام ساری مخلوق میں سے کسی کو
آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے"

حضرت حسان کا یہ شعر سن کر سرکار مدینہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا اے حسان تم نے سچ کہا ہے ابوبکر ایسے ہی ہیں (ابن عساکر، ابن زہری عن انس)

Marfat.com

معیت الٰہی کا بیان سورۃ نحل میں بھی آیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو (اس سے) ڈرتے ہیں اور جو نیک کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔

برادران اسلام! نیکی، تبلیغ اور اشاعت اسلام میں کامیابی کا انحصار فقط تائید الٰہی اور نصرت ربانی پر ہے اس لیے مبلغ اسلام کو بتادیا کہ یہ سعادت صرف ان پاک بازوں کو بخشی جاتی ہے جو زیور تقویٰ سے آراستہ ہوں اور خلق خدا کے ساتھ احسان اور خیر خواہی کے جذبات سے ان کے دل معمور ہوں دین کے داعی کو اپنی وسعت علمی، قوت بیان اور چرب زبانی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا کلی اعتماد معیت و تائید ایزدی اور نصرت ربانی پر ہونا چاہیے اور اس معیت و نصرت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو اس ضابطہ پر سختی سے کاربند ہو جس کا ذکر وضاحت سے یہاں کیا گیا ہے۔ مسند ارشاد پر تشریف فرما ہونے والے کاش! ان واضح ہدایات کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں۔

معیت الٰہی کی اقسام

معیت الٰہی تین قسم کی ہوتی ہے۔

پہلی قسم

اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہوتا ہے ایسی معیت میں کوئی خاص فضیلت نہیں بلکہ اس میں تھدید اور سرزنش ہے کہ خبردار اگر تم نے نافرمانی کی تو ہماری گرفت سے تم بچ نہیں سکتے اسے معیت علم بھی کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اپنے علم کے ذریعے ہر چیز کے ساتھ ہے جیسے سورۃ مجادلہ میں فرمان خداوندی ہے۔

اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَا اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌO

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ نہیں ہوتی کوئی سرگوشی تین آدمیوں میں مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں وہ پھر انہیں اگاہ کرلے گا جو (کرتوت) وہ کرتے رہے قیامت کے دن۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

منافق لوگ اسلام کی روز افزوں ترقی سے ہراساں رہا کرتے ان میں یہ ہمت تو نہ تھی کہ کھل کر مسلمانوں کی مخالفت کریں لیکن ان کا خبث باطن انہیں اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور منصوبے بنانے میں مصروف رکھا کرتا تھا۔ جہاں کہیں تین چار مل بیٹھتے بڑی رازداری سے مسلمانوں کو پریشان کرنے، ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو مفلوج کرنے، ان کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے کھسر پھسر شروع کردیتے اور یہ خیال کرتے کہ ان سرگوشیوں کی کسی کو خبر نہیں اور ان کی سازشوں پر کوئی اگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی اس غلط فہمی پر متنبہ فرما رہے ہیں کہ تم سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو،

Marfat.com

تمہاری تعداد کتنی ہی ہو۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تمہاری سرگوشیوں کو سن رہا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ شیطان اسی معیت الٰہی کو خوبصورت بنا کر انسان کے سامنے رکھتا ہے پھر انسان کہنا شروع کر دیتا ہے کہ اللہ سب کے ساتھ ہے اور یہ تمیز ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے کہ معیت الٰہی عام بندے کے ساتھ اور ہے اولیائے کاملین کے ساتھ اور ہے اور انبیائے کرام کے ساتھ اور ہے۔

دوسری قسم

معیت الٰہی کی دوسری قسم وہ ہے جو متقین اور محسنین کو حاصل ہوتی ہے اس معیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے ان کی دستگیری کرتا رہتا ہے اور اپنے لطف و کرم سے ان کو نوازتا رہتا ہے ایسے لوگوں کو لوگ ولی اللہ کہتے ہیں اور قرآن حکیم میں ان کی کیفیت لاخوف اور لاحزن بیان کی گئی ہے ایسے لوگوں کو جو معیت الٰہی نصیب ہوتی ہے یہ خاص ہے اس میں رحمت وانعام کا ایسا سمندر ہے جو بیان سے باہر ہے اور ہر مؤمن کا اس سے حصہ لینے کی ترغیب قرآن مجید میں اس طرح دی گئی ہے کہ ارشاد ربانی ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور صادقین کی معیت میں رہو۔

تیسری قسم

معیت کی تیسری قسم وہ ہے جو انبیاء و رسل کو حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دشمن کے مقابلہ میں ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ ہر میدان میں وہ کامیاب و سرفراز ہوتے ہیں اور کفر و باطل کے سرغنے ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

Marfat.com

چوتھی قسم

معیت الٰہی کے یہ وہ قسم ہے جو تمام اقسام سے اعلیٰ وارفع ہے یہ سید الانبیاء محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے مخصوص ہے حضور علیہ السلام نے اپنے یار وفادار نقشبندیوں کے عظیم پیشواء سیدنا صدیق اکبرؓ کو ان اللہ معنا فرما کر اس خصوصی معیت میں شرکت کی سعادت ارزانی فرمائی۔

ذکر الٰہی سے بیماریوں کا علاج

ہر قسم کی بیماری سے شفا اللہ ہی عطا فرماتا ہے جیسا کہ سورۃ الشعراء میں ارشاد ربانی ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اظہار حقیقت ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ٥

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ تعالیٰ) مجھے صحت بخشتا ہے۔

اللہ رب العزت کے تمام اسماء مبارک میں شفا ہے اس کے تمام کلام پاک میں شفا ہے۔ مرض روحانی ہو یا جسمانی یا جنانی اللہ کا ذکر ہر چیز کے لیے شفا ہے۔ فقیر راقم الحروف کے پاس سر درد کے مریض آتے ہیں۔ جہاں درد ہو وہاں سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے کلمہ طیبہ لکھ دیتا ہوں اور سر کو ذرا سے ہلاتا ہوں۔ اللہ پاک اپنے اس مبارک ذکر لا الہ الا اللہ کے توسل سے شفا عطا فرماتا ہے اسی طرح مختلف امراض کے لیے کلام الٰہی اور اسمائے الٰہی سے علاج کیا جاتا ہے۔ خصوصی طور پر دل کے مریضوں کا علاج ذکر الٰہی سے کیا جاتا ہے قبلہ حضور مرشد کریم سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے کہ بیماری مطمئن دل پر حملہ آور نہیں ہوتی بلکہ بیماری تو مضطرب دل پر آتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

Marfat.com

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

خبردار ذکر اللہ سے قلوب کو اطمینان ملتا ہے۔

قرآن مجید اللہ کا ذکر ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْن

بے شک ہم نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یعنی قرآن اللہ رب العزت کا ذکر ہے اور سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ربانی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن میں وہ چیزیں جو (باعث) شفا ہیں اور اہل ایمان کے لیے سراپا رحمت ہیں۔

یعنی انسان ذہنی، قلبی، روحانی، جسمانی اور اخلاقی جن جن بیماریوں سے دوچار ہوتا ہے۔ اس نسخہ کیمیا میں ان تمام روگوں کے لیے شفا ہے۔ غفلت کی کدورت، شک وارتیاب کی تاریکی، کفر وشرک کی نجاست اس کے فیض سے سب دھل جاتی ہیں ضرورت صرف اتنی ہے کہ اس کو دیانتداری سے اپنا خضر راہ بنایا جائے۔

سورۃ الفاتحہ تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

حضرت عثمان ابن العاص الثقفی رضی اللہ عنہ کے متعلق مسلم، طبرانی اور حاکم میں تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ روایت آئی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے ایک درد محسوس ہوتا ہے جو مجھ کو مارے ڈالتا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنا سیدھا ہاتھ اس جگہ پر

Marfat.com

رکھو جہاں درد ہوتا ہے پھر تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور سات مرتبہ یہ کہتے ہوئے ہاتھ پھیرو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ حضرت عثمان ابن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میرا درد جاتا رہا، اور اسی چیز کی تعلیم میں اپنے گھر والوں کو دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنھما پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

میرے محسن علامہ عبدالحق ظفر چشتی صاحب نے اپنی کتاب ”فیض کے چشمے“ میں بحوالہ تربیت العشاق جدید دور کا حیرت انگیز واقعہ لکھا ہے۔

ڈاکٹر زین العابدین جو جامعہ ملیہ دہلی میں پروفیسر ہیں کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم امریکہ گئے وہاں بعض لوگ ہم سے دریافت کرنے لگے کہ صوفی اور روحانی لوگ کون ہوتے ہیں چونکہ مجھے زیادہ علم نہ تھا میں نے ان سے کہا وہ تعویز وغیرہ لکھتے ہیں اگر کوئی بیمار ہو جائے تو کچھ پڑھ کر پانی پر دم بھی کرتے ہین جس کے پینے سے بیمار تندرست ہو جاتا ہے یہ سن کر وہ بہت حیران ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ کیا پڑھتے ہیں میں نے کہا سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہین انہوں نے کہا اچھا آپ سورہ فاتحہ پڑھیں ہم اس کے تاثرات کے فوٹو لیں گے ان کے پاس ایک خاص کیمرہ تھا جس سے وہ فضا کے تاثرات کا عکس لیتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھ سے تین چار دفعہ سورہ فاتحہ سنی اور فوٹو لیے تاثرات دیکھنے کی بعد انہوں نے کہا

Marfat.com

عجیب بات ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنے سے وہی اثرات پیدا ہو جاتے ہیں جو ہمارے سینی ٹوریم میں ہیں یہ سینی ٹوریم ہم نے سائنٹیفک طریقہ پر تیار کیا ہے جس میں مختلف قسم کے نظاروں، آوازوں وغیرہ کو یکجا جمع کر کے اس کے اندر ایک ایسی صحت آور فضا پیدا کر دی گئی ہے کہ مریض اسکے اندر رہ کر اثرات کی بدولت بغیر دوا کے اچھا ہو جاتا ہے۔

برادران اسلام جس جگہ پر اللہ کا ذکر ہو اس کی کلام کی تلاوت ہو یا اس کی عبادت ہو وہاں کا ماحول ہی ایسا بن جاتا ہے کہ اس میں ہر مرض کے لیے شفا کا سامان موجود ہوتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں جب تم اپنی مجلسوں میں کسی مخلوق کا ذکر کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کیونکہ ذکر الٰہی مخلوق کے ذکر کی بیماری کا علاج ہے۔

حضرت حماد بن زید معلیٰ بن زیاد سے ذکر کرتے ہیں کہ کسی نے امام حسنؓ کو کہا اے ابا سعید مجھے قساوت قلبی کی شکایت ہے فرمایا! ذکر الٰہی کی انگھیٹی میں رکھ کر اسے پگھلایئے اس کی وجہ یہ ہے کہ دل جتنا زیادہ غافل ہو گا اتنا ہی زیادہ سخت اور قاسی ہوتا چلا جائے گا لیکن جب اللہ کا ذکر کرے گا تو یہ قساوت و سختی اس طرح پگھلتی جائے گی جس طرح آگ میں شیشہ یا تانبا پگھل جاتا ہے۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعا مرسلا ذکر فرماتے ہیں کہ جب دل ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو شفایاب اور تندرست ہو جاتا ہے لیکن ذکر سے جب دل غافل ہو جاتا ہے تو دوبارہ بیمار اور مریض ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے۔

Marfat.com

اِذَا مَرِضْنَا تُدَاوِیْنَا بِذِکْرِکُمْ
فَنَتْرُکَ الذِکْرَ اَحْیَانًا فَنَنْتَکِس

"جب ہم بیمار ہو جاتے ہیں تو آپ کا ذکر کر کے علاج کر لیا کرتے ہیں لیکن جب ذکر ترک کر دیتے ہیں تو دوبارہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

الغرض ذکر الٰہی سے ہر مرض ختم ہو جاتی ہے۔

ذاکرین کے قلوب واجسام دنیا میں تو بیماریوں سے محفوظ رہتے ہی ہیں بلکہ وہ تو قبر میں بھی صحیح وسلامت رہتے ہیں حضرت صوفی پیر مبارک علی صدر بازار لاہور اپنے پیرومرشد کہ قول اکثر ذکر کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان پیر صوفی عبدالحمید صاحب نور اللہ مرقدہ (فاروق آباد ضلع شیخوپورہ) فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے جسم کو ذکر الٰہی کی آگ سے پکا لو اور اس پر عشق مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا روغن کر لو جب تم یہ کام حقیقتا مکمل کر چکو تو اب تو انشاء اللہ ایسے جسم کو قبر کی مٹی کچھ نہیں کہے گی بلکہ اس جسم کے ساتھ لگنے والا کفن بھی گلنے سڑھنے سے محفوظ رہے گا۔

فقیر خادم حسین مان کہتا ہے کہ ہر مرض اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ اپنے ذکر کے صدقہ سے اسے تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

ذکر الٰہی حل المشکلات

زمین و آسمان میں جو چیز ہے نوری ہو یا خاکی، ابی ہو یا ناری، بڑی ہو یا چھوٹی عزیز ہو یا حقیر بلا استثناء سب کے سب اللہ رب العزت کے دربار دربار میں

اپنے سوال کا دامن پھیلائے ہوئے ہیں اور اس کے جود و کرم پر آس لگائے ہوئے ہیں۔ بیمار صحت مانگ رہا ہے۔ بھوکا رزق مانگ رہا ہے۔ طالب علم گوہر علم کے لیے جھولی پھیلائے ہوئے ہے دولت کے طلبگار سیم وزر مانگ رہے ہیں اور ارباب صدق واخلاص اس کی رضا مانگ رہے ہیں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سائل نہیں کون ہے جو اس کے در کا گدا نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَفِيْ شَاْنٍ

(الرحمٰن)

سب آسمان اور زمین والے اس سے (اپنی حاجتیں) مانگ رہے ہیں۔ ہر روز وہ ایک نئی شان سے تجلی فرماتا ہے۔

وہ گناہ معاف کرتا ہے، غم رفع کرتا ہے، مصیبتیں دور کرتا ہے، شکستہ کو جوڑتا ہے اس کا نقصان پورا کرتا ہے فقیر کو غنی، جاہل کو عالم، گمراہ کو ہدایت یافتہ اور حیران کو سمجھ دے کر راہ راست پر لگاتا ہے، غمزدوں کا فریادرس، مصیبت زدوں کا حل المشکلات، بھوکوں کا سیر کرنے والا، ننگوں کو کپڑا دینے والا، مریضوں کا شافی اور بیماروں کو تندرستی عنایت کرتا ہے، تائب کی توبہ قبول کرتا ہے، محسن کو جزائے خیر دیتا ہے مظلوم کی امداد کرتا ہے، سرکش و ظالم کی کمر توڑتا ہے، لغزش معاف کرتا ہے، عیوب پر پردہ ڈالتا ہے اور خوف سے امن دلاتا ہے۔ بعض قوموں کو عزت وعروج بخشتا ہے اور بعض کو ذلت و پستی میں دھکیل دیتا ہے۔ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کو مناسب ہے۔ میزان عدل کو وہ ہی کبھی نیچے اور کبھی اوپر کرتا ہے، رات کے عمل دن سے پہلے اور دن کے عمل رات سے پہلے اس کے ہاں پہنچتے رہتے ہیں۔ اس نے اپنے سامنے نور کا حجاب کر رکھا ہے اگر اٹھادے

تو جتنی مخلوق تک اس کی نظر جاتی ہے تمام کی تمام اس کے انوار سے جل کر راکھ ہو جائے اس کا دست قدرت وجود ہر وقت بھرا بھرا ہے کھلے دل خرچ کرتا ہے ذرہ بھر کم نہیں ہوتا۔ ابتدائے آفرینش سے دن رات لگاتار خرچ کرتا چلا آرہا ہے کیا کبھی کم ہوتا نظر آتا ہے؟

ہرگز نہیں۔ ہر دم بھرا ہی نظر آتا ہے۔ تمام بندوں کے دل اور پیشانیاں اس کے دست قدرت میں ہیں اور تمام امور کی باگ ڈور اسی کی قضاو قدر سے بندھی ہے۔ تمام زمینیں قیامت کو اس کی ایک مٹھی میں اور تمام آسمان ایک ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ تمام آسمانوں کو ایک ہاتھ اور تمام زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر جھنجھوڑے گا اور ہلا کر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ، میں ہوں شہنشاہ عالم، میں ہی وہ ذات ہوں جس نے دنیا پیدا کی اور وہ پہلے کچھ بھی نہ تھی اور میں ہی دوبارہ اسے لوٹا دوں گا جیسے اسے اولاً پیدا کیا تھا، کوئی گناہ ایسا نہیں جیسے وہ معاف نہ کر سکے اور کوئی حاجت و سوال ایسا نہیں جسے وہ پورا کرنے سے قاصر رہ جائے۔ آسمانوں اور زمینوں کے تمام رہنے والے، پہلے پچھلے جن وانسان سب کے سب ہی متقی و پرہیزگار اور پاک طینت بن جائیں تو یہ پرہیزگاری واتقاء اس کے ملک میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے۔

کوئی گناہ ایسا نہیں جو اس کی مغفرت سے زائد بچ رہے اور وہ اسے معاف نہ کر سکے اور کوئی حاجت و سوال ایسا نہیں جو اس کی عطاو انعامات سے باقی بچ رہے اور وہ اس کے پورا کرنے سے قاصر رہے کہ اس کے خزانے ختم ہو گئے ہیں اس کی جود و مغفرت کا تو یہ حال ہے کہ اگر آسمانوں اور زمینوں کے تمام بسنے والے پہلے پچھلے سب جن وانسان بہت زیادہ ظالم، فاسق، فاجر، نافرمان بن جائیں تو اس کے

ملک میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکتے لیکن اگر اسی طرح تمام آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے جن وانسان، فرشتے اور ساری دوسری مخلوق ایک میدان میں جمع ہو کر اپنی حاجات طلب کرنے لگیں اور وہ ہر ایک کا ہر ایک سوال پورا کرتا جائے اور ہر ایک کی تمام منہ مانگی مرادیں پوری کرتا جائے تو اس کے خزانے سے ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر ابتدائے آفرینش سے اختتام دنیا تک روئے زمین کے درخت سراسر قلمیں بن جائیں اور ایک سمندر کے ساتھ اور سات سمندر مل کر سیاہی بن جائیں پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ عزوجل کے تمام کلمات تحریر کیے جائیں تو قلمیں ختم ہو جائیں، سیاہی ختم ہو جائے مگر خداتعالیٰ کے کلمات کبھی ختم نہ ہوں اور خدائے جل وعلا کے کلمات ختم و فنا بھی کیسے ہو جائیں؟ حالانکہ نہ ان کی ابتداء ہے نہ انتہا اور مخلوق کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ لہٰذا مخلوق ہی ختم و فنا کے قابل ہے اور مخلوق غیر مخلوق کو فنا بھی کیسے کر سکتی ہے؟ جب کہ وہ اول ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی وہ سب سے آخر ہے جس کا کوئی آخر نہیں۔ وہ ظاہر ہے جس سے اوپر زیادہ ظاہر و واضح کچھ نہیں وہ باطن ہے جس سے وریٰ کوئی چیز نہیں اور وہ منزہ ہے ان تمام چیزوں سے جنکی دنیا میں پرستش کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ قابل ذکر، قابل عبادت قابل حمد، لائق شکر اور سب سے زیادہ معاون مددگار ہے وہ تمام بادشاہوں سے زیادہ مہربان ہے، ان تمام سے زیادہ سخی ہے جن کے سامنے دست سوال دراز کیا جاتا ہے ان سب سے زیادہ درگذر کرنے والا ہے جو طاقت رکھنے کے باوجود درگذر کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ کریم ہے جن کا قصد کیا جاتا ہے اور جملہ انتقام لینے والوں سے زیادہ عادل و منصف ہے۔

Marfat.com

وہ ایسا نہیں کہ علم نہ ہونے کے باعث در گذر کرتا ہے یا طاقت نہ ہونے کی وجہ سے معاف کرنے پر مجبور ہو یا قدرت نہ رکھنے کے باعث بخش دیا کرتا ہو یا سوچ و فکر اور حکمت و دانائی کے بغیر کوئی چیز دینے سے روک لیتا ہو یا رحمت و احسان سے خالی ہو کر محبت و موالات کرتا ہو بلکہ علم رکھتے ہوئے حلم کرتا ہے، قدرت رکھتے ہوئے در گذر کرتا ہے، طاقت رکھتے ہوئے بخش دیتا ہے وہ اپنی حکمت و دانائی سے کسی چیز کو روکتا ہے اور محض اپنے فضل و رحمت اور جود و احسان سے کسی کے ساتھ محبت و موالات کرتا ہے۔

مَالِلْعِبَادِ عَلَيْهِ حَقٌّ وَاجِبٌ
كَلَّا وَلَا سَعْيٌ لَدَيْهِ ضَائِعٌ

خدا تعالیٰ پر بندوں کا کوئی حق واجب نہیں اور نہ ہی اللہ عزوجل کے ہاں کسی کی کوشش ضائع و بے سود جاتی ہے۔

اِنْ عُذِّبُوْا فَبِعَدْلِهٖ اَوْنُعِمُوْا
فَبِفَضْلِهٖ وَهُوَ الْكَرِيْمُ الْوَاسِعُ

اگر عذاب میں ڈال دیئے جائیں تو یہ اس کا عدل ہے ظلم نہیں ہے یا انعام دیئے جائیں تو یہ محض اس کا فضل ہے جزائے اعمال نہیں اور وہ کریم و وسیع خزانوں کا مالک ہے۔

وہی بادشاہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں وہ غنی ہے لہٰذا اس کا معاون کوئی نہیں وہ صمد و بے نیاز ہے اس لیے اس کی بیوی واولاد نہیں وہ لم یلد ولم یولد ہے وہ بلند و برتر ہے لہٰذا اسی کا شبیہ و مثیل اور ہمنام کوئی نہیں۔ ہر چیز کو فنا ہے مگر اس کی ذات کے لیے فنا نہیں۔ ہر ملک و حکومت کے لیے زوال ہے مگر اس کی حکومت کو کبھی زوال نہیں۔ تمام سائے ہٹ جانے

والے ہیں مگر اس کے سایہ کے لیے ہٹنا نہیں اور تمام فضل وانعام ختم ہو جائں گے مگر اس کا فضل کبھی ختم نہیں ہو گا۔ وہ اطاعت کیا جاتا ہے تو اپنے اذن ورحمت سے۔ جو اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اس کی قدر کی جاتی ہے جو نافرمانی کرتا ہے تو اس سے درگذر فرماتا ہے وہ تمام قریبوں سے زیادہ قریب ہے اور تمام محافظوں سے زیادہ نزدیکی محافظ ہے۔ اس نے سب کی اجل لکھ رکھی ہے۔ دل اسی کی طرف جھک رہے ہیں۔ مخفی اس کے نزدیک علانیہ اور غائب اس کے نزدیک حاضر ہے۔ اس کی عطا صرف ایک کلمہ کہہ دینا اور عذاب بھی صرف ایک لفظ کہہ دنیا۔ سورۃ یٰسین میں ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہ وہ فرماتا ہے اس کو ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت وجبروت کا یہ عالم ہے کہ ادھر ارادہ ہوا اور کن کہا تو وہ چیز خواہ کتنی بڑی ہو عدم محض سے عالم وجود میں آجاتی ہے۔ بے شک وہ ہر نقص، ہر خامی، ہر کمزوری، ہر عیب اور ہر شریک سے وہ ذات اعلیٰ، ارفع اور پاک ہے اس کا علم محیط، اس کی قدرت ہمہ گیر، اس کا حکم ہر ادنیٰ واعلیٰ پر جاری۔ ہر چیز اس کے زیر نگین اور تابع فرمان جو چاہتا ہے کرتا ہے جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔ ہر چیز کا اختیار اس کے اپنے دست قدرت میں ہے اور انجام کار ہر چیز نے اسی کی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

جب اس کے انوار کی تجلی دل پر ہوتی ہے تو ان کے ہوتے ہوئے سب نور مضمحل ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد ایسے حالات طاری ہوتے ہیں جو نہ دل میں کھٹک سکتے ہیں اور نہ عبارت میں سما سکتے ہیں۔

Marfat.com

غرضیکہ مقصود یہ کہ ذکر دل کو منور، چہرہ کو نورانی اور اعضا کو روشن کر کے سب کو نور علیٰ نور بنا دیتا ہے اور یہی وہ نور ہے جو انسان کے ہاں دنیا و آخرت اور برزخ و قیامت میں موجود ہو گا۔

ذاکر کے دل میں جس قدر نور ایمانی ہوتا ہے اسی تناسب سے اس سے اعمال و اقوال صادر ہوتے ہیں اور ان میں نور و ایمان ہوتا ہے حتی کہ بعض مومنوں کے اعمال جب اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں تو سورج کے نور کے برابر ان کی روشنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب مؤمن کی روح اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتی ہے تو آفتاب کی طرح ہر طرف روشنیاں پھیل جاتی ہیں اور پُل صراط کو جاتے ہوئے ان کے آگے آگے نور ہو گا اور قیامت کے دن ان کے چہرے نور سے چمکتے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی عنایت فرمائے۔

ذکر الٰہی ہر مشکل کو آسان، صحب کو سہل، عسیر کو یسیر اور ثقیل کو خفیف کر دیتا ہے کیونکہ کوئی ایسی مشکل نہیں جو ذکر کی برکت سے آسان نہ ہو، کوئی مشقت نہیں جو خفیف نہ ہو، کوئی شدت و سختی نہیں جو زائل نہ ہو، کوئی مصیبت نہیں جو اس کی برکت سے دور نہ ہو سکے معلوم ہوا ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو شدت و سختی کے بعد کشادگی، تنگی کے بعد آسانی اور رنج و غم کے بعد مسرت و فرحت کا موجب ہوتا ہے۔

ذکر تمام خوف و خطرات اور ہولناکیوں کو دفع کرتا اور تحصیل امن میں عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے کیونکہ سخت سے سخت خوف و خطرات اور ہولناک مصیبتوں میں گھرے ہوئے انسان کے لیے بھی کوئی چیز ذکر سے زیادہ نافع اور فائدہ مند نہیں، ذاکر اللہ تعالیٰ کا جتنا ذکر کرتا ہے اتنا ہی اسے امن و سکون ملتا ہے اور

Marfat.com

خطرات زائل ہو جاتے ہیں حتی کہ وہی خطرات جو اس کے لیے خوف کا موجب ہوتے ہیں امن سے بدل جاتے ہیں مگر اس کے برعکس غافل انسان امن کے باوجود خوفزدہ رہتا ہے حتی کہ وہی امن اس کے لیے خطرہ بن جاتا ہے اور جس میں ادنیٰ سا بھی احساس ہو وہ دونوں کا تجربہ و مشاہدہ کر سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَان.

معاویہ بن صالح نے اپنے اساتذہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ روایت پہنچی ہے کہ عرش الٰہی جب پانی پر تھا تو اللہ رب العزت نے سب سے پہلے حاملین عرش کو پیدا کیا انہوں نے دریافت کیا۔ اے پروردگار! آپ نے ہمیں کس لیے پیدا کیا؟ ارشاد ہوا اپنی تخت برداری کے لیے کہنے لگے اے مالک الملک تیرا عرش اٹھانے کی کس کو طاقت ہے؟ حالانکہ اس پر تیری عظمت و جلال اور تیرا رعب و وقار موجود ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا پڑھو۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ

یہ کلمہ پڑھتے ہی فوراً عرش الٰہی کو اٹھالیا۔

بڑے سے بڑے مشکل معاملات کو طے کرنے، تکلیفیں سہ جانے، شاہی درباروں تک رسائی اور بڑے بڑے بادشاہوں سے نہ جھجکنے میں بلکہ ہولناک سے ہولناک اور خطرناک سے خطرناک حالتوں سے صحیح سلامت نکل جانے میں اس کلمہ بابرکت کی عجیب و غریب تاثیر دیکھی ہے بلکہ اس میں فقر و فاقہ اور افلاس و غربت دور کرنے کی قوت و تاثیر بھی موجود ہے۔

سعد بن رداعہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ پڑھے وہ کبھی مفلس نہیں ہو گا۔ نیز ہماری کتاب "علاج باالقرآن" دیکھیں۔

حضرت حبیب بن سلمہ کو دشمن سے واسطہ پڑتا یا کوئی قلعہ فتح کرنا ہوتا تو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ پڑھنے کو بہت پسند فرماتے ایک دفعہ آپ ایک رومی قلعہ فتح کرنے کے لیے گئے ہی تھے کہ جلد ہی دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ آپ نے اور دیگر مسلمانوں نے مل کر زور سے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ اور نعرہ تکبیر کہا تو فوراً قلعہ بھی زمین پر دھڑام سے آگرا۔ وابل الصیب از حافظ ابن قیم

کثرتِ ذکر سے گواہوں کی کثرت

ہر مقام، ہر جگہ، سفر میں، حضر میں، اندر، باہر، گھر میں، جنگل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا انسان کے خود اپنے لیے قیامت کے دن زیادہ سے زیادہ گواہ اور شاہد بنانے کا باعث ہے کیونکہ زمین کا ہر قطعہ، ہر ٹکڑا، گھر، باہر، جنگل، پہاڑ ذاکر کے لیے قیامت کو گواہی دیں گے۔ اسی طرح برائی سے بھی بچنا چاہیے کہ جہاں جہاں برائی کی وہاں وہاں کی زمین، پتھر، درخت، گھاس وغیرہ اس کی بھی گواہ و شاہد ہیں لیکن خدا فراموش انسان بڑی بے باکی اور بے حیائی سے زمین کے گوشے گوشے کو اپنے گناہوں سے داغ دار کرتا رہتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ یہ درخت یہ پتھر، یہ خاک کے ذرے گونگے بہرے اور اندھے ہیں انہیں تو اس کے کرتوتوں کا احساس تک نہیں۔ وہ انسان سے تو چھپ کر گناہ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اب کسی کو پتہ نہیں چلا لیکن یہ اس کی نادانی ہے۔ جب قیامت کے جھٹکوں سے کرۂ زمین پھٹ جائے گا اس میں چھپی ہوئی سب چیزیں آشکارا ہو جائیں گی اس وقت زمین کے وہ درخت جن کی گھنی چھاؤں میں وہ دادِ عیش دیتا رہا اور وہ چٹانیں جن کی اوٹ میں گناہوں کی بزم آباد کرتا رہا وہ چشم دید گواہوں کی طرح ایسے گواہی دیں گے کہ انسان حیران رہ جائے گا اور اس کے اعمال کا کچا چٹھا

Marfat.com

کھول کر سامنے رکھ دیں گے اس وقت اس کی آنکھ کھلے گی لیکن اب تو وہ بے سود ہو گی لیکن نیکی کرنے والے اور اللہ کا ذکر کرنے والے لوگ بہت خوش ہوں گے کیونکہ جہاں جہاں اس نے ذکر کیا ہے وہاں وہاں کا ایک ایک ذرہ بھی اس کے ذکر کی گواہی دے گا جیسا کہ سورۃ الزلزال میں ارشاد ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا O وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا O وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا O يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاO بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحَى لَهَاO

جب زمین پوری شدت سے تھر تھرانے لگے گی اور زمین اپنے بوجھوں (دفینوں) کو باہر پھینک دے گی اور انسان کہے گا اسے کیا ہو گیا۔ اس روز وہ بیان کر دے گی اپنے سارے حالات۔ کیونکہ آپ کے رب نے اسے اسی طرح حکم بھیجا ہے۔

قیامت کے دن زمین اپنی سر گزشت کھول کر بیان کر دے گی۔ گذرے ہوئے زمانے میں جو حالات، جو واقعات اس پر رو پزیر ہوئے۔ جو نیک کام اس پر کیے گئے جہاں جہاں اس پر اللہ کا ذکر کیا گیا اور جن گناہوں کا اس پر ارتکاب کیا گیا سب کے سب یہ زمین بیان کر دے گی۔

ترمذی شریف میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے یہ آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا تلاوت فرمائی پھر صحابہ کرام جو موجود تھے ان سے دریافت فرمایا کہ جانتے ہو وہ خبریں کیسی ہوں گی صحابہ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے پھر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تشهد عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْاُمَّةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا

Marfat.com

پس بے شک (زمین) کی خبریں یہ ہیں کہ وہ اس شخص یا گروہ پر گواہی دے گی جو کام اس نے اس کی پشت پر کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام کو یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

تُحفِظُوْا مِنَ الْاَرضِ فَاِنَّھَا اُمُّکُمْ وَاِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ عَلَیْھَا خَیْرًا وَشَرًّا اِلَّا وَھِیَ مُخْبِرَۃٌ۔

زمین سے اپنی حفاظت کیا کرو کہ یہ تمہاری ماں ہے۔ جو کام بھی اس پر جو شخص کرے گا اچھا یا برا اس کی یہ خبر دے دے گی۔

قاسم ولایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ بیت المال کا سب روپیہ حق داروں میں تقسیم کر دیتے جب وہ خالی ہو جاتا تو اس میں دو نفل ادا کرتے اور پھر فرماتے اے بیت المال کے در و دیوار تمہیں گواہی دینی ہو گی کہ میں نے تمہیں حق کے ساتھ بھرا اور حق کے ساتھ خالی کر دیا۔

میرے استاد اور عم محرم مفتی محمد حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ نیکی اور برائی کا زمین کا ذرہ ذرہ گواہ ہو گا کتنا ہی اچھا ہو کہ سارے زمین کے ذرے نیک اعمال کے گواہ بن جائیں اور یہ اسی صورت میں ہو گا جب زیادہ سے زیادہ ہر جگہ نیکی کی جائے گی۔

بسا اوقات انسان چھوٹی نیکی کو معمولی اور حقیر سمجھ کر نظر انداز دیتا ہے بسا اوقات انسان صغیرہ گناہوں کی پرواہ نہیں کرتا، انہیں معمولی خیال کر کے ان کا ارتکاب کرتا رہتا ہے اللہ رب العزت نے دونوں کو تنبیہ کی ہے کہ ذرہ کے برابر اگر نیکی کرو گے تو اس کا بھی اجر ملے گا۔ ذرہ کے برابر اگر برائی کرو گے تو اس کی بھی سزا ملے گی اس لیے کسی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کرو اور نہ کسی گناہ کو معمولی سمجھ کر

Marfat.com

اس کا ارتکاب کرو۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسب حلال سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول کر کے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر اس کی نشو و نما کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی طرح بڑا ہو جاتا ہے حضور علیہ السلام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا! کہ کسی نیکی کو حقیر مت سمجھا کرو اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملا کرو۔

جو انسان جس جگہ بھی نیکی کرے یا جس جگہ بیٹھ کر یا چلتے پھرتے یا کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرے وہ تمام جگہیں قیامت کے دن شہادت پیش کریں گی کہ یا اللہ اس بندے نے مجھ پر تیرا ذکر کیا تھا تو یہ بے شمار زمین کے قلعے گواہ ہوں گے جنہیں دیکھ کر لوگ رشک کریں گے کہ کاش ہمارے بھی اتنے گواہ ہوتے۔

یہ شہادتیں تو عدل کے تقاضوں نے عین مطابق ہیں بلکہ ان گواہوں کے باوجود بھی منکر انکار کرنے کی جسارت کریں گے پھر اللہ ان کے لیے ان ہاتھ اور پاؤں سے گواہی لے گا پھر ماننے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو گا جیسا کہ سورۃ یسین میں ارشاد ربانی ہے۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ○

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور بات کریں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں جو وہ کسب کیا کرتے تھے۔

عدالت خداوندی میں جب فرد جرم منکروں پر عائد کیا جائے گا تو وہ اقبال جرم سے مکر جائیں گے۔ کراما کاتبین گواہی دیں گے۔ ان کے صحائف

عمل پیش کیے جائیں گے لیکن وہ نہ مانوں کی رٹ لگانے سے باز نہ آئیں گے بزبان غالب کہیں گے ؎

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

جب ان کا انکار حد سے تجاوز کر جائے گا تو پھر ان کے منہ بند کر دیئے جائیں گے ان کی زبانوں سے قوت گویائی سلب کر لی جائے گی پھر ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو حکم ملے گا کہ تم بتاؤ انہوں نے کیا کیا کرتوت کیے۔ ہاتھ اور پاؤں عینی شاہد کی حیثیت سے سارا کچا چٹھہ کھول کر سامنے رکھ دیں گے اس کے بعد ان کی حجت بازی اور انکار بازی ختم ہو جائے گی اور بجز خاموشی اور تسلیم کے ان کے لیے کوئی چارہ نہ رہے گا۔

خوش نصیب ہونگے نیک لوگ اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنے والے لوگ کہ ان کے گواہ ایسے ہوں گے کہ وہ دیکھ دیکھ کر خوش ہونگے استاذی مکرم صوفی محمد اسلم صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ اسلامیہ جہلم فرماتے ہیں کہ اتنی نیکیاں کرو کہ تمہاری نیکیوں کے گواہوں کی کثرت دیکھ کر رب کائنات کی رحمت جوش میں آجائے اور تمہارے بقیہ عیوب پر وہ پردہ پوشی فرمادے وہ ستار العیوب ہے۔

برادران اسلام زندگی آپ کی جہاں جہاں گزر رہے ہر لمحہ ہر سانس پر اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ذکر الٰہی اور قیام قیامت

وقوع قیامت کے وقت زمین و آسمان آپس میں اس شدت سے ٹکرائیں گے کہ پاش پاش ہو جائیں گے اور ایک خوف ناک آواز پیدا ہو گی جو دلوں کو ہلا

Marfat.com

دینے والی ہو گی اور اجرام فلکی آپس میں ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور فلک بوس پہاڑ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ اس وقت زہرہ گداز گڑ گڑاہٹ اور روح فرسا کڑک پیدا ہو گی۔ وقوع قیامت کی ہولناکیوں سے انسان ہوش و حواس کھو بیٹھے گا دماغی توازن برقرار نہ رہے گا۔ جس طرح بکھرے ہوئے پروانے سراسیمگی کی حالت میں ادھر ادھر گر رہے ہوتے ہیں اسی طرح حضرت انسان کی بھی حالت ہو گی۔ پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے اور دھنی ہوئی رنگدار صوف کی طرح ہوا میں اڑ رہے ہوں گے قیامت کا دن معمولی نہیں ہو گا اس کی ہولناکیوں کو دیکھ کر دہشت اور خوف کے مارے آنکھیں چندھیا جائیں گی۔

جب قیامت برپا ہو گی تو ابتدائی مرحلوں میں یہ سارا نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ درخشندہ و تابندہ مہر و ماہ بے نور ہو جائیں گے اب جو دنیا میں کشش کا قانون کارفرما ہے اور نظام شمسی کے ثوابت و سیارات اپنے اپنے مقام پر پختگی کے ساتھ موجود ہیں یہ ختم ہو جائے گا۔

قیامت اصل میں ساری کائنات کی موت کا نام ہے یعنی سوائے اللہ رب العزت کے کچھ نہیں بچے گا جیسا کہ سورہ رحمٰن میں ارشاد خداوند تعالیٰ ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

جو کچھ زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی آپ کے رب کی ذات جو بڑی عظمت اور احسان والی ہے۔

قیامت کے معنی درحقیقت عالم کی موت کے ہیں جیسے مرنے کے بعد بدن پھول پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتا ہے اسی طرح قیامت کے دن صور

Marfat.com

پھونکنے کے بعد آسمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائیں گے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ سارا کارخانہ گڑبڑ اور درہم برہم ہو جائے گا یہ قیامت ہے۔ قیامت کیوں نہیں آتی؟ قیامت کب آئے گی؟ یہ سوالات انسان کے ذہن میں آتے ہیں۔ اس قیامت کو آنے سے ذاکرین نے روک رکھا ہے کیونکہ جب وہ ذکر کرتے ہیں تو زمین و آسمان اپنی اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں جو اللہ کا ذکر ختم ہو جائے گا قیامت آجائے گی حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ.

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک اس کائنات میں ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے۔

یوں سمجھ لیں ہمارا جسم روح سے زندہ ہے جب روح پرواز کر جائے تو موت آجاتی ہے اسی طرح پوری کائنات کی بھی ایک روح ہے جب تک اس کائنات میں روح موجود ہو گی یہ کائنات زندہ کہلائے گی جب روح نکال لی جائے گی ساری کائنات کا خیمہ آپڑے گا۔ سب کچھ درہم برہم ہو جائے گا۔ ریزہ ریزہ بکھر جائے گا۔ یہ روح کیا ہے؟ جو روح انسان کے بدن میں ہے وہی روح کائنات ہے انسان روح کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

اے پیارے آپ سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ ان کو فرما دیجیئے روح اللہ کا ایک امر ہے۔

یہ روح ایک حکم اور لطیفہ خداوندی ہے اس سے یہ کثیفہ جسمانی سنبھلا ہوا ہے وہ نکل جائے تو کثیفہ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح پوری کائنات کی روح بھی

Marfat.com

لطیفہ ربانی ہے اور اس کا نام ذکر اللہ ہے اللہ کے ذکر سے یہ ساری کائنات کھڑی ہے جب اس سے ذکر اللہ ختم ہو جائے گا اسی وقت کائنات کا خیمہ گر پڑے گا۔

اس سے معلوم ہوا کائنات کی روح اللہ کا ذکر ہے اور کائنات کا وجود ذکر اللہ میں مشغول رہنے والوں سے قائم ہے۔ جب تک ذاکر موجود رہیں گے کائنات موجود رہے گی جب یہ ختم ہو جائیں گے تو کائنات ختم ہو جائے گی۔ الغرض ساری کائنات کا وجود اللہ کے ذکر کے ساتھ کھڑا ہے۔

☆

رَبَّنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفَّارِ
وَاحْشُرْنَا مَعَ الْاَبْرَارِ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّتَّار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

کثرتِ ذکر سے برأت نفاق

رب کائنات کا کثرت سے ذکر کرنا نفاق سے نجات کا موجب ہوتا ہے کیونکہ منافق لوگ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ نساء میں ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

(منافقین) اللہ عزوجل کا ذکر بہت کم کرتے ہیں

حضرت کعب فرماتے ہیں جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض صحابہ سے ایک گروہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ منافق ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

معلوم ہوا اللہ کا ذکر کم کرنا نفاق کی علامت ہے اور کثرت سے ذکر کرنا نفاق سے امن کا موجب ہوتا ہے مگر تعجب کا مقام ہے کہ اکثر لوگ منافقین کو ہی پسند کرتے ہیں انہی کے بے ہودہ بکواسات کو قبول کرتے ہیں انہی کی دعوت کا ڈھول پیٹتے ہیں نفاق کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انہی کے جھنڈوں تلے لڑتے ہیں اسی جماعت کی ترقی و فراوانی کی کوشش کرتے ہیں ان کی تعداد بڑھاتے ہیں۔ عام ضرورتوں میں ان کے ساتھ پھرتے ہیں اور ان کے بیہودہ کلام سے دلوں کو دکھ پہنچاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بھی قران پاک میں ان کے پردے چاک کیے ہیں ان کی علامات ان کے اعمال و اقوال ایک ایک کر کے بیان کیے ہیں۔

چنانچہ سورہ بقرہ کے آغاز میں مومنین، کفار اور منافقین کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے اوصاف کو تین آیات میں اور کفار کے اوصاف کو صرف دو آیتوں میں اور منافقین کے اوصاف کو تیرہ آیتوں میں بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں سے عموماً واسطہ پڑتا ہے اور ان کے ساتھ میل جول اور تعلقات سے شدید نقصان کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ظاہرا وہ اپنے ہی ہمجنس معلوم ہوتے ہیں۔ جو ظاہراً متفق و ہم خیال اور اپنے ہم مشرب معلوم ہوتے ہیں اور ان کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ اپنے دوست ہیں یا دشمن۔ لیکن صاحب بصیرت ان کو پہچان جاتے ہیں بہر حال اللہ تعالیٰ سے وہ چھپ نہیں سکتے وہ تو عالم الغیب والشھادۃ ہے اور ان کے متعلق حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا!

يَامَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَاتُوْذُوْا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَاتَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعُ

Marfat.com

عَوْرَةَ اَخِيْهِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يُفْضِحُهُ وَلَوْفِيْ جَوْفِ بَيْتِهٖ (ترمذی)

اے وہ جماعت جو صرف زبان سے ایمان لائے ہیں مگر ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ تم مسلمانوں کو ایذا نہ دو اور ان کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ جو شخص مسلم بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑ جائے تو اللہ اس کے عیبوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور جس کے عیوب کے پیچھے خدا پڑ گیا تو وہ گھر میں ہی کیوں نہ گھسا رہے اللہ اس کے عیوب ظاہر کر کے رسوا وذلیل کر دے گا۔

منافق دنیا میں بھی رسوا وذلیل ہوتا ہے اور روز محشر بھی رسوا وذلیل ہو گا یہ اس کے نفاق کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے لیکن اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا انسان کو منافقت سے بچا کر نور ایمان عطا کرتا ہے۔

ذاکر کا ذکر اور رب کی تصدیق

جو انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کا ذکر اسے صادق کہلانے کا حقدار بنا دیتا ہے کیونکہ ذاکر اللہ تعالیٰ کے اوصاف کمالات، پاکیزگی، جمال اور جلال کو بیان کرتا ہے اور جب ذاکر خالق کائنات کے اوصاف وکمالات بیان کرتا ہے تو اللہ رب العزت اس کی تصدیق وتائید کرتے ہیں جسے خداوند تعالیٰ سچا کہے اور اس کی خود تصدیق فرمائے تو وہ اسے جھوٹے اور کاذب لوگوں میں کیونکر اٹھائے گا؟ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ذاکرین کا حشر یقیناً صادقین اور سچے لوگوں کے ساتھ فرمائے گا۔

Marfat.com

ابو حق اعور مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرۃ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنھما شاہد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جب "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے (کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ جب کہتا ہے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ یعنی صرف تنہا اللہ ہی معبود ہے تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے نے صحیح کہا صرف میں ہی معبود ہوں جب کہتا ہے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَاشَرِیْكَ لَهٗ یعنی صرف اللہ ہی معبود قابل پرستش ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا میں ہی معبود ہوں میرا کوئی شریک نہیں جب لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کہتا ہے یعنی صرف خدا ہی عبادت کے لائق ہے اسی کی حکمرانی ہے اور وہی حمد و ثنا کے قابل ہے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میں ہی قابل پرستش ہوں میری ہی حکومت ہے اور میں ہی قابل حمد و ستائش ہوں جب کہتا ہے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی صرف اللہ ہی معبود قابل پرستش ہے نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق صرف اور صرف اللہ رب العزت پر موقوف ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا کہ میں ہی معبود قابل پرستش ہوں نیکی کرنے برائی سے بچنے کی توفیق محض میری دستگیری واعانت سے ہی ہوتی ہے پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا جسے مرتے دم بھی یہ کلمات پڑھنے نصیب ہو جائیں وہ دوزخ سے بالکل نجات یافتہ ہو جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عرش ہلنے لگتا ہے حکم ہوتا ہے کہ اے عرش ساکن ہو جاوہ

Marfat.com

کہتا ہے اے اللہ اس کلمہ پڑھنے والے کو بخش دے تاکہ مجھے سکون حاصل ہو ارشاد ہوتا ہے میں نے اسے بخش دیا۔

ایک حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور صحیحین میں ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنَا عِنْدَظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍمِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبْتُ اِلیٰ ذِرعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِی یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

Marfat.com

اللہ رب العزت بندے کے ساتھ اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ہمیں اس کی رحمت کی امید رکھنی چاہیے اور رحمت خداوندی سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ یقیناً ہم گنہگار ہیں اور ہم سراپا گناہ ہیں الا ماشاء اللہ تو گناہوں کی سزا تو ہے لیکن اللہ رب العزت کی رحمت ہمارے گناہوں سے بڑی ہے اگر سزا دے تو یہ عدل وانصاف ہوگا اگر معاف فرمادے تو یہ اس کی رحمت ہوگی تو ہمیں اس کی رحمت کی بھی امید ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ اپنے لطف وکرم سے بالکل ہی معاف فرمادے لیکن یہ لازم بھی نہیں کہ معاف ہی فرمائے یہ مالک الملک کی اپنی مرضی ہے یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کا ارشاد ہے کہ ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔ ایک نوجوان صحابی بیمار تھا اور اس پر نزع کی حالت طاری تھی کہ سرکار مدینہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کس حال میں ہو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈر رہا ہوں سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں یعنی امید اور خوف جس بندہ کے دل میں ایسی حالت میں ہوں تو اللہ رب العزت جس کی امید ہو وہ عطا فرمادیتے ہیں اور جس کا خوف ہو اس سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بندہ جس درجہ میں اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ رب العزت اس سے کہیں زیادہ توجہ اور لطف وکرم اس بندے پر فرماتے ہیں۔ حدیث پاک میں قریب ہونے اور دوڑ کر آنے کا یہی مطلب ہے کہ اللہ کا لطف وکرم اور اس کی رحمت تیزی سے بندے کی طرف چلتی ہے اب ہر شخص کو کہ وہ جس قدر اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اتنی ہی اپنی توجہ اللہ کی ذات کی طرف بڑھادے اور اسے اتنا ہی یاد کرے۔

Marfat.com

ذاکرین کے لیے اللہ اور ملائکہ کی صلوٰت

ذاکر پر ذکر کے سبب اللہ رب العزت اور اس کے تمام فرشتوں کی صلوٰت اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں مقام غور ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ دعا فرمائے اور خود ہی اس پر رحمت نازل فرمائے اور اس نزول رحمت میں اس کے فرشتے بھی شامل ہو جائیں تو یقیناً وہ بندہ ذاکر فلاح یاب کامیاب و کامراں اور فائز المرام ہو گا سورۃ احزاب میں ارشاد رب العزت ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْکُرُوْا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا0 ھُوَالَّذِی یُصَلِّی عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا0

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کیا کرو۔ اللہ وہ ہے جو تم پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (تم پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال کرلے جائے وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

ہم پر رب کائنات کا بہت ہی زیادہ کرم و فضل اور احسان عظیم ہے کہ ہم کو اپنے محبوب ﷺ کی امت بننے کا شرف بخشا گیا ہے اس کی اس نعمت عظمیٰ پر شکر ادا کرنے کے لیے ہمیں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے اور ہمارے دن کا آغاز بھی اللہ کے ذکر سے ہو اور اس کی انتہا بھی اس کی پاکی بیان کرنے میں ہو۔

جو بھی بندہ مومن اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے صلوٰۃ بھیجتا ہے اپنے بندے پر اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کے دو مطلب بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

(۱) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے مقبول بندے کی تعریف فرماتا ہے۔

(۲) اللہ اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ وہ اس بندے کے لیے مغفرت اور بخشش کی التجائیں کرتے ہیں۔

جب بندہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا شروع کر دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے قبل اعتقاد کی کسی خرابی کے باعث، عمل کی کسی کوتاہی یا غفلت اور سستی کی وجہ سے وہ جس قسم کے بھی اندھیروں میں بھٹک رہا ہو اللہ تعالیٰ اسے ذکر کی بدولت وہاں سے نکال کر ہدایت کی روشنی اور اجالے میں لے آتا ہے یا راہ سلوک کے مسافروں کو حالت قبض کی وجہ سے ان کے سلوک میں اور دیگر قسم کی کیفیات میں جو جمود اور کمی واقع ہوتی ہے اس سے نکال کر بسط کی کیفیت سے دوچار کر دیتا ہے۔ اس کی رحمت کا بادل اپنے بندوں پر ہمیشہ برستا ہی رہتا ہے۔

تو یہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی صلوٰت ہے جس کا اتنا اثر ہے کہ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں پہنچانے کا باعث ہے اور جب خود رب کریم اور تمام فرشتوں کی رحمت و صلوٰت انسان پر نازل ہوں اور اندھیروں سے نکال کر نور اور روشنی میں پہنچا دیں تو پھر خود ہی بتلائیے کہ وہ کونسی خیر و برکت ہے جو انسان کو حاصل نہیں ہوئی؟ اور کونسی برائی و شرارت ہے جو انسان سے دور نہیں ہوئی؟ افسوس صد افسوس ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ سے غافل رہ کر کروڑھا انعامات و احسانات سے محروم و بدنصیب رہ گئے۔ وباللہ التوفیق

زنگ آلود دل ور وشن و چمکدار دل

کافر کا دل سخت، کالا، مقفل ہوتا ہے جب وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے دل کی سختی وسیاہی ختم ہو جاتی ہے اور قفل کھل جاتے ہیں اب اگر وہ دوبارہ ذکر اللہ سے غفلت کرے اور گناہوں کی دنیا میں بسیرہ کرے تو اس کا دل زنگ آلود ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا جس کے اکثر اوقات ذکر الہٰی سے غفلت و سستی میں گذریں اسی قدر اس کے دل پر زنگ کے تودے جم جاتے ہیں اور تہیں بیٹھ جاتی ہیں جب دل کا آئینہ ہی زنگ الود اور سیاہ ہو گیا تو اس میں صور معلومات اپنی اصل صورت پر دکھائی نہیں دے سکتے اس لیے باطل اسے حق کی صورت میں اور حق باطل کی صورت میں نظر آتا ہے کیونکہ زنگ کے تودوں نے شیشہ دل کو کالا سیاہ کر دیا ہے تو اس سے حقائق اصلی صورت پر کیسے نظر آئیں ؟ یہی وجہ ہے کہ جب دل پر زنگ کی تہیں جم جائیں اور کالا سیاہ ہو جائے اور ''ران'' چڑھ جائے تو اسکے تمام تصورات وجملہ ادراکات خراب، فاسد اور بگڑ جاتے ہیں لہذا نہ اس میں قبول حق کی صلاحیت رہتی ہے نہ انکار باطل کی قابلیت۔ اسی لیے نہ وہ حق کو قبول کرتا ہے اور نہ باطل کو برا مانتا ہے اور یہ دل پر سب سے بڑی آفت ہے یہ سب انسان کے کرتوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے جیساکہ سورۃ المطففین میں ارشاد ربانی ہے۔

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

نہیں نہیں در حقیقت زنگ چڑھ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کرتوتوں کے باعث جو وہ کیا کرتے تھے۔

اصل میں ''رین'' اس زنگار کو کہتے ہیں جو تلوار یا آئینہ کو لگ جاتا ہے جس سے جو تلوار کا کام ہے وہ نہیں کرپاتی اور نہ ہی آئینہ وہ کام کرپاتا ہے جو اس کا

کام ہے یعنی تلوار کی کاٹنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور آئینہ کی وہ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے جس سے انسان اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

اور جو غبار دل کو زنگار کی طرح ڈھانپ لیتا ہے اس کو بھی رین کہتے ہیں۔

دل کی سیاہی یعنی کالا پن آجانا اسے بھی رین کہتے ہیں جیسا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ داغ بن جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرے، اس گناہ سے باز آجائے اور استغفار کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر بار بار وہ گناہ کرتا رہے تو وہ داغ بڑھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ سارے دل کو گھیر لیتے ہیں یہی وہ رین یعنی دل کا زنگار ہے جس کا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

جس طرح نیک اعمال کے نتیجہ میں نورانیت پیدا ہوتی ہے، آئینہ دل شفاف ہو جاتا ہے، اسی طرح بدکاریوں اور نافرمانیوں کے باعث دل کا آئینہ گرد آلود ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی چمک بالکل ناپید ہو جاتی ہے نافرمان اور سرکشوں کا آئینہ دل تاریک ہو جاتا ہے اور ان کی فطرت سلیمہ مسخ ہو کر رہ جاتی ہے اور وہ گناہوں کے دلدل میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

اور اس کا اصل منبع غفلت اور خواہشات کی پیروی ہے جو ایک طرف تو نور قلب سلب کرتی ہے تو دوسری طرف آنکھوں کی بینائی زائل کر دیتی ہے لہذا غافل اور خواہشات کا مرید دل کا بھی اندھا ہو جاتا ہے اور چشم بصیرت سے بھی کورا ہوتا ہے سورہ کہف میں فرمان رب العالمین ہے۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۝

Marfat.com

اس شخص کی پیروی مت کرو جس کا دل ذکر الٰہی سے غافل ہو چکا اور وہ خواہشات کا بندہ بن گیا اور اس کے جملہ کام افراط و تفریط سے لبریز ہیں۔

دل کو چمکدار بنانے کے دو ہی طریقے ہیں ایک استغفار اور دوسرا ذکر الٰہی۔ توبہ استغفار بھی دراصل اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے اور یہ دلوں کا زنگار ختم کر دیتا ہے جیسا کہ صحابی رسول حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ جَلَاءٌ وَاِنَّ جَلَاءَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

ہر شے کے لیے کوئی نہ کوئی چمکانے والی چیز موجود ہے اور دلوں کو چمکانے والی چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

بیہقی نے مرفوعا عبداللہ بن عمر سے حدیث ذکر فرمائی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَاِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

ہر شے کے لیے صیقل ہے اور دلوں کو صیقل ذکر الٰہی ہے۔

بلاشبہ جس طرح تانبا پیتل اور چاندی وغیرہ زنگ آلود ہو جاتے ہیں اسی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور ان کا زنگ ذکر الٰہی سے دور ہوتا ہے کیونکہ ذکر الٰہی دل کو شیشے کی مانند صاف و روشن کر دیتا ہے ذکر الٰہی ترک کر دیا جائے تو دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور جب ذکر الٰہی شروع کر دیا جائے تو دل چمکدار اور روشن ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

گن گن کر اللہ کا ذکر کرنا

اللہ رب العزت کا ذکر گن گن کر کرنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے تاہم بعض صوفیائے کرام کا کہنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہم پر انعامات واحسانات ان گنت کرتا ہے تو ہم کو بھی چاہیے بغیر گنے ہی یعنی کثرت سے اس کا ذکر کریں۔ میں ایک دن تسبیح پر کچھ کلمات طیبات پڑھ رہا تھا کہ ریٹائر صوبیدار صوفی باقر حسین نقیبی مدظلہ العالی فرمانے لگے کہ حضرت صاحب آپ اللہ کا ذکر گن گن کر کر رہے ہیں کیا اسکا انعام واکرام اور طلف و فضل بھی گن سکتے ہو اور فرمانے لگے ان گنت بس کثرت سے اس کا ذکر کرتے رہو پھر بھی اگر کوئی اللہ کا ذکر گن کر کرے تو جائز ہے چونکہ بے شمار احادیث مبارکہ میں اسمائے الٰہی کے ذکر کی تعداد کا تعین فرمایا گیا ہے ایک مرتبہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے خادم سے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تمہیں خاندان نبوت کی لاڈلی شہزادی خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا واقعہ نہ سناؤں؟ عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا کہ چکی پیسنے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے۔ پانی کی مشک بھی خود ہی اٹھا کر لاتی تھیں جس سے سینے پر رسی کے نشانات بن گئے نیز جھاڑو لگانے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔ ایک بار تاجدار مدینہ ﷺ کی خدمت میں کچھ لونڈیاں اور غلام آئے میں نے خاتون جنت کو مشورہ دیا کہ موقع اچھا ہے اگر تم اپنے بابا جان رحمت عالمیان ﷺ سے ایک کنیز یا خادم مانگ لو تو تمہیں کام کاج میں بہت آسانی ہو جائے گی چنانچہ وہ حاضر ہوئیں لیکن لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے بغیر بات چیت کیے وہ لوٹ آئیں۔ دوسرے دن سرکار مدینہ ﷺ خود بنفسِ نفیس گھر تشریف لے آئے اور استفسار فرمایا کہ کل تم

Marfat.com

کس لیے آئی تھیں ؟وہ خاموش رہیں۔ میں (یعنی حضرت علی) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کی شہزادی صاحبہ خود ہی چکی پیستی ہیں مشکیزہ میں پانی بھر کر بھی لاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں اور سینے پر نشانات پڑ گئے ہیں اور جھاڑو وغیرہ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں کل چونکہ حضورِ اقدس کی خدمت میں کچھ لونڈیاں اور غلام پیش ہوئے تھے اس لیے میں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ ایک خادم مانگ لاؤ جس سے تمہیں سہولت ہو جائے سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا!

بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنھا! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں ہی سے کرتی رہو اور جب سونے کے لیے لیٹو تو سبحان اللہ اور الحمدللہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہؓ نے عرض کی ”میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوں“

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اسی روایت کے تحت فرماتے ہیں! سرکار مدینہ ﷺ نے جو یہ تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے تھکن دور ہونے کے ساتھ ساتھ کام کاج کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے اور فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے۔

جو خواتین کام کرنے سے کتراتی اور گھبراتی ہیں اور یہ بھی کہتی ہیں جب میں کام کرتی ہوں تو مجھے ادھر درد ہوتا ہے ادھر درد ہوتا ہے بازو نہیں ہلتا کمر چور چور ہونے لگتی ہے کندھے دکھنے لگتے ہیں وہ روزانہ سونے سے پہلے یہ فاطمی تسبیحات پڑھیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

حضرت علامہ محمد ابن جزریؒ فرماتے ہیں! جب کوئی شخص کام کرنے

Marfat.com

میں تھک جاتا ہو یا کام کرنے کے لیے قوّت و طاقت لی زیادتی کا خواہشمند ہو تو سوتے وقت یہ تسبیحات پڑھ لیا کرے۔

اسی طرح مسلم شریف میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَايُخِيْبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام تشریف لائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور کمزور و ناتواں ہوں کوئی ایسا عمل بتادیجیے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے (۱۰۰) سو عربی غلام آزاد کر دیئے اور الحمدللہ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے اور اللہ اکبر (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو یہ ایسا ہے گویا تم نے (۱۰۰) سو اونٹ قربانی میں ذبح کیے اور وہ قبول ہو گئے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تو تمام آسمان کے زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو قابل قبول ہو۔

حضرت ابو رافع کی بیوی حضرت سلمی نے بھی حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر سا وظیفہ بتا دیجئے جو زیادہ لمبا نہ ہو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اکبر دس مرتبہ پڑھا کرو اللہ جل شانہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ میرے لیے ہے پھر سبحان اللہ دس مرتبہ کہا کرو تو اللہ تعالیٰ پھر یہی فرماتے ہیں کہ یہ میرے لیے ہے۔ پھر اللھم اغفرلی دس مرتبہ پڑھا کرو تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاں میں نے مغفرت کر دی۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ کوئی چیز مجھے تعلیم فرما دیجئے جس کے ذریعے سے نماز میں دعا کیا کروں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ ، الحمدللہ اور اللہ اکبر دس دس مرتبہ پڑھ لیا کرو اور اس کے بعد جو چاہے دعا کیا کرو۔

نسائی شریف میں ہے کہ ہر ایک تسبیح کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھے۔

ان احادیث مبارکہ کے علاوہ بھی بے شمار احادیث میں شمار کر کے پڑھنے کے احکام ملتے ہیں ہاں اگر کوئی بغیر گنے بھی ذکر الہی میں مشغول رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

دانہ تسبیح پر ذکر الہی کرنا

اکثر لوگ دیکھنے میں آتے ہیں کہ ہاتھ میں تسبیح لیے کچھ نہ کچھ پڑھ رہے ہوتے ہیں بعض تسبیحوں کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے کہ وہ بہت ہی خوبصورت بھی ہوتی ہیں ایک دن میرے دوست محمد شبیر الستاری پوچھنے لگے کہ یہ تسبیح پکڑنا کیسا ہے میں نے اس دن تو کہا بھائی اچھا ہے جب ہاتھ میں تسبیح ہو اور انسان کسی اور خیال میں بھی لگ جائے تو پھر جب خیال تسبیح کی طرف جاتا ہے تو

Marfat.com

بندہ صرف ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے بہر حال بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تسبیح درست نہیں ہے یہ تو بدعت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ بدعت نہیں ہے حالات کے بدلنے سے تسبیح نے بھی اپنے رنگ بدل لیے ہیں انداز بدل لیا ہے بلکہ آج کل تو ایک تسبیح ہے جو بٹن دبانے سے ٹک ٹک کی آواز بھی پیدا کرتی ہے اور گنتی بھی اس پر لکھی ہوئی آجاتی ہے مجھے بھی اس طرح کی ایک تسبیح صوفی عبدالمجید نے دی تھی یہ تو جدید قسم کی تسبیحیں ہیں بعض لوگوں کے ہاتھ صندل کی لکڑی کی تسبیح ہوتی ہے اس سے خوشبو بھی آتی ہے بعض کے پاس کھجور کی گٹھلیوں کی تسبیح ہوتی ہے۔ بعض جگھوں پر تو دیکھا گیا ہے کہ انہوں نے کھجور کی گٹھلیاں اکٹھی کی ہوتی ہیں جب کبھی وقت ملتا ہے خصوصاً صبح کی جماعت سے پہلے وہ گٹھلیاں نکال کر کپڑے پر ڈال دیتے ہیں پھر ان پر درود شریف یا کوئی ذکر و اذکار پڑھتے ہیں خصوصی طور پر حضرت قبلہ شیر محمد شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اور مریدین اس طرح درود شریف اور ذکر واذکار کرتے ہیں انہیں شمارے کہتے ہیں اس طرح پڑھنا کوئی منع نہیں ہے بلکہ احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ایک دھاگہ رہتا تھا جس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں ان پر وہ شمار فرمایا کرتے تھے اور ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں بھری رہتی وہ ان پر تسبیح پڑھا کرتے تھے اور جب تھیلی خالی ہو جاتی تو ان کی ایک باندی ان سب گٹھلیوں کو اس میں ڈال دیتی اور اسے حضرت ابو ہریرہ کے پاس رکھ دیتی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی یہ نقل کیا گیا ہے کہ ان کے پاس ایک تھیلی میں عجوہ کھجور کی گٹھلیاں جمع رہتیں صبح کی نماز پڑھ کر اس تھیلی کو لے کر بیٹھتے اور جب تک وہ خالی نہ ہو جاتی وہ بیٹھ کر پڑھتے رہتے۔

Marfat.com

حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے بھی یہ نقل کیا گیا ہے کہ ان کے پاس ایک دھاگہ تھا جس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں ان پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ان کے پاس کنکریاں بھی تھیں اور گٹھلیاں بھی تھیں۔

حضرت سعید خدریؓ سے بھی کنکریوں پر پڑھنا نقل کیا گیا ہے۔

اولیائے کرام کا ہر دور میں تسبیح پر ذکر واذکار تواتر سے ثابت ہے اور کنکریوں یا کھجور کی گٹھلیوں پر حضور علیہ السلام کی موجودگی میں پڑھنا احادیث مبارکہ میں ثابت ہے اس طرح شرعی دلیل موجود ہے کھلے ہوئے دانے یا کسی دھاگے میں پروئے ہوئے دانوں سے کچھ فرق نہیں پڑھتا اس کی اصل موجود ہے جیساکہ ایک حدیث مبارک ہے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی اِمْرَأَۃٍ وَبَیْنَ یَدَیْھَا نَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَاھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ ھٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہَ عَدَدَ مَا مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَاھُوَخَالِقٌ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

(رواہ ابو داؤد و الترمذی)

Marfat.com

حضرت سعد حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے ان کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں حضور نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے آسان ہو۔ یا اس سے افضل ہو **سبحان اللہ عدد ماخلق**۔ اخیر تک۔ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس کی مخلوق کے جو آسمان میں پیدا کی اور بقدر اس کے جو زمین میں پیدا کی اور بقدر اس کے جو مخلوق ان دونوں کے درمیان ہے اور اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اس کے جسے وہ پیدا کرنے والا ہے اور اس سب کے برابر **اللہ اکبر** اور اس سب کے برابر الحمد للہ اور اس کی مانند **لا الہ الا اللہ** اور اسی کی مانند **ولاحول ولا قوۃ الا باللہ** ہے۔

اس حدیث مبارک سے اصل ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے کنکریوں اور گٹھلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا اور منع نہ فرمایا تو اصل ثابت ہو گئی اسی وجہ سے جملہ مشائخ عظام، علمائے کرام اور فقہا اس کا استعمال فرماتے رہے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کسی نے تسبیح دیکھی اور اس وقت آپ اللہ رب العزت کے مقرب اور برگزیدہ بندے بن چکے تھے یعنی آپ کا مقام بہت بلند تھا تو آپ سے اس تسبیح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس چیز کے ذریعہ سے ہم اللہ تک پہنچے ہیں اس کو کیسے چھوڑ دیں۔ نقشبندی مجددی سلسلہ کے بزرگان دین اپنے مریدوں کو نماز فجر کے بعد درج ذیل تسبیح اہتمام کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اول درود خضری۔ صلی اللہ علیہ حبیبہ محمد والہ واصحابہ وسلم (ایک تسبیح)

دوم۔یا حی یا قیوم ۔(تین تسبیح)

سوم۔درود خضری۔(ایک تسبیح)

پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی تلیوں پر پھونک مار کر چہرہ دل اور بازوؤں پر ہاتھ پھیر لیں اور اللہ کا فضل تلاش کریں۔

صوفیائے کرام کی اصطلاح میں تسبیح کا نام "مذکرہ" بھی ہے یعنی یاد دلانے والی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ ہاتھ میں ہوتی ہے تو خواہ مخواہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے نیز جب بندہ کا خیال تسبیح کی طرف جائے کہ میں نے اسے ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے تو وہ یاد دلا دیتی ہے کہ اسے پڑھو اس سے غفلت دور ہو جاتی ہے گویا تسبیح کا نام اللہ کے نام کو یاد دلانے والی ہے اس بارہ میں ایک حدیث بھی نقل کی جاتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تسبیح کیا ہی اچھی مذکرہ ہے یعنی (یاد دلانے والی) تصوف کی اصطلاح میں اس کا ایک نام "شیطان کا کوڑا" بھی ہے۔ قاری محمد امین نعیمی بھی اپنے ہاتھ میں اکثر ایک تسبیح رکھتے ہیں ان سے پوچھا تو فرمانے لگے ہاتھ میں تسبیح ہو تو شیطان قریب نہیں آتا جب اس پر سوال کیا گیا کہ وہ کیسے تو فرمانے لگے کہ تسبیح ہاتھ میں ہو تو بندہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اور جب تک بندہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہے شیطان دور رہتا ہے۔

دعا اور ذکر الٰہی

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرنا دعا کہلاتا ہے یارب

Marfat.com

کائنات کی بارگاہ اقدس میں دست سوال دراز کرنا دعا مانگنا ہے۔ دعا بنفس نفیس اللہ رب العزت کی عبادت ہے جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے۔

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةِ دعا عبادت ہے۔

ایک دوسرے مقام پر سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلدُّعَاءُ مُخُ الْعِبَادَةِ دعا عبادت کا مغز ہے۔

یعنی کوئی عبادت بھی دعا کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور رب کائنات کو بندوں کا دعا مانگنا بہت ہی زیادہ پسند ہے لیکن اگر بندہ دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر دے تو یہ ذکر الٰہی دعا کو مقبول و مستجاب کر دیتا ہے۔ جس دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا وہ پھر اس کے ساتھ انسان اپنی غربت و مسکینی، فقر و احتیاج اور اظہار و اعتراف حقیقت کو بھی شامل کر لے تو دعا بالاہتمام قبول ہوتی ہے کیونکہ دعا کرنے والے نے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی صفات کمالیہ اور اس کے فضل و احسان کو وسیلہ بنا کر پیش کرتے ہوئے درخواست کی ہے بلکہ اپنی شدت احتیاج و ضرورت اور فقر و مسکینی کو صراحتاً واضع کر دیا ہے تو یہ سائل کے سوال کا تقاضا تھا اور وہ جس سے دعا مانگی جارہی ہے اسکا بھی صراحتاً ذکر کر دے تو اثر و قبولیت کے لحاظ سے زیادہ مؤثر اور معرفت و عبودیت کے لحاظ سے بے حد اکمل و کامل ہے۔

آپ اس مثال سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے انعام و اکرام وغیرہ کا طالب ہو تو اس کے جود و کرم اور نیکی و بھلائی کا توسل کرتے ہوئے ساتھ ہی اپنی حاجت و ضرورت خشوع و تضرع سے پیش کر دے تو مسؤل کے دل کو بے حد نرم کرنے کا موجب ہو گا اور حاجت روائی کا اقرب ترین ذریعہ ہو گا جب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، صفت و تعریف کرتے ہوئے بندہ عرض کرے گا کہ یا اللہ تیرے

Marfat.com

جود وسخا کی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے اور آپ کا فضل واحسان دن میں سورج کی طرح ہے اور بندہ اس قدر عاجز و محتاج ہے کہ اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے تو اس ذکر کی وجہ سے دعا جلد قبول ہو گی۔ انبیائے کرام کی دعاؤں میں غور کریں ہر ایک نے حمد و ثنا کے ساتھ عزوجل کی جود وسخاو مہربانی اور اپنی فقر واحتیاج کے اظہار کے ساتھ دعا فرمائی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ملاحظہ فرمایئے۔

رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (قصص)

اے پروردگار میں آپ کی میرے لیے نازل کردہ خیر و بھلائی کا فقیر و محتاج ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ملاحظہ فرمایئے جو سورہ اعراف میں ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الخَاسِرِینO

اے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اگر تو مغفرت نہ فرمائے اور رحمت نہ کرے تو ہم خسارہ والوں سے ہو جائیں گے۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار مدینہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھایئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُO

اے میرے معبود میں نے اپنے نفس پر بہت مظالم ڈھائے ہیں
اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں لہٰذا مجھ پر اپنی خاص
مغفرت ور حمت فرمائیے بے شک تو ہی غفور الرحیم ہے۔

دیکھیے حضور علیہ السلام نے اس عظیم الشان دعا میں کتنی چیزوں کو جمع فرما دیا ہے اس میں اپنی حالت کا ذکر بھی ہے اور خدا کے فضل واحسان اور جودو سخا کا وسیلہ بھی بارگاہ الٰہی میں پیش کیا گیا ہے یہ طریقہ آداب دعا بھی ہے اور آداب عبودیت بھی ہے کہ دعا سے پہلے مالک الملک کی حمد و ثنا کی جائے۔

چنانچہ حضور علیہ السلام نے ایک صحابی کو دعا کا طریقہ خود سکھایا جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ذکر ہے جسے حضرت فضالہ بن عبید نے روایت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا جو نہ تو دعا سے پہلے حمد و ثنا کرتا ہے اور نہ ہی درود شریف پڑھتا ہے آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس نے دعا میں جلدی کی پھر اسے بلایا اور فرمایا جب نماز پڑھو تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا سے آغاز کرو پھر آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھے بعد ازاں جو دعا کرنا ہو اور کچھ مانگنا ہو اس کی دعا و درخواست کرو۔

ہر دعا مانگنے والا اپنی ضرورت، علم کے مطابق دعا مانگتا ہے لیکن جو لوگ اللہ کے ذکر میں اس مشغول ہو جائیں کہ وہ کوئی دعا نہ مانگیں تو رب کائنات ان بندوں کو اپنی رحمت کے حساب سے عطا فرماتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

قَالَ ﷺ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ شَغَلَہٗ ذِکْرِیْ عَنْ
مَسْئَلَتِیْ اُعْطِیَتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ۝

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص

Marfat.com

کثرت ذکر کے باعث سوال نہ کر سکے میں اس کو بن مانگے وہ نعمتیں عطا فرماتا ہوں جو مانگنے والوں کی مانگی ہوئی نعمتوں سے افضل واعلیٰ ہوتی ہیں۔

صوفی محمد سلیم الستاری کہتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد سید صوفی عبدالستار صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مشکل آجائے تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو پھر بھی مشکل آسان نہ ہو تو مزید ذکر الٰہی میں اضافہ کردو پھر بھی مشکل کشائی نہ ہو تو اور زیادہ کثرت سے ذکر کرو پھر ایک وقت آئے گا کہ رب رحیم ارشاد فرمائیں گے کہ وہ میرا بندہ ہو کر میرا ذکر کر رہا ہے تو میں رحمٰن ورحیم ہوں کیوں نہ اس کی مشکل کشائی فرماؤں یقین کریں کہ ضرور بضرور ذکر الٰہی کی بدولت اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔

نیکیوں کی کرم نوازیاں

انسان جو بھی نیکی کرتا ہے وہ نیکی انسان کو ڈھونڈ کر اس پر کرم نوازی فرماتی ہے اسی لیے کہتے ہیں ”نیکی کر دریا میں ڈال“ یعنی تم نیکی کر کے خود اسے بھول جاؤ لیکن نیکی تمہیں نہیں بھولے گی اسی ذیل میں ایک حدیث مبارک پیش کی جاتی ہے جس میں متعدد ایسے لوگوں کا بیان ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ کی گرفت سے بچ جاتے ہیں اور رحمت خداوندی ان کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضوا کرم، نور مجسم، رحمت عالم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ۔

Marfat.com

(۱) ایک حص کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت تشریف لائے لیکن اس کا "ماں باپ کی اطاعت کرنا"۔ سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔

(۲) ایک شخص پر عذاب چھا گیا لیکن اس کے "وضو" کی نیکی نے اسے بچالیا۔

(۳) ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن "ذکر اللہ" (کرنے کی نیکی نے) اسے بچالیا۔

(۴) ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اسے (اس کی) "نماز" نے بچالیا۔

(۵) ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک خوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کے "روزے آگئے اور (اس نیکی نے) اس کو سیراب کر دیا۔ مزید روزے کے متعلق معلومات کیلئے ہماری کتاب "انوار رمضان،، دیکھئے۔

(٦) ایک شخص کو دیکھا کہ انبیاء علیھم السلام حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے وہ ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کا "غسل جنابت" آیا (اور اس کی نیکی نے) اس کو میرے پاس بٹھادیا۔

(۷) ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، تو اس کا "حج و عمرہ" آگیا اور (ان نیکیوں نے) اس کو منور (یعنی روشن) کر دیا۔

(۸) ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس کو منہ نہیں لگاتا تو "صلہ رحمی" نے یعنی اس کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کی نیکی نے مومنین سے کہا کہ تم اس سے بات چیت کرو۔

(۹) ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے

Marfat.com

ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اس کا "صدقہ" آگیا اور (اس نیکی نے) اس کو بچالیا۔

(۱۰) ایک شخص کو زبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اس کا "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اس نے اسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔

(۱۱) ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب یعنی پردہ ہے۔ مگر اس کا "حسن اخلاق" آیا اور اس نیکی نے اس کو بچالیا اور اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔

(۱۲) ایک شخص کو اس کا اعمالنامہ الٹے ہاتھ میں دیا گیا تو اس کا "خوف خدا" آگیا اور اس عظیم نیکی کی برکت سے اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

(۱۳) ایک شخص کی نیکیوں کا وزن ہلکا رہا مگر اس کی "سخاوت" آگئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔

(۱۴) ایک شخص جہنم کے کنارے پر کھڑا تھا مگر اس کا "خشوع" آگیا اور وہ بچ گیا۔

(۱۵) ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اس کے وہ "آنسو" آگئے جو اس نے خشیت الٰہی میں بہائے تھے اور وہ ان آنسوؤں کی برکت سے بچ گیا۔

(۱۶) ایک شخص پل صراط پر کھڑا تھا اور وہ ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اس کا اللہ کے ساتھ "حسن ظن" (یعنی اللہ کے ساتھ اچھا گمان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا اور اس نیکی نے اسے بچالیا اور وہ پل صراط سے گذر گیا۔

Marfat.com

(۱۷) کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ "یہ لوگوں کے درمیان چغل خوری کرنے والے ہیں"۔

(۱۸) کچھ لوگوں کو ان کی زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ "یہ لوگ پر بلا وجہ الزام گناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصدور)

اس حدیث مبارک میں جو ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا تھا کہ ذکر اللہ نے آکر اسے شیطاطین کے چنگل سے نکال دیا یعنی شیاطین سے بچنے کے لیے ذکر اللہ اکسیر ہے۔

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ
نور آباد۔ فتح گڑھ۔ سیالکوٹ

Marfat.com

زیارتِ خیر الانام
ابوالحسن علی تقی الدین سبکی شافعی

اہلسنت و جماعت حقیقت کے آئینے میں
خادم اہلسنت و جماعت محمد ابراہیم

نماز کے وقت ہاتھ کہاں باندھیں
خادم اہلسنت و جماعت محمد ابراہیم

پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں
حافظ محمود اختر ایم اے

تلاش مرشد
ابن کرم

انوار رمضان
ابن کرم

مالک و مختار نبی ﷺ
اعلحضرت محمد احمد رضا قادری

تصویر کا شرعی حکم
اعلحضرت محمد احمد رضا قادری

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں
اعلحضرت محمد احمد رضا قادری

بھنگالی کا شہنشاہ
ابن کرم

اصول اصلاح
ابن کرم

یارسول اللہ ﷺ پکارنے کا ثبوت
حافظ محمد فیض اللہ خان

پیغام موت
ابن کرم

ہم مدینے چلے
ڈاکٹر محمد افضل حیدری

امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ
محمد قمر الزمان مصباحی

ملنے کا پتہ مکتبہ جمال کرم 9. مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور